وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

کتابُ التوحید

مجددِ الفِ ثانی شیخ الإسلام مُحمّد بن عبدالوہابؒ (رحمہ اللہ)

ترجمہ
(ڈاکٹر) مُحمّد لقمان السلفی

مرکز علامہ عبدالعزیز بن باز للدراسات الاسلامیہؒ
جامعہ ابن تیمیہ، مدینۃ السلام، ۸۴۵۳۱۲، بہار - ہند

Www.IslamicBooks.Website

کتاب التوحید

مجدد الف ثانی

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب (رحمہ اللہ)

ترجمہ:

ڈاکٹر محمد لقمان السلفی

ناشر

مرکز علامہ عبد العزیز بن باز للدراسات الاسلامیہ

سلام کمرشیل کمپلکس ڈھاکہ ٹیلی فون: ۰۶۲۵۰-۸۲۳۰۳

جامعہ ابن تیمیہ. مدینۃ السلام - ۸۴۵۳۱۲ ٹیلی فون: ۰۶۲۵۰-۸۲۲۴۹

Www.IslamicBooks.Website

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ اشاعت ———— ۵

نام کتاب ———— کتاب التوحید

نام مولف ———— مجدّدالف ثانی شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہابؒ

مترجم ———— ڈاکٹر محمد لقمان السلفی

طابع وناشر:۔ مرکز علامہ عبد العزیز بن باز للدّراسات الاسلامیہ، ڈھاکہ۔ بہار

تعداد ———— ۲۰۰۰ دو ہزار

طبع اول ———— مارچ ۲۰۰۰ء

مطبع ———— کہکشاں گرافکس، گلی قاسم جان، بلیماران، دہلی۔۶

قیمت ———— ۴۵/۔ روپے

:۔ ملنے کے پتے:۔

۱۔ مرکز علامہ عبد العزیز بن باز للدّراسات الاسلامیہ۔
سلام کمرشیل کمپلکس، ڈھاکہ۔ موتیہاری، بہار

۲۔ مرکز علامہ عبد العزیز بن باز للدّراسات الاسلامیہ۔
2684، گلی مسجد کالے خاں، کوچہ چیلان، دریاگنج، نئ دہلی۔۲

۳۔ جامعہ ابن تیمیہ مدینۃ السلام۔ چندنبارہ، مشرقی چمپارن، بہار

۴۔ حلیم بکڈپو۔ 1781/2 حوض سوئی والان، دریاگنج، دہلی۔۲

۵۔ مکتبہ ترجمان۔ 4116 کٹرہ نظام الملک، جامع مسجد، دہلی۔۶

۶۔ اسلامی اکیڈمی۔ 4085 اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۶

Www.IslamicBooks.Website

جملہ حقوق اشاعت محفوظ

مرکز علامہ ابن باز للدراسات الإسلامیہ

ALLAMA IBN BAZ ISLAMIC STUDIES CENTER

(۱) سلام کمرشیل کمپلکس ڈھاکہ

SALAM COMMERCIAL COMPLEX DHAKA
EAST CHAMPARAN 845518 BIHAR INDIA
TEL: 06250 - 82303

(۲) جامعہ ابن تیمیہ . مدینۃ السلام - ۸۴۵۳۱۲

MADINATUSSALAM 845312
CHANDANBARA, BIHAR, INDIA
TEL: 06250 - 82249

دہلی آفس

۲۶۸۴ گلی مسجد کالے خان . کوچہ چیلان . دریا گنج . نئی دہلی-۲

ٹیلی فون: ۳۲۶۵۰۵۸ ، ۳۲۷۷۲۵۳

2684 GALI MASJID KALI KHAN KUCHA CHELLAN
DARYA GANJ NEW DELHI - 2
TEL : 3265058 / 3277253

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمدلله رب العالمين ، والعاقبه للمتقين ، والصلاة والسلام على سيد الأولين والآخرين محمد بن عبدالله وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد:

اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بے پایاں احسان ہے کہ محض اس کی توفیق سے بارہویں صدی کے مجدّدِ اسلام شیخ الاِسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی توحید کے موضوع پر مشہورِ عالم کتاب (کتاب التوحید) کا صحیح اور سلیس اردو ترجمہ قارئین کرام کے سامنے پیش کر رہا ہوں.

اس کتاب کے دو قدیم ترجمے میری نظر سے گذرے ہیں' ان کا غائر نظر سے مطالعہ کرنے سے پہلے تک یہی سمجھتا رہا کہ ان ترجموں کی موجودگی میں نئے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے. لیکن ایک دن اللہ کی مشیت سے مجھے ان دونوں ترجموں کا اصل عربی کتاب کے ساتھ تقابل کا موقع ملا' تو معلوم ہوا کہ پہلا ترجمہ جو آج سے غالباً ساٹھ ستر سال پُرانا ہے' اُس میں بے شمار مقامات پر' اور بالخصوص (فوائد) کا ترجمہ کرتے وقت تلخیص سے کام لیا گیا ہے' جس کی وجہ سے مؤلف کا مقصود سمجھ میں نہیں آتا. دوسرے ترجمہ میں صریح غلطیاں ہیں' اور معلوم ہوتا ہے کہ مترجم کو عربی زبان کی گہرائیوں اور گیرائیوں سے واقفیت نہیں تھی' بلکہ یوں کہا جائے کہ وہ عربی زبان سے اچھی طرح واقف نہیں تھے' اسی لئے نصوص کے ترجمہ میں ان سے بڑی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں.

اس لئے میں نے اللہ کا نام لے کر گذشتہ دونوں ترجموں کو سامنے رکھ کر ایک نیا

Www.IslamicBooks.Website

ترجمہ تیار کرنا شروع کر دیا، اور اللہ کی توفیق سے یہ کام چند ماہ کی کاوشوں سے انجام پذیر ہوا، جسے قارئین کرام کی نذر کر رہا ہوں.

"کتاب التوحید" دنیا کی اُن عظیم کتابوں میں سے ہے، جس نے ماضی میں کروڑوں مسلمانوں کے دل کی دنیا بدل ڈالی ہے. یہی وہ کتاب ہے جسے پڑھ کر لاکھوں مشرکوں اور اہل بدعت نے شرک و بدعت سے توبہ کی، اور توحیدِ باری تعالیٰ کی دولتِ بے بہا سے مالا مال ہوئے.

اس کتاب کو شیخ الاسلام امام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ نے بارہویں صدی کے اوائل میں لکھا، جب سرزمینِ نجد و حجاز پر شرک و بدعت کے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے، نجد میں لوگ درختوں اور پتھروں کی پرستش کرتے تھے، قبروں، جنوں اور بتوں کے سامنے اپنی حاجت برآری کے لئے جبہ سائی کرتے تھے، جادوگروں، نجومیوں اور کاہنوں کا دور دورہ تھا، اور اصل اسلام جو توحید باری تعالیٰ کے نام سے جانا جاتا ہے، اس کا صرف نام ہی باقی رہ گیا تھا.

اُس وقت شیخ الاسلام رحمہ اللہ دعوتِ توحید لے کر اٹھے، اور اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت دعوت کی بدولت نجد اور اہل نجد ہی نہیں، بلکہ دیگر قوموں اور ملکوں کی حالت بھی بدل ڈالی. حضرت الشیخ رحمہ اللہ کی دعوت کی علمی تائید میں اس عظیم کتاب کا بہت بڑا حصہ ہے، جس کی شہادت گذشتہ تین صدیوں میں وہ تاریخ دعوت و عزیمت دیتی ہے جس کی ابتدا حضرت الشیخ رحمہ اللہ کے ذریعہ ہوئی تھی.

میں اپنا یہ ترجمہ اُردو خواں حضرات کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے بے حد خوشی محسوس کر رہا ہوں، اور باری تعالیٰ کی جناب میں شکر گذار ہوں کہ اس نے مجھ سے یہ

Www.IslamicBooks.Website

کام لے لیا. دعا ہے کہ وہ اسے قبولِ عام عطا فرمائے' اور مجھ پر اور میرے ان تمام عزیزوں پر جنہوں نے اسے اشاعت کے مرحلہ تک لانے میں میرے ساتھ تعاون کیا ہے' اور اِس کے پڑھنے والوں پر جہنم کی آگ کو حرام کر دے' اور ہم سب کو جنت الفردوس میں رسول اللہ ﷺ کے جوار میں مقام عطا فرمائے. وہ بڑا کریم اور بڑا داتا ہے' وہ اپنے بندوں کو محروم نہیں کرتا.

وصلى الله وسلم و بارك على نبينا محمد و على آله و صحبه أجمعين.

محتاج رحمتِ ربی:
(ڈاکٹر) محمد لقمان السّلفی

Www.IslamicBooks.Website

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب التوحید

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور درود و سلام ہو (اللہ کے رسول) محمد پر اور آپ ﷺ کے خاندان والوں پر.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ﴾ ''میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لئے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں''. (الذاریات:۵۶)

اور اس کا ارشاد ہے: ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولاً أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ ''ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا اور اس کے ذریعہ سے سب کو خبر دار کر دیا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو''. (النحل:۳۶)

اور اس کا فرمان ہے: ﴿وَقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلاً كَرِيمًا (٢٣) وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا (٢٤)﴾ ''تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو، مگر صرف اس کی، اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اُف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑک کر جواب دو، بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو، اور نرمی و رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو، اور دعا کیا کرو کہ ''پروردگار! ان پر رحم فرما، جس

Www.IslamicBooks.Website

طرح انہوں نے رحمت وشفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا"۔ (بنی اسرائیل: ۲۳،۲۴)

اور اس کا فرمان ہے: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾ "اور تم سب اللہ کی بندگی کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ"۔ (النساء: ۳۶)

اور اس کا فرمان ہے: ﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَاحَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلاَّ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلاَ تَقْتُلُوا أَوْلاَدَكُمْ مِنْ إِمْلاَقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلاَ تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلاَ تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (۱۵۱) وَلاَ تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلاَّ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لاَ نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ أَوْفُوا ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۱۵۲) وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلاَ تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (۱۵۳)﴾ "اے میرے نبی! ان سے کہئے کہ آؤ میں تمہیں سناؤں، تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہیں، یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے۔

اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی ہوئی، اور کسی جان کو جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے ہلاک نہ کرو، مگر حق کے ساتھ۔ یہ باتیں ہیں جن کی ہدایت اس نے تمہیں کی ہے، شاید کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۔

اور یہ کہ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنے سنِ رشد کو پہنچ جائے۔

Www.IslamicBooks.Website

اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو، ہم ہر شخص پر ذمہ داری کا اتنا ہی بار رکھتے ہیں جتنا اس کے امکان میں ہو.

اور جب بات کہو انصاف کی کہو خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو، اور اللہ کے عہد کو پورا کرو، ان باتوں کی ہدایت اللہ نے تمہیں کی ہے شاید کہ تم نصیحت قبول کرو.

نیز اس کی ہدایت یہ ہے کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے، لہذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ اس کے راستے سے ہٹا کر تمہیں پراگندہ کر دیں گے. یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رب نے تمہیں کی ہے شاید کہ تم کج روی سے بچو". (الأنعام: ۱۵۱-۱۵۲- ۱۵۳)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کی اُس وصیت کو دیکھنا چاہتا ہے جس پر آپ کی مہر لگی ہوئی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ﴾ سے ﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا﴾ تک پڑھ لے.

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: "میں ایک بار نبی کریم ﷺ کے پیچھے ایک گدھے پر سوار تھا، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے، اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے؟

میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں. آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں.

اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو شخص کسی چیز کو اس کا شریک نہ بنائے، اسے عذاب نہ دے. میں نے کہا: "اے اللہ کے رسول، کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دوں؟ آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، ورنہ لوگ اسی پر بھروسہ کر لیں گے".

Www.IslamicBooks.Website

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) جن وانس کی پیدائش کی حکمت

(۲) عبادت دراصل توحید ہے کیونکہ انبیائے کرام اور مشرکین کے درمیان اختلاف کا سبب یہی تھا.

(۳) جو شخص توحید پر عمل پیرا نہیں ہوا اس نے اللہ کی عبادت ہی نہیں کی. اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَلاَ أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ﴾ کا یہی مطلب ہے.

(۴) انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کی حکمت.

(۵) آپ ﷺ کی رسالت تمام اُمتوں کے لئے عام ہے:

(۶) تمام انبیائے کرام علیہم السلام کا دین ایک ہی تھا.

(۷) سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ جب تک طاغوت کا انکار نہ کیا جائے تب تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کا تصور ممکن نہیں. اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى﴾ "جس نے طاغوت کا انکار کیا اور اللہ تعالیٰ کو مانا اس نے عروۃ الُوثقیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیا" کا یہی مطلب ہے. (البقرہ:۲۵۶)

(۸) طاغوت ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جائے.

(۹) سلف صالحین کے نزدیک سورہ الأنعام کی مذکورہ تین آیات بڑی محکم اور پُرعظمت ہیں. اُن میں دس مسائل بیان کئے گئے ہیں. پہلا مسئلہ شرک کا انکار اور اس کی ممانعت ہے.

(۱۰) سورہ بنی اسرائیل کی محکم آیتیں جن میں اٹھارہ مسائل بیان کئے گئے ہیں:

پہلا مسئلہ یہ ہے: (لاَ تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا ءَاخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَخْذُولاً) "تو

Www.IslamicBooks.Website

اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود نہ بنا' ورنہ ملامت زدہ اور بے یار و مددگار بیٹھا رہ جائے گا". (بنی اسرائیل: ۲۲)

اور آخری مسئلہ یہ ہے: ﴿وَلاَ تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا ءَاخَرَ فَتُلْقَى فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَدْحُورًا﴾ "دیکھ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا بیٹھ' ورنہ تو ملامت زدہ اور ہر بھلائی سے محروم ہو کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا". (بنی اسرائیل: ۳۹)

اور اللہ تعالیٰ نے آخر میں مذکورہ بالا مسائل کی اہمیت جتانے کے لئے فرمایا: ﴿ذٰلِكَ مِمَّا أَوْحَى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ﴾ یہ بھی مِن جُملہ اس وحی کے ہے جو تیری جانب تیرے رب نے حکمت سے اُتاری ہے". (بنی اسرائیل: ۳۹)

(۱۱) سورۂ النساء کی وہ آیت جسے (دس حقوق والی آیت) سے جانا جاتا ہے' اس کی ابتدا اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول سے کی ہے ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾ "اور تم سب اللہ کی بندگی کرو' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ". (النساء: ۳۶)

(۱۲) نبی کریم ﷺ نے وفات کے وقت جو وصیت فرمائی تھی' اُس کی یاد دہانی.

(۱۳) اللہ کا ہم پر کیا حق ہے.

(۱۴) بندے جب اللہ کا حق ادا کریں تو اُس پر اُن کا کیا حق ہے.

(۱۵) اکثر صحابہ کرام اس مسئلہ کو نہیں جانتے تھے.

(۱۶) کسی خاص مصلحت کی بنا پر علم کو چھپانا جائز ہے.

(۱۷) مسلمان کو کسی ایسی بات کی خوشخبری دینی مستحب ہے جس سے اُسے خوشی ہو.

(۱۸) اس بات کا ڈر کہ لوگ اللہ کی رحمت پر بھروسہ کر کے عمل کرنا نہ چھوڑ دیں.

(۱۹) اگر کسی آدمی سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کا اسے علم نہ ہو' تو کہے کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں.

Www.IslamicBooks.Website

(۲۰) بعض لوگوں کو علم سکھا دینا اور بعض کو نہ سکھانا جائز ہے.

(۲۱) نبی کریم ﷺ کا تواضع کہ گدھے پر سوار ہیں' اور ایک آدمی کو اپنے پیچھے بیٹھا رکھا ہے.

(۲۲) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا ثبوت.

(۲۳) مسئلہ توحید کی عظمت واہمیت کا بیان .

☆☆☆☆

باب

توحید کی فضیلت اور اُن گناہوں کا بیان جنہیں توحید مٹا دیتی ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿الَّذِينَ ءَامَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ(۸۲)﴾ ”حقیقت میں تو امن اُنہی کے لئے ہے اور راہ راست پر وہی ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا“. (الأنعام: ۸۲)

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور شہادت دے کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں. اور شہادت دے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہیں' جسے اس نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف بھیجا تھا' اور اس کی روح ہیں' اور شہادت دے کہ جنت اور دوزخ حق ہیں' اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے گا' چاہے

Www.IslamicBooks.Website

اس کے اعمال جیسے ہوں گے. (بخاری و مسلم)

اور بخاری و مسلم نے ہی عتبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ اس شخص کے جسم کو جہنم پر حرام کر دے گا' جو لا إلہ إلا اللہ کہے' بشرطیکہ اس کی نیت اس سے اللہ کی رضا طلبی ہو".

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں: "موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا' اے پروردگار! مجھے ایسی چیز بتا جس کے ذریعہ تجھے یاد کروں اور تجھ سے دعا کروں. تو اللہ نے فرمایا: اے موسیٰ! لا إلہ إلا اللہ پڑھا کیجئے.

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! اسے تو تیرے سب بندے پڑھتے ہیں. اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور میرے سوا اُن میں تمام رہنے والے' اور ساتوں زمین' ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں' اور لا إلہ إلا اللہ دوسرے پلڑے میں' تو "لا إلہا لا اللہ" والا پلڑا جھک جائے گا".

اس حدیث کو ابن حبّان اور حاکم نے روایت کیا ہے' اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے.

اور ترمذی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے (اور اسے حدیث حسن کہا ہے) کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: "اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اے ابن آدم! اگر تو میرے پاس پوری زمین بھر کر گناہ کر کے آئے' اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہوگا' تو میں اسی مقدار سے مغفرت لے کر تجھ سے ملوں گا".

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی وسعت.

Www.IslamicBooks.Website

(۲) رب کریم کے ہاں توحید کے اجر و ثواب کی کثرت.

(۳) اجر و ثواب کے علاوہ، توحید گناہوں کو مٹا دیتی ہے.

(۴) سورۃ الأنعام کی (آیت نمبر: ۸۲) کی تفسیر.

(۵) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو پانچ باتیں ہیں اُن پر غور و فکر کی دعوت.

(۶) جب تم اس حدیث کو، اور عتبان والی حدیث کو، اور اس کے بعد والی احادیث کو جمع کرو گے تو لا الہ الا اللہ کا معنی سمجھ میں آجائے گا. اور اُن لوگوں کی غلطی واضح ہو جائے گی، جو اس دھوکے میں پڑے ہیں کہ صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینا کافی ہے، چاہے اس کے بعد شرکیہ اعمال کرتے رہیں.

(۷) عتبان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو شرط ہے اُس کی یاد دہانی، یعنی لا إلہ إلا اللہ کہنے سے مقصود اللہ کی رضا ہو.

(۸) انبیاء کرام علیہم السلام بھی (لا إلہ إلا اللہ) کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے.

(۹) اس بات کی طرف توجہ دلانا کہ کلمۂ لا إلہ إلا اللہ کا پلڑا تمام مخلوقات والے پلڑے سے بھاری ہوگا، اور یہ کہ اُس دن بہت سے کلمہ پڑھنے والوں کا ترازو اوپر اٹھ جائیگا.

(۱۰) اس بات کی صراحت کہ آسمانوں کی طرح زمین کے بھی سات طبقے ہیں.

(۱۱) اس بات کا ثبوت کہ آسمانوں میں بھی مخلوقات ہیں.

(۱۲) اللہ کے لئے اس کی صفات کو ثابت کرنا، بر خلاف اشاعرہ کے جو اُن کی تاویل کرتے ہیں.

(۱۳) انس رضی اللہ عنہ کی حدیث جب آپ کی سمجھ میں آجائے گی تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ عتبان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ: "اللہ تعالیٰ

Www.IslamicBooks.Website

اس شخص کے جسم کو جہنم پر حرام کر دے گا جو لا الہ الا اللہ کہے گا' بشرطیکہ اس کی نیت اس سے اللہ کی رضا طلبی ہو'' اس سے مقصود شرک سے دور رہنا ہے' نہ کہ صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینا.

(۱۴) غور کیجئے کہ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ دونوں کو اللہ کا بندہ اور رسول کہا گیا ہے.

(۱۵) عیسیٰ علیہ السلام بطور خاص اللہ کا کلمہ ہیں.

(۱۶) عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی روح ہیں.

(۱۷) جنت اور دوزخ پر ایمان لانے کی فضیلت.

(۱۸) اس بات کا علم کہ مُوحِدّ جنت میں داخل کر دیا جائے گا' چاہے اس کا عمل کیسا ہی ہو.

(۱۹) اس بات کا علم کہ ترازو کے دو پلڑے ہیں.

(۲۰) اللہ کے لئے صفتِ ''وجہ'' (چہرہ) کے ثبوت کا علم.

☆☆☆☆

باب

جو شخص توحید کے تقاضوں کو پورا کرے گا' وہ بے حساب جنت میں داخل ہو جائے گا.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ ''ابراہیم علیہ السلام اپنی ذات میں ایک پوری امت تھے' اللہ کے مطیع فرمان' اور یک سُو' اور وہ کبھی مشرک نہ تھے''. (النحل: ۱۲۰)

دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ﴾ ''اور وہ لوگ

Www.IslamicBooks.Website

جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتے"۔ (المؤمنون:۵۹)

حصین بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ سے روایت ہے. وہ کہتے ہیں کہ میں ایک بار سعید بن جبیر کے پاس تھا تو انہوں نے پوچھا: کل کی رات ستارے کو ٹوٹتے ہوئے تم میں سے کس نے دیکھا ہے؟ میں نے کہا' میں نے دیکھا ہے' لیکن میں نماز میں مشغول نہ تھا' بلکہ مجھے کسی زہریلے جانور نے ڈس لیا تھا. انہوں نے پوچھا پھر تم نے کیا کیا؟

عرض کیا کہ میں نے جھاڑ پھونک سے کام لیا. انہوں نے کہا تم نے ایسا کس بنا پر کیا؟ میں نے کہا' شعبی رحمہ اللہ سے مروی ایک حدیث کی بناء پر. انہوں نے پوچھا وہ کون سی حدیث ہے؟

میں نے کہا' انہوں نے بریدہ بن الحُصَیب رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ جھاڑ پھونک صرف نظر بد اور زہریلے جانور کا زہر اتارنے کے لئے جائز ہے.

سعید نے کہا: جس نے جو سنا' اسی پر عمل پیرا رہا' تو اُس نے بہت اچھا کیا. البتہ ابن عبّاس رضی اللہ عنہما نے ہم سے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے بہت سی اُمتیں دِکھائی گئیں. میں نے دیکھا کہ کسی نبی کے ساتھ ایک جماعت ہے' اور کسی کے ساتھ ایک یا دو آدمی ہیں' اور کسی کے ساتھ کوئی نہیں ہے.

اچانک میرے سامنے ایک بڑی جماعت لائی گئی' میں نے سمجھا کہ یہ میری اُمّت ہے. لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے. میں نے پھر نظر اٹھا کر دیکھا تو ایک اور بڑی جماعت نظر آئی. مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے' اور ان کے ساتھ ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو جنت میں بغیر حساب وعذاب کے داخل ہوں گے.

پھر آپ اُٹھے' اور اپنے گھر میں داخل ہو گئے' اور صحابہ اُن جنتیوں کے بارے میں قیاس آرائیاں کرنے لگے. بعض نے کہا: یہ وہ لوگ ہوں گے جن کو رسول اللہ ﷺ

Www.IslamicBooks.Website

کی صحبت نصیب ہوئی. اور بعض نے کہا' شاید یہ وہ لوگ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کیا. صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی رائیں پیش کیں. جب آپ ﷺ تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی مختلف آراء کا اظہار کیا. آپ ﷺ نے فرمایا: "بلکہ یہ وہ افراد ہوں گے جو دم نہیں کرواتے ہیں' نہ اپنے جسموں کو داغتے ہیں' اور نہ بدشگونی لیتے ہیں' اور اپنے اللہ پر توکّل کرتے ہیں".

عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا' اے اللہ کے رسول ﷺ دعا فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُن میں سے بنادے. آپ ﷺ نے فرمایا' تو ان میں سے ہی ہے. اس کے بعد ایک دوسرے صحابی کھڑے ہوئے اور کہا' میرے لئے بھی دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اُن میں سے کر دے.

آپ ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے گئے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) توحید کے بارے میں لوگوں کے درجات کا علم.

(۲) توحید کے تقاضوں کو پورا کرنے کا کیا مطلب ہے.

(۳) اللہ تعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف کرنا کہ وہ مشرک نہیں تھے.

(۴) اُولیائے کرام کی نبی کریم ﷺ کی زبانی تعریف کہ وہ شرک سے محفوظ ہوتے ہیں.

(۵) جھاڑ پھونک اور علاج کے لئے جسم کو داغنے سے پرہیز کرنا' توحید کے تقاضوں کو پورا کرنے میں داخل ہے.

(۶) مذکورہ بالا اوصاف کے مجموعہ کا نام (توکُّل) ہے.

(۷) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علم کی گہرائی کہ یہ مقام بغیر عمل کے حاصل نہیں ہوگا.

Www.IslamicBooks.Website

(۸) خیر کے کاموں سے اُن کی شدید دلچسپی

(۹) تعداد اور کیفیت دونوں اعتبار سے اُمّت محمدیہ کی فضیلت.

(۱۰) موسیٰ علیہ السلام کی اُمّت کی فضیلت

(۱۱) رسول اللہ ﷺ کے سامنے تمام انبیاء کرام کی اُمّتوں کا پیش کیا جانا.

(۱۲) میدانِ حشر میں تمام اُمّتیں اپنے اپنے انبیاء کے ساتھ ہوں گی.

(۱۳) انبیا کی دعوت کو کم ہی لوگوں نے قبول کیا.

(۱۴) جس نبی پر کوئی بھی ایمان نہیں لایا' وہ تنہا آئے گا.

(۱۵) علم کا ثمرہ یہ ہے کہ انسان کثرتِ تعداد سے دھوکہ نہ کھائے اور قلتِ تعداد سے پست ہمت نہ ہو.

(۱۶) نظر بد اور زہر اُتارنے کے لئے جھاڑ پھونک کی اجازت.

(۱۷) سعید بن جبیر کا یہ کہنا کہ (جس نے جو سنا' اسی پر عمل کیا' تو اس نے بہت اچھا کیا) سلف صالحین کے علم کی گہرائی کی دلیل ہے' اس لئے کہ انہوں نے سمجھ لیا کہ پہلی حدیث دوسری کے مخالف نہیں ہے.

(۱۸) سلف صالحین کا کسی کی بے جا تعریف سے بچنا

(۱۹) رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد کہ (تو انہی لوگوں میں سے ہے) آپ کی نبوت کی ایک نشانی ہے.

(۲۰) عکاشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا ثبوت.

(۲۱) اشارہ کنایہ میں بات کرنے کا جواز

(۲۲) رسول اکرم ﷺ کا حُسنِ خلق.

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

شرک سے ڈرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ ''اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا' اس کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں' وہ جس کے لئے چاہتا ہے' معاف کر دیتا ہے. (النساء:۴۸)

ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اللہ سے التجا کی کہ مجھے اور میری اولاد کو بُت پرستی سے بچا. ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''تمہارے بارے میں مجھے سب سے زیادہ خطرہ شرکِ اصغر کا ہے. شرک اصغر کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ ریاکاری ہے''.

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غیر اللہ کو پکارتے پکارتے مر جائے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا''.

صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس نے کسی کو اس کا شریک نہیں بنایا ہوگا' تو وہ جنت میں داخل ہوگا' اور جو اس سے اس حال میں ملے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا ہوگا' تو وہ جہنم میں داخل ہوگا''. (بخاری)

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) شرک سے ڈرتے رہنا چاہیئے.

(۲) ریاکاری شرک ہے.

(۳) ریاکاری چھوٹا شرک ہے.

Www.IslamicBooks.Website

(۴) ریاکاری کا خطرہ سب سے زیادہ نیک لوگوں کے بارے میں ہوتا ہے.

(۵) جنت اور دوزخ کے قریب ہونے کا ثبوت.

(٦) جنت اور دوزخ کے قریب ہونے کی بات کو ایک ہی حدیث میں جمع کر دیا گیا ہے.

(۷) جو بلا شرک کئے اللہ تعالیٰ سے ملے گا وہ جنت میں جائے گا' اور جو شرک کرتے ہوئے اللہ سے ملے گا وہ جہنم میں جائے گا' اگرچہ وہ بڑا عابد وزاہد کیوں نہ ہو.

(۸) ابراہیم علیہ السلام کا اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے دعا کرنا کہ اللہ انہیں بتوں کی عبادت سے محفوظ رکھے' اس باب کا عظیم مسئلہ ہے.

(۹) ابراہیم علیہ السلام کا اکثر لوگوں کی حالت سے عبرت حاصل کرنا اور کہنا' اے میرے رب! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے.

(۱۰) کلمۂ لا الہ الا اللہ کی تفسیر و توضیح' جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے.

(۱۱) جو شخص شرک سے بچا رہا' اس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضیلت.

☆☆☆☆

باب

لوگوں کو (لا الہ الا اللہ) کی شہادت کی دعوت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوإِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ(١٠٨)﴾ ''آپ ان سے صاف کہہ دیجئے کہ میرا راستہ تو یہ ہے کہ 'میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں. میں خود بھی پوری روشنی میں اپنا راستہ دیکھ رہا ہوں اور میرے ساتھی بھی. اور اللہ پاک ہے اور شرک کرنے والوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے''. (یوسف:۱۰۸)

Www.IslamicBooks.Website

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا کہ: ''تم اہل کتاب کی ایک جماعت کے پاس جارہے ہو تمہیں چاہئے کہ سب سے پہلے ان کو کلمہ لا الہ الا اللہ کی دعوت دو.

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ''یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرلیں''.

اگر وہ توحید کا اقرار کرلیں تو پھر اُن کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر اس کا بھی اقرار کرلیں تو پھر اُن کو بتانا کہ اللہ نے ان کے مال میں زکوٰۃ فرض کی ہے، جو مالداروں سے لی جائے گی اور اُن کے فقراء اور مساکین میں تقسیم کردی جائے گی.

اگر زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں تو ان کے عمدہ مال لینے سے احتراز کرنا، اور مظلوم کی آہ سے ڈرتے رہنا، کیونکہ مظلوم کی آہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا''.

صحیحین میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جنگ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''میں کل ایسے شخص کو پرچم دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں.

اس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ خیبر کو فتح کرادے گا، چنانچہ رات بھر صحابہ رضی اللہ عنہم سوچتے رہے کہ پرچم کس کو دیا جائے گا؟ صبح کے وقت تمام صحابہ کرام، رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہوگئے، اور ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ پرچم اسے دیا جائے.

رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ علی کہاں ہیں؟

Www.IslamicBooks.Website

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے. صحابہ رضی اللہ عنہم نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا. رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھوں میں لعابِ دہن لگا دیا اور دعا فرمائی. چنانچہ علی رضی اللہ عنہ اسی وقت اسی طرح تندرست ہوگئے جیسے کہ انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی. رسول اکرم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو پرچم دیا اور فرمایا کہ مجاہدین کو لے کر فوراً نکل جاؤ' اور خیبر میں جاکر دم لو.

اور پھر ان کو اسلام کی دعوت دو' اور اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ان پر عائد ہوتے ہیں وہ بتاؤ.

اے علی' اللہ کی قسم' اگر ایک آدمی بھی تیرے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا تو یہ تیرے لئے سُرخ اونٹوں سے کہیں زیادہ بہتر ہوگا".

اس باب میں مندجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے والوں کی راہ (دعوت الی اللہ) ہے.

(۲) اخلاصِ نیت کی ترغیب. کیونکہ اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ دعوت الی اللہ کو لے کر اٹھتے بھی ہیں تو اس میں وہ مخلص نہیں ہوتے' بلکہ وہ لوگوں کو اپنی ذات کی طرف بلاتے ہیں.

(۳) دعوت کی راہ میں "بصیرت" ضروری ہے.

(۴) کسی کے عقیدۂ توحید کے اچھا ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو عیوب و نقائص سے پاک مانے.

(۵) شرک بدترین چیز اس لئے ہے کہ وہ اللہ کے لئے عیوب و نقائص ثابت کرتا ہے.

(۶) اس باب کا ایک اہم مسئلہ یہ ہے' کہ مسلمان کو مشرکوں سے دور رکھا جائے' تاکہ

Www.IslamicBooks.Website

شرک کا ارتکاب نہ کرنے کے باوجود اُن میں سے نہ ہو جائے.

(۷) توحید کے تقاضوں کو پورا کرنا اولین فرض ہے.

(۸) مُبلّغ کو چاہئے کہ ہر چیز سے پہلے یہاں تک کہ نماز سے پہلے توحید کی دعوت دے.

(۹) رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی "أَنْ يُوَحِّدُوا اللهَ" (اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرلیں) اور کلمۂ شہادت "لا الہ الا اللہ" کا مطلب ایک ہی ہے.

(۱۰) ممکن ہے کہ ایک آدمی اہل کتاب میں سے ہو' اور وہ توحید کی حقیقت سے ناواقف ہو. یا جانتا تو ہو' لیکن اس پر عمل نہ کرتا ہو.

(۱۱) مُبلّغ کو تدریج تعلیم دینے کی نصیحت کی جائے.

(۱۲) دینی تعلیم کی ابتدا اہم بات سے کی جائے' پھر اس کے بعد جو بات اہم ہو.

(۱۳) زکاۃ کس پر خرچ کی جائے.

(۱۴) عالم کو چاہئے کہ وہ طالب علم کے شبہ کو دور کردے.

(۱۵) محصلِ زکوٰۃ کو چاہئے کہ وہ عمدہ مال پر ہاتھ نہ ڈالے.

(۱۶) مظلوم کی آہ سے ڈرتے رہنا چاہئے.

(۱۷) مظلوم کی پکار اور عرشِ الٰہی کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا.

(۱۸) نبیوں کے سردار محمد ﷺ اور صحابہ کرام جس مشقت' بھوک اور بیماری سے دوچار ہوئے' یہ بھی توحید کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے.

(۱۹) رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد کہ "میں کل ایسے شخص کو پرچم دوں گا". یہ بھی آپ کی نبوت کی ایک علامت تھی.

(۲۰) رسول اکرم ﷺ کا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں اپنا لعابِ دہن لگانا بھی آپ کی نبوت کی ایک نشانی تھی.

Www.IslamicBooks.Website

(۲۱) علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا ثبوت

(۲۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت' کہ وہ فتح کی خوشخبری بھول گئے اور ساری رات اس سوچ میں رہے کہ کس کو پرچم ملتا ہے.

(۲۳) تقدیر پر ایمان' کہ جس نے جھنڈا حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی' اسے وہ مل گیا' اور جس نے اسی فکر میں رات گذاری' اسے نہیں ملا.

(۲۴) رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا "اطمینان سے جاؤ" صحابہ کرام کو ادب سکھانے کے لئے تھا.

(۲۵) جنگ سے پہلے دشمن کو دعوتِ اسلام دینے کا حکم

(۲۶) جنہیں پہلے دعوت دی جا چکی ہو' اور ان سے جنگ بھی ہو چکی ہو' دوبارہ دعوت دینے سے پہلے ان سے جنگ کرنی جائز ہے.

(۲۷) آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ "ان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے' انہیں اس کی خبر دیدو". دلیل ہے کہ دعوت کی راہ میں حکمت و دانائی مطلوب ہے.

(۲۸) اسلام میں اللہ کے حقوق کا علم مطلوب ہے.

(۲۹) اس شخص کے اجر و ثواب کا بیان جس کے ہاتھ پر ایک شخص بھی مسلمان ہو جائے.

(۳۰) فتویٰ کی اہمیت جتانے کے لئے قسم کھانے کا ثبوت

☆☆☆☆

باب

توحید اور لا الہ الا اللہ کی شہادت کا مفہوم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ

Www.IslamicBooks.Website

الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴾ ''جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کے حضور رسائی حاصل کرنے کا وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ کون اس سے قریب تر ہو جائے' اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف ہیں. حقیقت یہ ہے کہ تیرے رب کا عذاب ہے ہی ڈرنے کے لائق''. (بنی اسرائیل: ۵۷)

اور اس کا ارشاد ہے: ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ (٢٦) إِلاَّ الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ (٢٧) وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (٢٨) ﴾ ''یاد کرو وہ وقت جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ ''تم جن کی بندگی کرتے ہو میرا ان سے کوئی تعلق نہیں' میرا تعلق صرف اس سے ہے جس نے مجھے پیدا کیا' وہی میری رہنمائی کرے گا'' اور ابراہیم علیہ السلام یہی کلام اپنے پیچھے اپنی قوم میں چھوڑ گئے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں''. (الزخرف: ۲۶'۲۷'۲۸)

اور ارشاد ہے: ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ ''انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے''. (التوبہ: ۳۱)

اور ارشاد ربّانی ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ﴾ ''کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر اور مدِّمقابل بناتے ہیں اور ان کے ایسے گرویدہ ہیں جیسی اللہ کے ساتھ گرویدگی ہونی چاہئے. حالانکہ ایمان رکھنے والے لوگ سب سے بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں''. (البقرہ: ۱۶۵)

Www.IslamicBooks.Website

صحیح مسلم میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے' آپ نے فرمایا کہ: ''جس شخص نے (لا الہ الا اللہ) کہا' اور اللہ کے سوا جن معبودوں کی پرستش کی جاتی ہے' ان کا انکار کر دیا' اس کا مال اور خون حرام ہو گیا' اور اس کا حساب اللہ عزوجل پر چھوڑ دیا جائے گا''.

اس باب کی تشریح آئندہ آنے والے ابواب کے ذریعہ ہو جائے گی.

اس باب میں سب سے بڑے اور اہم مسئلہ (توحید' اور کلمۂ طیبہ) کی تشریح چند واضح اور صریح امور کے ذریعہ کی گئی ہے:

(۱) اس میں سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ہے' جس میں ان مشرکین کی تردید کی گئی ہے جو مصائب و مشکلات میں صالحین کو پکارتے ہیں' اور اس میں صراحت آگئی ہے کہ یہی شرک اکبر ہے.

(۲) اور سورۂ براءت کی آیت ہے' جس میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کے بجائے اپنے علماء اور اپنے درویشوں کو معبود بنا لیا تھا' اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ انہیں صرف ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا. حالانکہ انہوں نے اپنے ان علماء کی نہ عبادت کی تھی اور نہ انہیں اللہ کے سوا پکارا تھا' بلکہ گناہ کے کاموں میں اُن کی بات مانی تھی.

(۳) اور ابراہیم علیہ السلام کی وہ براءت ہے' جس کا انہوں نے کفّار کے سامنے اظہار فرمایا تھا کہ: ''میں تمہارے باطل معبودوں سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں' اور صرف اس ذات کی بندگی کا دم بھرتا ہوں جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے''. ابراہیم علیہ السلام نے باطل معبودوں سے اپنے رب تعالیٰ کو بہت ہی احسن انداز میں مستثنیٰ قرار دیا.

اللہ تعالیٰ نے اِسی براءت اور موالات کو ''لا الہ الا اللہ'' کی تفسیر اور

Www.IslamicBooks.Website

شہادت سے تعبیر فرمایا' اور کہا کہ ''ہم نے اس عظیم الشان کلمہ کو اپنے خلیل کی اولاد میں باقی رکھنے کا فیصلہ کر دیا ہے تاکہ آنے والی نسلیں اس کی طرف رجوع کریں اور مستفید ہوتی رہیں''.

(۴) اور سورۂ بقرہ کی آیت جس میں صراحت کی گئی ہے کہ ''اہل کفر جہنم سے ہرگز نہ نکل پائیں گے''اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ کافر اور مشرک اپنے معبودوں سے اسی طرح محبت رکھتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنی چاہئے تھی.

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کافر اور مشرک بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں' لیکن اس کے باوجود ان کو حلقۂ اسلام میں شمار نہیں کیا گیا' تو ان کے بارے میں کیا حکم ہوگا جو اللہ کے بجائے اپنے معبودوں اور بتوں سے زیادہ محبت کرتے ہیں' اسی طرح ان کے بارے میں کیا حکم ہوگا جو صرف اپنے معبودوں سے محبت کرتے ہیں' اللہ سے محبت کرتے ہی نہیں؟

(۵) اور نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ ''جس شخص نے (لاالہ الااللہ) کہا' اور اللہ کے سوا جن معبودوں کی پرستش کی جاتی ہے ان کا انکار کر دیا' اس کا مال اور خون حرام ہوگیا' اور اس کا حساب اللہ پر چھوڑ دیا جائے گا''. آپ ﷺ کا یہ فرمان' وہ اہم ترین بات ہے جس کے ذریعہ (لاالہ الااللہ) کے معنی کی وضاحت ہوتی ہے.

آپ ﷺ نے اس کلمہ کی صرف زبان سے ادائیگی کو جان و مال کا محافظ نہیں قرار دیا' نہ ہی زبانی ادائیگی کے ساتھ اس کا مطلب سمجھ لینے کو' نہ ہی اس کا اقرار کر لینے کو' نہ اس بات کو کہ وہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارے' بلکہ صراحت کر دی کہ اس کا مال اور خون اس وقت حرام ہوگا جب وہ اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر دے گا.

Www.IslamicBooks.Website

اگر اس بارے میں اس کے دل میں ذرا سا بھی شک ہوگا' یا کسی قسم کا تردّد ہوگا' تو اس کا مال اور خون حرام نہیں ہوگا. یہ مسئلہ کتنا عظیم تر اور اہم تر ہے ' اور کس قدر وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے' اور کیسی واضح دلیل ہے جس نے مخالف کی زبان گنگ کر دی ہے!

☆☆☆☆

باب

تکلیف اور مصیبت دور کرنے کے لئے' کڑا' چھلّا اور دھاگہ وغیرہ پہننا' شرک ہے.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ(۳۸)﴾ ''اِن سے کہئے' جب حقیقت یہ ہے تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا تمہاری یہ دیویاں جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو' مجھے اس کے پہنچائے ہوئے نقصان سے بچا لیں گی؟ یا اللہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکیں گی؟ بس ان سے کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے. بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں''. (الزمر: ۳۸)

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا چھلّہ دیکھا. آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ یہ کمزوری دور کرنے کے لئے ہے. آپ ﷺ نے فرمایا' اسے اُتار دو' یہ تمہاری کمزوری

Www.IslamicBooks.Website

میں اور اضافہ کردے گا. اگر اسے پہنے ہوئے تمہاری موت آگئی، تو تم کبھی بھی فلاح نہیں پاؤ گے.

اس حدیث کو امام احمد نے قابلِ اعتبار سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور اُنہوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "جو شخص اپنے گلے میں تعویذ لٹکائے، اللہ تعالیٰ اُس کی مراد پوری نہ کرے، اور جو شخص سیپی وغیرہ لٹکائے اللہ اُسے آرام نہ دے".

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: "جس شخص نے اپنے گلے میں تعویذ لٹکایا، اُس نے شرک کیا".

اور ابن ابی حاتم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں بخار دور کرنے کے لئے دھاگہ بندھا ہوا دیکھا، تو اسے کاٹ دیا. اور قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلاَّ وَهُمْ مُشْرِكُونَ ﴾ "ان میں سے اکثر اللہ کو مانتے تو ہیں مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں". (یوسف:۱۰۶)

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) دفعِ شر اور بیماری سے شفا پانے کے لئے لوہے کا چھلّہ پہننے اور دھاگہ باندھنے پر وعید شدید.

(۲) "اگر صحابی کی موت چھلّہ پہنے ہوئے ہوجاتی تو کامیاب نہ ہوتے" اس بات سے صحابہ کرام کے اس قول کی تائید ہوتی ہے کہ شرکِ اصغر کبیرہ گناہوں میں سے ہے.

(۳) صحابی مذکور جہالت کی وجہ سے (شرک کے ارتکاب کے لئے) معذور نہیں سمجھے گئے.

Www.IslamicBooks.Website

(۴) یہ چھلّے اور دھاگے دنیا میں بھی فائدہ کے بجائے نقصان پہنچاتے ہیں. اس کی دلیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ "یہ چھلّہ تمہاری کمزوری کو اور بڑھادے گا".

(۵) یہ حدیث اس قسم کا عمل کرنے والے کو سختی کے ساتھ روکنے کا ثبوت ہے.

(۶) اس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ جو شخص اِن کو پہنے گا اس کو انہیں کے سپرد کر دیا جائے گا. (یعنی انہیں اللہ کی حمایت و نگرانی حاصل نہیں ہوگی)

(۷) بخار دور کرنے کے لئے تعویذ پہننا شرک ہے.

(۸) اس حدیث میں اس بات کی بھی وضاحت کر دی گئی ہے کہ جو شخص تعویذ پہنتا ہے وہ شرک کرتا ہے.

(۹) حذیفہ رضی اللہ عنہ کا آیت قرآن کی تلاوت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان آیات سے 'جو شرک اکبر کے بارے میں نازل ہوئی تھیں' شرکِ اصغر بھی مراد لیتے تھے' جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۂ بقرہ کی آیت سے استدلال کیا ہے.

(۱۰) نظر سے بچنے کے لئے سیپی وغیرہ پہننا بھی شرک ہے.

(۱۱) تعویذ اور سیپی پہننے والے کو بددعا دینی کہ "اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے" اور "اللہ اس کی بیماری دور نہ کرے" جائز ہے.

☆☆☆☆

باب

جھاڑ پھونک اور گنڈوں اور تعویذوں کا بیان

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "میں

Www.IslamicBooks.Website

ایک سفر میں رسول ﷺ کے ساتھ تھا. آپ ﷺ نے اپنے ایک قاصد کو بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی تار یا ہار باقی نہ رہے (جو نظرِ بد سے بچانے کے لئے باندھا جاتا ہے) اگر ہے تو اس کو کاٹ دیا جائے".

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: "جھاڑ پھونک' تعویذ اور میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے کا عمل' شرکیہ افعال ہیں". (احمد' ابوداؤد)

"تمائم" ان تعویذات کو کہا جاتا ہے جو نظرِ بد سے محفوظ رہنے کے لئے بچوں کے گلے میں ڈالی جاتی ہیں. اگر تعویذ قرآنی آیات پر مشتمل ہو تو بعض اہل علم نے اسے جائز قرار دیا ہے اور بعض نے ناجائز. ناجائز قرار دینے والوں میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ شامل ہیں.

"رُقیٰ" اور "عزائم" دونوں ہم معنیٰ ہیں. جو جھاڑ پھونک شرک سے خالی ہو' دلیل شرعی نے اس کی تخصیص کر دی ہے' اور رسول ﷺ نے آنکھ کی تکلیف اور زہر اتارنے کے لئے اس کی اجازت دی ہے.

"تولہ" اس عمل کو کہتے ہیں جس سے مقصود میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنا ہوتا ہے.

عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "جو شخص اپنے گلے یا بازو میں کوئی تعویذ یا دھاگہ لٹکاتا ہے تو اسے اسی کے حوالے کر دیا جاتا ہے".

امام احمد رحمہ اللہ نے رویفع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "اے رویفع! ممکن ہے تم زیادہ دنوں تک زندہ رہو تو لوگوں کو بتا دینا

Www.IslamicBooks.Website

کہ: "جو شخص اپنی داڑھی کے بالوں کو بانٹ کر یا سمیٹ کر باندھ لے یا تانت وغیرہ کا ہار گلے میں ڈالے' یا چوپائے کے گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے' تو محمد (ﷺ) اس سے بری ہیں".

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "جو شخص کسی کے گلے سے تعویذ کاٹ دے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا". (اسے وکیع نے روایت کیا ہے)

اور وکیع نے ابراہیم نخعی کا قول نقل کیا ہے کہ علماء ہر قسم کی تعویذ کو بُرا جانتے تھے' چاہے وہ قرآن کریم کی آیات پر مشتمل ہوں یا غیر قرآنی الفاظ وکلمات پر.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) رُقیہ اور تمیمہ کی تشریح.

(۲) تولہ کے مفہوم کی وضاحت.

(۳) رقیہ' تمیمہ اور تولہ بلا استثناء تینوں شرکیہ اعمال ہیں.

(۴) نظرِ بد اور زہر کا اثر ختم کرنے کے لئے' غیر شرکیہ کلام کے ذریعہ جھاڑ پھونک جائز ہے.

(۵) وہ تعویذ جو قرآنی آیات پر مشتمل ہو' اس کی ممانعت و عدمِ ممانعت میں علماء کے درمیان اختلاف ہے.

(۶) نظرِ بد سے بچاؤ کی خاطر چوپایوں کی گردنوں میں تانت ڈالنا شرک ہے.

(۷) جو شخص تانت وغیرہ کا ہار گلے میں ڈالے اس کے لئے سخت ترین وعید ہے.

(۸) جو شخص کسی کے گلے سے تعویذ اتار پھینکے' اس کے لئے اجر جزیل کا وعدہ ہے.

(۹) تعویذوں کے جواز میں علماء کا جو اختلاف اوپر بیان کیا گیا ہے' ابراہیم نخعی کا قول اس

Www.IslamicBooks.Website

کے مخالف نہیں ہے. اس لئے کہ "علماء" سے اُن کی مراد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں.

☆☆☆☆

باب

درخت یا پتھر وغیرہ سے تبرّک حاصل کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿أَفَرَأَيْتُمُ اللاتَ وَالْعُزَّى(١٩)وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الأُخْرَى﴾ "اب ذرا بتاؤ، تم نے کبھی اس "لات" و "عزّیٰ" اور تیسری ایک اور دیوی "منات" کی حقیقت پر کچھ غور بھی کیا؟". (النجم:۱۹)

ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ حُنَین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقام حنین کی طرف جارہے تھے. اور ہمارا زمانۂ کفر ابھی نیا نیا گذرا تھا. راستے میں ایک جگہ بیری کا ایک درخت آیا جس کو "ذاتُ انواط" کہا جاتا تھا، مشرکین اس کی عبادت کرتے تھے، اور اپنے ہتھیار بھی برکت کے لئے اُس پر لٹکایا کرتے تھے. ہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ جیسے ان مشرکین کے لئے ذات انواط ہے، آپ ﷺ ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط مقرر فرما دیجئے. رسول اللہ ﷺ نے کہا 'اللہ اکبر' یہ تو گذشتہ قوموں کے راستے ہیں، اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم بالکل وہی بات کہہ رہے ہو جو بنو اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ: ﴿اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ ءَالِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ﴾ "اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی کوئی ایک معبود بنا دیجئے جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں". موسیٰ علیہ السلام نے کہا "تم لوگ بڑی نادانی کی باتیں کرتے ہو". (الاعراف:۱۳۸) اللہ کی قسم، تم لوگ گذشتہ قوموں کے نقش

Www.IslamicBooks.Website

قدم پر ضرور چلو گے. اسے ترمذی نے روایت کیا ہے' اور صحیح کہا ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورۂ النجم کی آیت کی تفسیر.

(۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے جو طلب کیا تھا' اس کی جانکاری.

(۳) صحابہ کرام نے اپنی خواہش کے مطابق عمل نہیں کیا.

(۴) صحابہ کرام کا مقصد اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا تھا' وہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے.

(۵) جب بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شرک کی اس قسم کو نہ سمجھ سکے تو دوسروں کا اس سے ناواقف ہونا بدرجہ اولی ثابت ہوا.

(۶) صحابہ کرام کے لئے جن نیکیوں اور مغفرت کا وعدہ ہے وہ دوسروں کے لئے نہیں ہے.

(۷) رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس معاملے میں معذور نہیں سمجھا' بلکہ ان کی تردید کی اور فرمایا: "اللہ اکبر یہ تو گذشتہ قوموں کے راستے ہیں' تم لوگ گذشتہ قوموں کے نقش قدم پر ضرور چلو گے".

آپ ﷺ نے تین طریقوں سے مذکورہ بالا شرکیہ عمل کی برائی بیان کی.

(۸) سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی فرمائش کو بنی اسرائیل کی فرمائش جیسی قرار دیا' جبکہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ "ہمارے لئے بھی کوئی معبود بنا دیجئے".

(۹) اس قسم کے تبرک کا انکار لا الہ الا اللہ کے معنی میں داخل ہے' جو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذہنوں سے بھی اپنی باریکی کی وجہ سے پوشیدہ رہا.

Www.IslamicBooks.Website

(۱۰) رسول اکرم ﷺ کی عادت مبارکہ ہرگز یہ نہ تھی کہ آپ خواہ مخواہ قسم کھائیں لیکن بایں ہمہ آپ ﷺ کسی خاص مصلحت و ضرورت کے موقع پر اور اہم کام میں قسم کھالیا کرتے تھے، جیسا کہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سوال کے جواب میں قسم کھائی ہے.

(۱۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوال پر ان کو مرتد نہیں سمجھا گیا، اس سے پتا چلا کہ شرک کی دو قسمیں ہیں: (أ) شرک اکبر (ب) شرک اصغر.

(۱۲) صحابہ رضی اللہ عنہم کا کہنا کہ "ہمارا زمانۂ کفر ابھی نیا نیا گذرا تھا" سے پتا چلا کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو سابقین اولین میں شمار ہوتے ہیں، ان کو مسئلے کی نوعیت کا علم تھا.

(۱۳) بوقتِ تعجب اللہ اکبر کہنا. رسول اکرم ﷺ کے اللہ اکبر کہنے سے ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے، جو اس کو مکروہ خیال کرتے ہیں.

(۱۴) شرک و بدعت کے ذرائع کو بند کرنا، اسلام میں مطلوب ہے.

(۱۵) اہلِ جاہلیت کے رسم و رواج اپنانے کی ممانعت.

(۱۶) دورانِ تعلیم استاد کا شاگرد پر ناراض ہونے کا ثبوت.

(۱۷) رسول اکرم ﷺ کے اس ارشاد سے کہ "اِنھاَ السنَنِ" ایک عمومی قاعدہ بیان کرنا مقصود ہے.

(۱۸) علاماتِ نبوت میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ جس طرح آپ ﷺ نے فرمایا حرف بحرف اُسی طرح ہو رہا ہے.

(۱۹) اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہود و نصاریٰ کے اعمال کی مذمت ہماری تنبیہ کے

Www.IslamicBooks.Website

لئے فرمائی ہے، تاکہ ہم بھی اس میں مبتلا نہ ہو جائیں.

(۲۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک یہ مانا ہوا اصول تھا کہ عبادت کی اساس اور بنیاد اللہ کا حکم ہے، اس سے ان سوالات کی طرف اشارہ ہوتا ہے جو قبر میں کئے جائیں گے، مثلاً

(أ) تیرا رب کون ہے؟............ سوال کی نوعیت واضح ہے.

(ب) تیرا نبی کون ہے؟............ اس کا تعلق رسول اکرم ﷺ کی اس اطلاع سے ہے جو غیب کے بارے میں ہے.

(ج) تیرا مذہب کیا ہے؟............ اس پر "**اجعل لنا الھا**" دلالت کرتا ہے.

(۲۱) اہل کتاب کا مذہب اور طریقہ بھی اسی طرح نا قابلِ عمل اور مذموم ہے جس طرح مشرکین کا طریقہ اور مذہب.

(۲۲) جو شخص ابھی نیا نیا مسلمان ہوا ہو اُس کے دل میں کفر و شرک کے دور کی عادات واطوار کا پایا جانا بعید از قیاس نہیں ہے جیساکہ زیر بحث واقعہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس قول سے واضح ہے کہ: (**نَحْنَ حُدَثَاءُ عَهْدٍ بِكُفْر**) ہمارا زمانہ کفر ابھی نیا نیا گذرا ہے.

☆☆☆☆

باب

غیر اللہ کے نام پر ذبح کئے گئے جانوروں کا حکم کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿**قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (١٦٢) لَاشَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ**﴾ "اے

Www.IslamicBooks.Website

میرے نبی! آپ کہہ دیجئے. میری نماز' میرے تمام مراسم عبودیت' میرا جینا اور میرا مرنا' سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے. جس کا کوئی شریک نہیں' اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا ہوں". (الأنعام: ١٦٢'١٦٣)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ "پس تم اپنے رب کے لئے ہی نماز پڑھو اور قربانی کرو". (الکوثر: ٢)

علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' وہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائیں:

(اَلف) جو شخص غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے.

(ب) جو شخص اپنے والدین پر لعنت کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے.

(ج) جو شخص "دین میں نئی بات داخل کرنے والے" کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے.

(د) جو شخص زمین کے نشانات کو مٹائے اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے. (صحیح مسلم)

طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے. وہ کہتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "ایک شخص صرف مکھی کی وجہ سے جنت میں جا پہنچا' اور ایک شخص جہنم میں چلا گیا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' یارسول اللہ (ﷺ)! یہ کیسے؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو شخص چلتے چلتے ایک قبیلے کے پاس سے گذرے اور اس قبیلے کا ایک بہت بڑا بُت تھا' وہاں سے کوئی شخص بغیر چڑھاوا چڑھائے نہ گذر سکتا تھا' چنانچہ اُن میں سے ایک کو کہا گیا کہ یہاں ہمارے بُت پر چڑھاوا چڑھاؤ. اس نے معذرت کی کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں. انہوں نے کہا کہ تمہیں یہ عمل ضرور کرنا ہوگا' اگرچہ ایک مکھی پکڑ کر ہی چڑھادو. اس مسافر نے مکھی پکڑ کر چڑھادیا' اور انہوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا.

Www.IslamicBooks.Website

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ شخص اس مکھی کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا.

دوسرے شخص سے کہا کہ تم بھی کسی چیز کا چڑھاوا چڑھادو' تو اس اللہ کے بندے نے جواب دیا کہ میں غیر اللہ کے نام پر کوئی چڑھاوا نہیں چڑھا سکتا. یہ جواب سنتے ہی انہوں نے اُس مردِ مُوحِدّ کو شہید کر دیا' تو وہ سیدھا جنت میں پہنچ گیا. (مسند احمد)

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) آیت ''إِنَّ صَلَاتِیْ و نُسُکِی'' کی تفسیر و توضیح.

(۲) آیت ''فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ'' کی تشریح و تفسیر.

(۳) جو شخص غیر اللہ کے لئے ذبح کرے اس کا پہلے ذکر اور اسے ملعُون قرار دینا.

(۴) جو شخص اپنے والدین کو ملعُون کہے وہ خود ملعُون ہے. اور یہ کہ اگر تم کسی کے والدین کو ملعُون کہو گے تو لازمی طور پر وہ تمہارے والدین کو ملعُون قرار دے گا' اس طرح تم خود ہی اپنے والدین پر لعنت بھیجو گے.

(۵) جو شخص دین میں نئی بات پیدا کرنے والے کو پناہ دے اُس پر لعنت' یعنی ایک شخص کسی جرم کا ارتکاب کرے اور پھر پناہ کا متلاشی ہو' تاکہ اُس پر اُس جرم کی حد نہ قائم کی جائے.

(۶) جو شخص علاماتِ زمین کو بدلتا ہے اس پر لعنت. منار سے وہ نشانات مراد ہیں جو کسی شخص کے پڑوسی کی حدود کو متعین کرتے ہیں' اُن نشانات کو آگے پیچھے کر کے اپنے پڑوسی کا حق مارنا مقصود ہو.

(۷) کسی خاص شخص اور عام بدکاروں کی جماعت پر لعنت بھیجنے میں فرق ہے.

(۸) مکھی مار کر بُت پر چڑھانے کا عظیم قصہ.

Www.IslamicBooks.Website

(۹) ایک شخص مکھی کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا' حالانکہ اس کا مقصد صرف اہل صنم کے شر سے نجات حاصل کرنا تھا' نہ کہ شرک کرنا.

(۱۰) مؤمن کے دل میں شرک کے سنگین جرم ہونے کا احساس. اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے ایک ظاہری عمل کی مخالفت کر کے اپنی جان کی بازی لگا دی لیکن وہ ادنیٰ شرک کرنے پر تیار نہ ہوا' کیونکہ اہل صنم نے صرف ظاہری عمل کرنے کو کہا تھا.

(۱۱) جو شرک کر کے جہنم کا سزاوار ٹھہرا وہ مسلمان تھا' کیونکہ اگر وہ کافر ہوتا تو نبی کریم ﷺ یہ نہ فرماتے کہ "ایک مکھی کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا".

(۱۲) زیرِ نظر حدیث ایک دوسری صحیح حدیث کے ہم معنیٰ ہے' جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: "جنت اور دوزخ انسان کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہیں".

(۱۳) دل کا عمل ہی مقصودِ اصلی ہے' بتوں کے پجاری بھی اس سے واقف ہیں.

☆☆☆☆

باب

جس جگہ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کیے جاتے ہیں وہاں اللہ کے نام پر جانور ذبح نہ کیے جائیں.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ(۱۰۸)﴾ "آپ ہرگز اُس عمارت میں نہ کھڑے ہوں. جو مسجد روزِ اوّل سے

Www.IslamicBooks.Website

تقویٰ پر قائم کی گئی تھی وہی اس کے لئے زیادہ موزوں ہے کہ آپ اُس میں (عبادت کے لئے) کھڑے ہوں. اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں، اور اللہ کو پاکیزگی اختیار کرنے والے ہی پسند ہیں". (التوبہ:۱۰۸)

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے. وہ کہتے ہیں، ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ "بُوانہ" نامی مقام پر جا کر چند اونٹ ذبح کرے گا، اس نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا وہاں کوئی بُت تھا جس کی مشرک پوجا کرتے تھے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں، آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا کہ کیا وہاں مشرکین کا میلا لگتا تھا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ نہیں.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر لو، اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر کا پورا کرنا درست نہیں ہے.

اور نہ وہ نذر پوری کرنا صحیح ہے جو انسان کی قدرت سے باہر ہو. (اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے. اور اس کی سند صحیحین کی شرط کے مطابق ہے)

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) آیت "لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا" کی تفسیر

(۲) اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی نافرمانی کا اثر زمین پر بھی ہوتا ہے.

(۳) مشکل مسئلہ کو واضح مسئلہ کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ کوئی اشکال باقی نہ رہے.

(۴) اگر مفتی مناسب سمجھے تو متعلقہ مسئلہ کی تفصیلات دریافت کر سکتا ہے.

(۵) اگر کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو، تو نذر پوری کرنے کے لئے کسی بھی جگہ کو مخصوص کیا

Www.IslamicBooks.Website

جا سکتا ہے.

(۶) جس مقام پر دور جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بُت رہا ہو' اگرچہ اس کو ختم ہی کر دیا گیا ہو' تاہم ایسی جگہ کو نذر پوری کرنے کے لئے منتخب نہیں کرنا چاہئے.

(۷) مشرکین کی عید کی جگہوں پر نذر پوری کرنے سے باز رہنا چاہئے' اگرچہ مشرکین کے عید منانے کا سلسلہ ختم ہی ہو چکا ہو.

(۸) مذکورہ بالا جگہوں میں کوئی کام کرنے کی نذر مانی گئی ہو تو اس کو پورا نہیں کرنا چاہئے' کیونکہ یہ نذر معصیت کی نذر کہلائے گی.

(۹) مشرکین کی عید کے دن کی مشابہت سے بچنا چاہئے' اگرچہ ان کے ساتھ عید منانا مقصود نہ ہو.

(۱۰) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر باطل ہے.

(۱۱) جو چیز انسان کے اختیار میں نہیں' اس کی نذر ماننی صحیح نہیں ہے.

☆☆☆☆

باب

غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دینا شرک ہے.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا﴾ "یہ وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی". (الدہر:۷) ﴿وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ﴾ "تم نے جو کچھ بھی خرچ کیا ہو' اور جو نذر بھی مانی ہو اللہ کو اس کا علم ہے". (البقرہ:۲۷۰)

Www.IslamicBooks.Website

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: "جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ کسی معاملہ میں اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے اپنی یہ نذر پوری کرنی چاہیئے". اور جو شخص ایسی نذر مانے جس میں اللہ کی نافرمانی ہو تو اس کی نافرمانی نہ کرے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) نذر پوری کرنا واجب ہے.

(۲) جب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ نذر اللہ کی ایک عبادت ہے تو اسے غیر اللہ کے لئے انجام دینا شرک ہوا.

(۳) جو نذر مبنی بر معصیت ہو اُسے پوری کرنا جائز نہیں.

باب

غیر اللہ کی پناہ طلب کرنا شرک ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا﴾ "انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے بعض لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے، اس طرح انہوں نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھادیا". (الجن:۶)

خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "جو شخص کسی جگہ ٹھہرے اور یہ دعا پڑھ لے (اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) کہ میں اللہ کے مکمل اور بے عیب کلمات کے ذریعہ تمام مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، تو اس مقام سے کوچ کرنے کے وقت تک اسے کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچائے گی". (مسلم)

Www.IslamicBooks.Website

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورۂ جن کی آیت کی تفسیر.

(۲) غیر اللہ کے ذریعہ پناہ مانگنا شرک ہے.

(۳) غیر اللہ کے ذریعہ پناہ مانگنے کے شرک ہونے پر حدیث سے استدلال' علمائے کرام اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ اللہ کے کلمات مخلوق نہیں ہیں' اس لئے کہ مخلوق کے ذریعہ پناہ مانگنا شرک ہے' اگر اللہ کے کلمات مخلوق ہوتے تو رسول اللہ ﷺ ان کے ذریعہ استعاذہ کی اجازت نہ دیتے.

(۴) اس دعا کے مختصر ہونے کے باوجود اس کی فضیلت.

(۵) کسی عمل سے اگر کوئی دنیاوی فائدہ حاصل ہو جائے' مثلاً آدمی کی شرارت سے محفوظ ہو جائے' یا کوئی نفع حاصل ہو جائے' تو یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ یہ عمل شرک نہیں ہے.

☆☆☆☆

باب

غیر اللہ کو پکارنا یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے فریاد کرنا شرک ہے.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلاَ تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لاَ يَنْفَعُكَ وَلاَ يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذاً مِنَ الظَّالِمِينَ(١٠٦) وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلاَ كَاشِفَ لَهُ إِلاَّ هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلاَ رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ "اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو نہ پکاریئے جو آپ کو نہ

Www.IslamicBooks.Website

فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ نقصان. آپ ایسا کریں گے تو ظالموں میں سے ہو جائیں گے. اگر اللہ آپ کو کسی مصیبت میں ڈالے' تو اس کے سوا کوئی نہیں جو اس مصیبت کو ٹال دے اور اگر وہ آپ کے حق میں کسی بھلائی کا ارادہ کر لے' تو اس کے فضل کو پھیرنے والا بھی کوئی نہیں ہے. وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے' اور وہ درگذر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے. (یونس:۱۰۶-۱۰۷)

نیز ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَايَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ "درحقیقت اللہ کے سوا جن کی تم پرستش کرتے ہو' وہ تمہیں کوئی رزق بھی دینے کا اختیار نہیں رکھتے. اللہ سے رزق مانگو' اور اسی کی بندگی کرو' اسی کا شکر ادا کرو' اسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو". (العنکبوت:۱۷)

نیز ارشاد ہے: ﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ(٥)وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ﴾ "آخر اس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان اور کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے' بلکہ اس سے بھی بے خبر ہیں کہ پکارنے والے ان کو پکار رہے ہیں. اور جب تمام انسان جمع کیے جائیں گے' اس وقت وہ اپنے پکارنے والوں کے دشمن اور ان کی عبادت کے منکر ہوں گے". (الأحقاف:۵-۶)

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے: ﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَهٌ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ﴾ "کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارے' اور کون اس کی تکلیف رفع کرتا ہے اور (کون

Www.IslamicBooks.Website

ہے جو) تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے ؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی (یہ کام کرنے والا) ہے ؟ تم لوگ کم ہی سوچتے ہو. (النمل: ۶۲)

طبرانی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک منافق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت تکلیف دیا کرتا تھا. چند صحابہ رضی اللہ عنہم نے مشورہ کیا کہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس منافق سے گلو خلاصی کے لئے استغاثہ کریں.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "مجھ سے استغاثہ جائز نہیں. استغاثہ تو صرف اللہ کی ذات سے کیا جاتا ہے".

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) دعا کا عطف استغاثہ پر عطف العام علی الخاص کے قبیل سے ہے.

(۲) آیت " وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ " کی تفسیر.

(۳) غیر اللہ کو پکارنا شرک اکبر ہے.

(۴) اگر صلاح و تقویٰ کی بلندی پر فائز شخص بھی غیر اللہ کو اس کی رضا کے لئے پکارے گا تو وہ ظالموں میں سے ہو جائے گا.

(۵) آیت " وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ " کے بعد آنے والی آیت کی تفسیر.

(۶) غیر اللہ کو پکارنا کفر ہے، نیز دنیا میں بھی کوئی نفع نہیں پہنچاتا ہے.

(۷) تیسری آیت کی تفسیر.

(۸) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے روزی نہیں مانگنی چاہئے، جیسا کہ اس کے سوا کسی اور سے جنت نہیں مانگی جاتی ہے.

(۹) چوتھی آیت کی تفسیر.

Www.IslamicBooks.Website

(۱۰) جو شخص غیر اللہ کو پکارتا ہے' اس سے زیادہ گمراہ کوئی نہیں ہے.

(۱۱) اللہ کے سوا جس کو بھی پکارا جاتا ہے وہ نہیں جانتا کہ اسے کون پکار رہا ہے.

(۱۲) غیر اللہ کو پکارنا گویا مدعو کے دل میں داعی کے خلاف بغض و عداوت پیدا کرنے کے مترادف ہے.

(۱۳) غیر اللہ کو پکارنا حقیقت میں اس کی عبادت کرنا ہے.

(۱۴) قیامت کے دن خود غیر اللہ مشرکوں کی اس عبادت کا انکار کر دیں گے.

(۱۵) غیر اللہ کو پکارنا ہی گمراہی کا سبب ہے.

(۱۶) پانچویں آیت کی تفسیر.

(۱۷) سب سے زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ بتوں کے پجاری بھی اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ مشکلات سے نجات دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے' اور اسی بنا پر وہ مصائب و مشکلات کے وقت خالص اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں.

(۱۸) رسول اللہ ﷺ نے توحید کی چہار دیواری کی حفاظت فرمائی' اور اللہ کے ساتھ حدّ ادب کا غایت درجہ خیال فرمایا.

☆☆☆☆

باب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿أَيُشْرِكُونَ مَا لاَيَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ (۱۹۱) وَلاَ يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلاَ أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ﴾ "کیسے نادان ہیں یہ لوگ کہ ان کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کئے جاتے ہیں' جو نہ ان کی مدد کر سکتے ہیں' اور نہ آپ اپنی مدد ہی پر قادر ہیں. (الأعراف: ۱۹۱-۱۹۲)

Www.IslamicBooks.Website

نیز فرمایا ہے: ﴿وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ (١٣) إِنْ تَدْعُوهُمْ لاَ يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلاَ يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ﴾ ”اللہ کو چھوڑ کر جن دوسروں کو تم پکارتے ہو وہ ایک پرِ کاہ کے مالک بھی نہیں ہیں. انہیں پکارو گے تو وہ تمہاری دعائیں سن نہیں سکیں گے، اور سن لیں گے تو ان کا تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے. اور قیامت کے روز وہ تمہارے شرک کا انکار کردیں گے. حقیقتِ حال کی ایسی صحیح خبر تمہیں ایک خبر دار کے سوا کوئی نہیں دے سکتا“. (فاطر: ۱۳-۱۴)

صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے. وہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو جنگ احد میں زخمی کر دیا گیا، اور آپ ﷺ کے اگلے دو دانت شہید کر دیئے گئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ”ایسی قوم کیسے کامیاب ہوگی جس نے اپنے ہی نبی (ﷺ) کو زخمی کر دیا ہے؟ اس پر آیت نازل ہوئی کہ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ﴾ ”اے میرے نبی، ﷺ!) فیصلہ کے اختیارات میں آپ کا کوئی حصہ نہیں ہے“. (آل عمران: ۱۲۸)

صحیح بخاری ہی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نمازِ فجر کی دوسری رکعت میں (جب آپ ﷺ رکوع سے کھڑے ہوئے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا) یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ”اے اللہ! فلاں اور فلاں شخص پر لعنت فرما“.

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ: ”(اے میرے نبی!) فیصلہ کے اختیارات میں آپ کا کوئی حصہ نہیں“.

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ صفوان بن امیہّ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام پر بد دعا کرتے تھے. تب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”(اے پیغمبر!) فیصلے کے اختیارات میں آپ کا کوئی حصہ نہیں“.

Www.IslamicBooks.Website

صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ پر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ: ''اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرایئے'' تو آپ ﷺ نے کھڑے ہوکر فرمایا: ''اے قریش کی جماعت! اپنی جانوں کو نیک عمل کے ذریعہ اللہ سے خرید لو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے یہاں میں تمہارے کام نہیں آؤں گا.

اے چچا عباس بن عبدالمطلب! اے پھوپھی صفیہ! اپنی جانوں کو بچالو' میں اللہ تعالیٰ کے یہاں تمہارے کام نہ آؤں گا. اے میری بیٹی فاطمہ! میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لو لیکن اللہ تعالیٰ کے یہاں تمہارے کام نہ آؤں گا.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) دو آیات کی تفسیر.

(۲) جنگ اُحد کا مختصر واقعہ.

(۳) سیّد الانبیاء ﷺ کا قنوتِ نازلہ پڑھنا' اور آپ ﷺ کے پیچھے ساداتُ الأولیاء یعنی صحابہ کا آمین کہنا.

(۴) جن کے لئے بددعا کی گئی وہ کافر تھے.

(۵) اہل مکہ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ وہ سلوک کیا جو دوسرے کفار نے نہیں کیا جیسے آپ ﷺ کو زخمی کرنا' آپ ﷺ کے قتل پر آمادہ اور اس کے لئے کوشاں ہونا' مسلمان شہداء کے ناک کان کاٹنا. انہوں نے آپ ﷺ پر ظلم ڈھانے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی' حالانکہ یہ لوگ آپ ﷺ کے قریبی رشتہ دار تھے' اور بعض تو آپ کے چچیرے بھائی تھے. اس قدر قریبی رشتے کی بھی انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی.

(۶) ان مظالم کے باوجود اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ آپ ﷺ کے قبضۂ قدرت

Www.IslamicBooks.Website

میں کچھ بھی نہیں ہے.

(۷) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ: ”ان کی توبہ قبول کرلے یا ان کو عذاب دے“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کی، اور وہ ایمان لے آئے.

(۸) نزولِ حوادث کے موقع پر دعاء قنوت پڑھنا.

(۹) جن کے لئے بد دعا کی جارہی ہو ان کے اور ان کے آباواجداد کے نام نماز میں لینا.

(۱۰) قنوت میں کسی خاص شخص کا نام لے کر لعنت کرنا.

(۱۱) جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی کہ: ”اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایئے“ تو آپ ﷺ نے ایک ایک کو پکار کر عذابِ الٰہی سے ڈرایا.

(۱۲) جب رسول ﷺ نے دعوتِ توحید سنائی تو آپ ﷺ کو مجنون جیسے لقب سے پکارا جانا. آج بھی اگر کوئی شخص دعوتِ توحید دے تو اس کو بھی ایسے ہی القاب سے پکارا جاتا ہے.

(۱۳) رسول اللہ ﷺ کا قریبی اور غیر قریبی سب کو علی الاعلان یہ فرمانا کہ میں تم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا. یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بھی فرمایا کہ ”دیکھو میں تم کو بھی عذابِ الٰہی سے نہ بچا سکوں گا“. سید المرسلین ﷺ کا سیدۃ نساء العالمین فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس صراحت سے کہنا کہ میں تم کو اللہ کے عذاب سے محفوظ نہ رکھ سکوں گا. انسان کا یہ ایمان اور یقین کہ رسول ﷺ کی زبان مبارک سے سوائے حق کے دوسری بات نہیں نکلی.

مندرجہ بالا صراحت کی روشنی میں آج کے حالات پر غور کیجئے، جن میں عوام ہی نہیں بعض خواص بھی مبتلا ہیں، تو آپ کو صحیح توحید صاف طور پر سمجھ میں آجائے گی، اور دین کی بے بسی بھی واضح ہو جائے گی.

Www.IslamicBooks.Website

باب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ﴾ ''حتیٰ کے جب لوگوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوگی تو وہ پوچھیں گے تمہارے رب نے کیا جواب دیا. وہ کہیں گے ٹھیک جواب ملا ہے' اور وہ بزرگ و برتر ہے''. (سبأ: ۲۳)

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی بات کا فیصلہ صادر فرماتا ہے' تو مارے ڈر اور خوف کے فرشتے اللہ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کی بنا پر اپنے پروں کو پھڑ پھڑانے لگتے ہیں' اور اللہ کے کلام کی آواز ایسی واضح اور زور دار ہوتی ہے جیسے صاف اور نرم پتھر سے لوہے کی زنجیر ٹکرائے. یہ آواز ان فرشتوں کے دلوں میں اُتر جاتی ہے.

جب ان کو گھبراہٹ اور غشی سے افاقہ ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں' اللہ نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں' جو کچھ فرمایا وہ حق ہی ہے اور وہ بہت ہی بلند اور بڑا ہے. چنانچہ اس کلام ربّانی کو شیطان چوری چھپے سننے کی کوشش کرتا ہے' اور شیاطین صف بصف زمین سے آسمان تک اوپر تلے سننے پر آمادہ رہتے ہیں.

راوی حدیث سفیان رحمہ اللہ نے شیاطین کے صف بصف اوپر تلے ہونے کی حالت کو اپنا ہاتھ ٹیڑھا کر کے اور انگلیوں میں فاصلہ دے کر بتایا کہ اس طرح کھڑے ہوتے ہیں.

جب سب سے اوپر والا شیطان کوئی بات سنتا ہے تو وہ اپنے سے نیچے والے کو بتاتا

Www.IslamicBooks.Website

ہے' اور وہ اپنے سے نیچے والے کو بتاتا ہے' یہاں تک کہ وہ ساحر یا کاہن کو بتا دیتا ہے. پس بسا اوقات کاہن کو بتانے سے پہلے ہی آگ کا شعلہ اس کو جلا دیتا ہے اور کبھی اسے بتانے کے بعد اُس پر آکر گرتا ہے. پس کاہن ایک بات کے ساتھ سو جھوٹ ملاتا ہے. پھر اگر کوئی بات سچی ہو جاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ کیا فلاں دن کاہن نے ہم سے یہ بات نہیں کہی تھی؟ چنانچہ صرف ایک سچی بات کی وجہ سے جو آسمان سے سنی گئی تھی' کاہن کو سچا سمجھا جاتا ہے".

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ جب کسی حکم کی وحی کرنا چاہتا ہے تو کلام کرتا ہے جس کی آواز سنتے ہی تمام آسمانوں پر اللہ کے خوف سے کپکپی اور دہشت طاری ہو جاتی ہے.

پھر جب اسے آسمان والے سنتے ہیں تو ان پر غشی جیسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور سجدے میں گر پڑتے ہیں' پھر سب سے پہلے جبریل علیہ السلام سر اٹھاتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے گفتگو فرماتا ہے' پھر جس آسمان سے جبریل علیہ السلام فرشتوں کے پاس سے گذرتے ہیں تو وہ دریافت کرتے ہیں کہ ہمارے رب نے کیا ارشاد فرمایا؟ جبریل علیہ السلام جواب دیتے ہیں کہ حق ہی فرمایا ہے' اور وہ بہت بلند اور بڑا ہے.

پس تمام فرشتے وہی بات کہتے ہیں جو جبریل علیہ السلام نے کہا تھا. پھر جبریل علیہ السلام اس وحیِ الٰہی کو جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے پہنچا دیتے ہیں".

اس باب میں مندجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) آیت کریمہ "حَتّٰی إِذَا فُزِّعَ" کی تفسیر.

(۲) آیت "حَتّٰی إِذَا فُزِّعَ" ابطالِ شرک پر دلیل ہے' خصوصاً اس شرک پر جس کا تعلق

Www.IslamicBooks.Website

صلحائے اُمّت سے ہے' اور یہی وہ آیت ہے جو انسان کے دل سے شرکیہ عقائد کی جڑیں کاٹتی ہے.

(۳) آیت "قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ" کی تفسیر و توضیح.

(۴) فرشتوں کے سوال کرنے کا سبب.

(۵) فرشتوں کے سوال کے بعد جبریل علیہ السلام ان کو جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات فرمائے ہیں.

(۶) اس بات کی وضاحت کہ غشی کی کیفیت کے بعد سب سے پہلے حضرت جبریل علیہ السلام اپنا سر اٹھاتے ہیں.

(۷) ہر آسمان کے فرشتے جبریل علیہ السلام سے سوال کرتے ہیں' اور وہ سب کو جواب دیتے ہیں.

(۸) بے ہوشی اور غشی تمام آسمانوں کے فرشتوں پر طاری ہو جاتی ہے.

(۹) اللہ تعالیٰ کے کلام سے آسمانوں کا لرزنا.

(۱۰) وحی الٰہی کو صرف جبریل علیہ السلام (اللہ تعالیٰ جہاں چاہتا ہے) پہنچاتے ہیں.

(۱۱) شیاطین کے چوری چھپے کلامِ الٰہی کو سننے کا ذکر.

(۱۲) شیاطین کے صف بصف ایک دوسرے کے اوپر تلے کھڑے ہونے کی صورت اور کیفیت.

(۱۳) شیاطین پر آگ کا شعلہ.

(۱۴) بعض اوقات شیاطین کے سننے سے پہلے ہی آگ کا شعلہ ان کو خاکستر بنا دیتا ہے' اور بعض اوقات وہ سننے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور شعلہ کی زد میں آنے سے پہلے ہی اپنے انسانی دوست کے کان میں ڈال دیتے ہیں.

Www.IslamicBooks.Website

(۱۵) بعض اوقات کاہن بھی ٹھیک بات بتا دیتا ہے.
(۱۶) کاہن اگر ایک بات صحیح بتاتا ہے تو اس کے ساتھ سو جھوٹ بھی ملا دیتا ہے.
(۱۷) کاہن کے جھوٹ کو لوگ صرف اس لئے صحیح تسلیم کر لیتے ہیں کہ اس نے ایک سچی بات بھی تو کہی تھی، اور وہ بھی آسمان سے سنی گئی تھی.
(۱۸) نفوسِ انسانی باطل کو بہت جلد قبول کر لیتے ہیں. غور کیجئے کہ انسان کاہن کی صرف ایک سچی بات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اسے سچا تسلیم کر لیتا ہے، لیکن اس کے سو جھوٹ کی کوئی پرواہ نہیں کرتا؟
(۱۹) شیاطین ایک دوسرے سے سن کر اسے یاد کر لیتے ہیں اور اس سے بعض دوسرے جھوٹوں کے صحیح ہونے پر استدلال کرتے ہیں.
(۲۰) اللہ تعالیٰ کی صفات کا اثبات، برخلاف اشاعرہ معطّلہ کے، جو ان کی تاویل کرتے ہیں.
(۲۱) یہ کپکپی اور غشی اللہ تعالیٰ کے خوف سے طاری ہوتی ہے.
(۲۲) تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں گر جاتے ہیں.

☆☆☆☆

باب
شفاعت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوا إِلَى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلاَ شَفِيعٌ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ(٥١)﴾ "اور اے محمد (ﷺ) آپ اس (علم وحی) کے ذریعہ سے ان لوگوں کو نصیحت کیجئے جو اس بات کا خوف

Www.IslamicBooks.Website

رکھتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے کبھی اس حال میں پیش کئے جائیں گے کہ اس کے سوا وہاں کوئی (ایسا ذی اقتدار) نہ ہوگا' جو ان کا حامی اور مددگار ہو' یا ان کی سفارش کرے شاید کہ (اس نصیحت سے متنبہ ہوکر) وہ خدا ترسی کی روش اختیار کرلیں". (الأنعام:۵۱)

نیز ارشاد ہے: ﴿قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا﴾ "اے میرے نبی! آپ کہہ دیجئے کہ شفاعت ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے". (الزمر:۴۴)

نیز ارشاد ہے ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ﴾ "کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرسکے"؟ (البقرہ:۲۵۵)

نیز فرمایا ہے: ﴿وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمٰوَاتِ لاَ تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلاَّ مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ (٢٦)﴾ "آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے موجود ہیں' ان کی شفاعت کچھ بھی کام نہیں آسکتی جب تک کہ اللہ کسی ایسے شخص کے حق میں اس کی اجازت نہ دے جس کے لئے وہ کوئی عرضداشت سننا چاہے اور اس کو پسند کرے". (النجم:۲۶)

نیز فرمایا: ﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لاَ يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوَاتِ وَلاَ فِي الأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ (٢٢) وَلاَ تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلاَّ لِمَنْ أَذِنَ لَهُ﴾ "(اے نبی ﷺ)! ان مشرکین سے) کہئے کہ پکار دیکھو اپنے ان معبودوں کو جنہیں تم اللہ کے سوا اپنا معبود سمجھے بیٹھے ہو. وہ نہ آسمانوں میں کسی ذرہ برابر چیز کے مالک ہیں نہ زمین میں. وہ آسمان وزمین کی ملکیت میں شریک بھی نہیں ہیں' ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار بھی نہیں ہے.

اور اللہ کے حضور کوئی شفاعت بھی کسی کے لئے نافع نہیں ہوسکتی بجز اس شخص کے' جس کے لئے اللہ نے سفارش کی اجازت دی ہو. (سبأ:۲۲-۲۳)

Www.IslamicBooks.Website

شیخ الاِسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے ان تمام باتوں کی نفی کر دی ہے جنہیں مشرکین بطورِ دلیل پیش کرتے ہیں، اور خصوصاً اس بات کی نفی کر دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو آسمان و زمین میں، کسی قسم کی قدرت کا کچھ حصہ حاصل ہے، یا وہ اللہ کی کچھ مدد کرتے ہیں.

اب صرف شفاعت باقی رہ گئی، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے صراحت کر دی ہے کہ وہ صرف اس شخص کے لئے مفید ہوگی، جس کے لئے اللہ تعالیٰ شفاعت کئے جانے کی اجازت دے گا، جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى﴾ ”وہ کسی کی سفارش نہیں کریں گے، بجز اُس کے جس کے حق میں سفارش سننے پر اللہ راضی ہو گا“. (الأنبیا:۲۸)

یہی وہ شفاعت ہے جس کے حصول کا مشرکین اپنے بارے میں اعتقاد رکھتے ہیں، اور جو قیامت کے دن انہیں حاصل نہیں ہوگی، جیساکہ قرآن نے اس کی تردید کر دی ہے.

نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ وہ آگے بڑھ کر اپنے رب کو سجدہ کریں گے، اور اس کی حمد و ثنا بیان کریں گے (آپ فوراً ہی شفاعت نہیں کریں گے) تو آپ سے کہا جائے گا کہ آپ اپنا سر اٹھایئے، اور کہئے، آپ کی بات مانی جائے گی، اور مانگئے آپ کو دیا جائے گا، اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یارسول اللہ، وہ کون خوش نصیب ہے جو آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق ہو گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جو اپنے دل کی گہرائیوں سے کلمہ ’لا الہ الا اللہ‘ کا اقرار کرے گا“.

پس ثابت ہوا کہ یہ شفاعت ان کو حاصل ہوگی جو مخلص ہوں گے اور وہ بھی اللہ

Www.IslamicBooks.Website

تعالیٰ کی اجازت سے حاصل ہوگی، اور یہ شفاعت مشرک کو حاصل نہیں ہوگی۔

مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلص اہل توحید پر فضل و کرم فرمائے گا، اور انہیں اس ذات گرامی ﷺ کی دعا کی وجہ سے معاف کر دے گا جنہیں وہ شفاعت کرنے کی اجازت دے گا، تاکہ وہ انہیں عزت بخشے، اور تاکہ وہ مقام محمود پر سرفراز ہوں۔

پس وہ شفاعت جس کی قرآن نے نفی کی ہے۔ وہ شفاعت ہے جس میں شرک کی آمیزش ہوگی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی کئی آیتوں میں صرف اپنی اجازت سے شفاعت کو ثابت کیا ہے۔

اور نبی کریم ﷺ نے واضح طور پر بیان کر دیا ہے کہ وہ شفاعت صرف اہلِ توحید اور اہلِ اخلاص کے لئے ہوگی"۔ (شیخ الاسلام کا کلام یہاں ختم ہوگیا)

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) چند آیتوں کی تفسیر۔

(۲) وہ شفاعت جس کی تردید کی گئی ہے۔

(۳) وہ شفاعت جو ثابت کی گئی ہے۔

(۴) شفاعت کبریٰ کا ذکر جسے مقام محمود کہتے ہیں۔

(۵) نبی کریم ﷺ کے طریقے کا بیان، کہ آپ فوراً ہی شفاعت نہیں کرنے لگیں گے، بلکہ سجدہ کریں گے، اور جب آپ کو اجازت مل جائے گی تو شفاعت کریں گے۔

(۶) کون خوش نصیب لوگ اس شفاعت کے زیادہ حقدار ہوں گے۔

(۷) یہ شفاعت اسے حاصل نہیں ہوگی، جو اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک ٹھہرائے گا۔

(۸) شفاعت کی حقیقت۔

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ...... الآية﴾ "اے میرے نبی، آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے ہیں، مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور وہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت قبول کرنے والے ہیں". (القصص:۵۶)

بخاری و مسلم نے سعید بن مسیّب سے روایت کی ہے، انہوں نے اپنے باپ مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت آیا تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے، وہاں عبد اللہ بن امیہ اور ابو جہل پہلے سے موجود تھے، آپ ﷺ نے کہا، اے میرے چچا، آپ لا الہ الا اللہ کہہ دیجئے، صرف ایک کلمہ جسے، میں اللہ کے حضور آپ کی شفاعت کے لئے دلیل بنا سکوں. تو ان دونوں نے کہا! کیا تم عبد المطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ نبی کریم ﷺ نے اپنی بات دہرائی، تو ان دونوں نے بھی اپنی بات دہرائی. چنانچہ آخری بات جو ابو طالب نے کہی، وہ یہ تھی کہ: "ہاں، میں عبد المطلب کے دین پر ہی باقی رہوں گا" اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا. تو آپ ﷺ نے کہا کہ: "جب تک مجھے روک نہ دیا جائے، میں آپ کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا" تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى﴾ کہ "نبی کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں، زیبا نہیں ہے کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں، چاہے وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں". (التوبہ:۱۱۳)

اور ابو طالب کے بارے میں اللہ نے نازل فرمایا: ﴿إِنَّكَ لا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ(٥٦)﴾ کہ "اے

Www.IslamicBooks.Website

میرے نبی، آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے، مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور وہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت قبول کرنے والے ہیں۔ (القصص:٥٦)

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(١) باری تعالیٰ کے قول ﴿إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ﴾ کی تفسیر۔

(٢) باری تعالیٰ کا قول ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ﴾ کی تفسیر۔

(٣) یہ بہت اہم مسئلہ ہے: ابو طالب سے نبی کریم ﷺ کا کہنا کہ "آپ لا الہ الا اللہ کہہ دیجئے" اور اس کا انکار کر دینا، ان لوگوں کی رائے کے خلاف ہے جو علم کا دعویٰ کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ بغیر اخلاص، لا الٰہ اِلّا اللہ کا صرف زبانی اقرار نجات کا سبب ہو گا۔

(٤) جب نبی کریم ﷺ کسی سے کہتے تھے "لا الہ الا اللہ" کہو تو آپ کی مراد کیا ہوتی تھی۔ ابو جہل اور اس کے ساتھی اسے خوب جانتے تھے۔ پس اللہ ان لوگوں کا بُرا کرے جن کے مقابلے میں ابو جہل اسلام کی بنیادی بات کو زیادہ سمجھتا تھا۔

(٥) نبی کریم ﷺ کی انتہائی کوشش کہ آپ کے چچا اسلام لے آتے۔

(٦) ان لوگوں کی تردید جو عبد المطلب اور اس کے باپ دادوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

(٧) اس بات کا ثبوت کہ آپ ﷺ نے ابو طالب کے لئے دعائے مغفرت کی، لیکن اس کی مغفرت نہیں کی گئی، بلکہ آپ ﷺ کو اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے سے روک دیا گیا۔

Www.IslamicBooks.Website

(٨) بُرے ساتھیوں کی صحبت سے آدمی کو نقصان پہنچتا ہے.

(٩) باپ دادوں اور بڑوں کی تعظیم میں غلو کرنے سے آدمی کو نقصان پہنچتا ہے.

(١٠) ابو جہل نے باپ دادوں کے دین کو اپنے لئے دلیل بنایا' جس کے سبب باطل پرست شبہ میں مبتلا ہوئے' اور اسی کی طرح باپ دادوں کے طور طریقے کو اپنے لئے دلیل بنایا.

(١١) اس بات کا ثبوت کہ عمل کا دارومدار خاتمہ بالخیر پر ہے. اگر ابو طالب کلمہ طیبہ کا اقرار کر لیتا تو اس کے لئے مفید ہوتا.

(١٢) یہ بات قابلِ غور ہے کہ گمراہوں کے نزدیک "باپ دادوں کے طور طریقے پر جمے رہنا" بہت اہم بات ہے. اسی لئے تو ابو طالب کے اس واقعہ میں آتا ہے کہ ابو جہل' اس کے ساتھی اور ابو طالب نے' نبی کریم ﷺ کی انتہائی کوشش کے باوجود' ہر بار اسی کو بطور دلیل پیش کیا. یعنی یہ بات ان کے نزدیک بہت بڑی اور یہ دلیل بہت واضح تھی. اسی لئے انہوں نے اس کے سوا اور کسی دلیل کی ضرورت محسوس نہیں کی.

☆☆☆☆

باب

اس بات کا بیان کہ بنی آدم کے کفر کرنے اور دین صحیح کے چھوڑنے کا حقیقی سبب نیک لوگوں کے بارے میں غلو ہے.

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لاَ تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ﴾ کہ "اے اہل کتاب' اپنے دین میں غلو نہ کرو' اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب

Www.IslamicBooks.Website

نہ کرو"۔ (النساء:۱۷۰)

اور صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ ءَالِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا (۲۳) ﴾ "انہوں نے کہا ہرگز نہ چھوڑو اپنے معبودوں کو اور نہ چھوڑو وَدّ اور سُواع کو' اور نہ یغوث' یعوق اور نسر کو"۔ (نوح: ۲۳) کی تفسیر یہ آئی ہے کہ: "یہ سب قومِ نوح کے صالح لوگوں کے نام تھے۔ جب وہ مر گئے تو شیطان نے ان کی قوم کو یہ بات سمجھائی کہ یہ نیک لوگ جس جگہ بیٹھے تھے وہاں بطورِ یادگار پتھر نصب کرو' اور اس پتھر کو ان کے نام سے پکارو' چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا' لیکن ان کی پرستش نہیں کی' جب وہ لوگ ہلاک ہو گئے' اور ان کی اولاد علمِ دین سے بے بہرہ ہو گئی' تو ان پتھروں کی پوجا ہونے لگی"۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ کہتے ہیں "بہت سے سلف صالحین کا قول ہے کہ جب ان کے نیک لوگ مر گئے' تو انہوں نے ان کی قبروں کی مجاوری شروع کر دی' پھر ان کے مجسّمے بنائے' اور اسی حال میں طویل مدت گذرنے کے بعد ان کی عبادت کرنے لگے"۔

بخاری و مسلم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' رسول ﷺ نے فرمایا کہ: "میری تعریف میں مبالغہ نہ کرنا' جس طرح نصرانیوں نے عیسیٰ بن مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا تھا۔ میں تو اللہ کا ایک بندہ ہوں' مجھے تم لوگ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے' رسول ﷺ نے فرمایا کہ: "تم لوگ غلو سے بچو' تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے' انہیں غلو نے ہی ہلاک کیا تھا"۔

اور صحیح مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "دین میں غلو کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین بار کہی"۔

Www.IslamicBooks.Website

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں : :

(۱) جو شخص اس باب کو اور اس کے بعد کے دو بابوں کو سمجھ لے گا' اسے معلوم ہو جائے گا کہ اسلام کتنا اجنبی ہو چکا ہے' اور یہ کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کے دلوں کو الٹنے پھیرنے پر محیّر العقول قدرت رکھتا ہے.

(۲) اس بات کا علم کہ سر زمین پر پہلا شرکیہ عمل نیک لوگوں کے بارے میں غلو کی وجہ سے کیا گیا.

(۳) وہ پہلی چیز، جس کے ذریعہ انبیائے کرام کے دین میں تحریف پیدا کی گئی' اور اس کا سبب کیا تھا' حالانکہ لوگوں کو معلوم تھا کہ ان انبیا کو اللہ نے بھیجا تھا.

(۴) لوگ بدعتوں کو اس کے باوجود قبول کر لیتے ہیں کہ اللہ کی شریعت اور فطرتِ سلیم ان کی تردید کرتی ہے.

(۵) ان تمام خرابیوں کا سبب' حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کرنا ہوتا ہے. شروع میں لوگ نیکوں سے محبت کرتے ہیں' پھر اہلِ علم میں سے کچھ لوگ کوئی کام بھلائی کی نیت سے کرتے ہیں' لیکن جو لوگ ان کے بعد آتے ہیں وہ غلط فہمی کی وجہ سے کچھ اور سمجھ بیٹھتے ہیں.

(۶) سورۂ نوح کی آیت : ۲۳ کی تفسیر.

(۷) انسان کی طبیعت ایسی واقع ہوئی ہے کہ حق بات کی اہمیت اس کے دل میں کم ہوتی جاتی ہے' اور باطل جڑ پکڑتا جاتا ہے.

(۸) اس میں سلف صالحین کے اس قول کی دلیل ہے کہ بدعتیں کفر تک پہنچا دیتی ہیں.

(۹) شیطان اس سے خوب واقف ہے کہ بدعت کا انجام کیا ہوتا ہے' اگرچہ بدعتی کی نیت اچھی ہی کیوں نہ ہو.

Www.IslamicBooks.Website

(۱۰) اس بات سے یہ قاعدہ کلیہ معلوم ہوا کہ ''غلو'' ممنوع ہے' اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے.

(۱۱) کسی نیک کام کی نیت سے قبر کا مجاور بننا نقصان دہ ہے.

(۱۲) اس باب میں یہ بھی معلوم ہوا کہ مجسمے بنانا ممنوع ہے' اور انہیں مٹا دینے کی حکمت بھی معلوم ہوئی.

(۱۳) شرک کو سمجھنے کے لئے اس واقعہ کا جاننا نہایت ضروری ہے. لیکن صورتِ حال یہ ہے کہ لوگ اس سے بالکل غافل ہیں.

(۱۴) سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ کہ اہلِ بدعت تفسیر و حدیث کی کتابوں میں اس واقعہ کو پڑھتے ہیں' اور اس کا مفہوم اچھی طرح سمجھتے ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتا ہے' جس کی وجہ سے آدمی کا خون اور مال حلال ہو جاتا ہے.

(۱۵) اس واقعے میں اس بات کی بھی صراحت ہے کہ قومِ نوح کے مشرکوں نے صرف شفاعت کی نیت کی تھی.

(۱۶) مشرکین اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے کہ ان کے جن علماء نے اپنے بزرگوں کے مجسمے بنائے تھے' ان کی نیت بھی یہی تھی. (کہ اللہ کے نزدیک انہیں اپنا سفارشی بنائیں)

(۱۷) ممانعتِ غلو کے باب میں نبی کریم ﷺ کی عظیم وضاحت' جو آپ ﷺ کے اس قول میں پائی جاتی ہے کہ: ''میری تعریف میں مبالغہ نہ کرنا جس طرح نصرانیوں نے عیسیٰ بن مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا تھا'' پس اللہ کی رحمتیں اور اس کا سلام ہو اس نبی پر جنہوں نے حق بات پوری صراحت کے ساتھ لوگوں تک پہنچا دی.

(۱۸) اس حدیث میں آپ ﷺ نے یہی نصیحت کی ہے کہ غلو کرنے والے ہلاک ہو جاتے ہیں.

Www.IslamicBooks.Website

(۱۹) قومِ نوح والے واقعہ میں اس بات کی صراحت ہے کہ جب اہل علم دنیا سے اٹھ گئے اور جہالت عام ہوگئی تو مجسموں کی پرستش کی جانے لگی. اس سے علم کی قدر و منزلت اور اس کے فُقدان کی خطرناکی معلوم ہوئی.

(۲۰) اہلِ علم کی موت علم کے فقدان کا سبب ہوتی ہے.

☆☆☆☆

باب

اس شخص کے بارے میں وعیدِ شدید کا بیان جو کسی مرد صالح کی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ کی عبادت کرے، پھر اس پر کیا حکم لگایا جائے گا اگر اسی مرد صالح کی ہی عبادت کرنے لگے؟

بخاری و مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول ﷺ کے سامنے ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انہوں نے سر زمین حبشہ میں دیکھا تھا، اور اس میں موجود تصویروں کی بات کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”جب ان کا کوئی نیک آدمی مر جاتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے ہیں، اور اس میں تصویریں بناتے ہیں، وہ لوگ اللہ کے نزدیک بد ترین مخلوق ہیں“. پس ان لوگوں نے دو فتنے جمع کر لئے، ایک قبر پرستی کا فتنہ، اور دوسرا تصویروں اور مجسموں کا.

بخاری و مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت کی ہے کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو اپنی ایک چادر بار بار اپنے چہرے پر ڈالنے لگے، اور جب اس سے سانس گھٹنے لگتی تو ہٹا دیتے. آپ ﷺ نے اسی حال میں فرمایا کہ ”یہود و نصاریٰ پر اللہ

Www.IslamicBooks.Website

کی لعنت ہو' انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں پر مساجد بنالئے" . عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں : آپ اپنی امت کو اس قسم کے شرکیہ اعمال سے ڈرانا چاہتے تھے . اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا تو آپ کی قبر بھی اونچی اور ظاہر کر دی جاتی' لیکن آپ کو ڈر ہوا کہ کہیں اسے سجدہ گاہ نہ بنالی جائے .

مسلم نے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضور کی وفات سے پانچ دن قبل آپ کو کہتے سنا "میں اللہ کے حضور اس بات سے اعلانِ براءت کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل (جگری دوست) ہو . اس لئے کہ اللہ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے . اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا .

آگاہ رہو کہ تم سے پہلے جو قومیں گذری ہیں وہ اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتی تھیں . آگاہ رہو کہ قبروں کو سجدے کی جگہ نہ بناؤ' میں تمہیں ایسا کرنے سے سختی کے ساتھ روکتا ہوں" . ثابت ہوا کہ آپ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں اس سے منع فرمایا' اور وفات کے وقت ایسا کرنے والوں پر لعنت بھیجی .

قبروں کے پاس نماز پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے' اگر چہ اس پر مسجد نہ بنائی گئی ہو . عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول (آپ کو ڈر ہوا کہ کہیں اسے سجدہ گاہ نہ بنالی جائے) کا یہی مفہوم ہے . اس لئے کہ صحابہ کرام سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ آپ ﷺ کی قبر کے ارد گرد مسجد بناتے .

ہر وہ جگہ جہاں نماز پڑھنے کا ارادہ کیا جاتا ہے' اسے سجدہ گاہ کا حکم دیدیا جاتا ہے' بلکہ ہر وہ جگہ جہاں نماز پڑھی جاتی ہے' اُسے مسجد کہا جاتا ہے' جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ : "زمین میرے لئے مسجد اور پاک بنادی گئی ہے" .

امام احمد نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے عمدہ سند کے ساتھ مرفوعاً روایت

Www.IslamicBooks.Website

کی ہے کہ بد ترین لوگ وہ ہوں گے جو قیامت برپا ہوتے وقت زندہ ہوں گے' اور جو قبروں کو مسجدیں بناتے ہیں. اسے ابو حاتم نے بھی اپنی کتاب الصحیح میں روایت کی ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) نبی کریم ﷺ کا اس شخص کے بارے میں شدید حکم جو کسی مرد صالح کی قبر پر مسجد بنا کر اس میں عبادت کرے' چاہے اس کی نیت کتنی ہی اچھی ہو.

(۲) مجسموں اور تصویروں کی ممانعت' اور اس پر سخت وعید.

(۳) مذکورہ بالا حکم کے بیان کرنے میں آپ ﷺ کا مبالغہ سے کام لینا مقام عبرت ہے. پہلے آپ ﷺ نے اس کی وضاحت کر دی' پھر وفات سے پانچ دن قبل مزید سختی کے ساتھ اسے بیان فرمایا. اور جب وفات کا وقت آیا تو جو کچھ پہلے کہا تھا اسی پر اکتفا نہیں کیا' بلکہ نہایت سختی کے ساتھ (قبروں پر مسجدیں بنانے سے) منع فرمایا.

(۴) آپ ﷺ نے اپنی قبر پر ایسا کرنے سے قبر پائے جانے سے پہلے ہی منع فرمادیا.

(۵) یہود و نصاریٰ کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے انبیا کی قبروں پر مسجدیں بناتے اور ان میں عبادت کرتے تھے.

(۶) یہود و نصاریٰ کے اس مشرکانہ عمل کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان پر لعنت بھیج دی.

(۷) آپ ﷺ کا مقصد' آپ کی قبر پر ایسا کرنے سے منع فرمانا تھا.

(۸) یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ کی قبر اونچی اور ظاہر نہیں کی گئی.

(۹) اس باب میں قبروں کو مسجد بنانے کا مفہوم بیان کر دیا گیا ہے.

(۱۰) آپ ﷺ نے قبروں پر مسجدیں بنانے والوں اور ان بد ترین لوگوں کا ایک ساتھ ذکر فرمایا جو قیامت برپا ہوتے وقت زندہ رہیں گے. شرک پائے جانے سے پہلے آپ

Www.IslamicBooks.Website

نے اس کے سبب کو بیان فرمایا' اور پھر اس شرک کا انجام بھی بتا دیا. (کہ وہ بدترین لوگ ہوں گے)

(۱۱) آپ ﷺ نے وفات سے پانچ دن قبل خطبہ میں اسے بیان فرمایا. اس حدیث میں اہل بدعت کے دو بدترین گروہوں روافض اور جہمیہ کی تردید ہے. بعض اہل علم نے ان دونوں جماعتوں کو مسلمانوں کے بہتّر (۷۲) فرقوں سے خارج مانا ہے. روافض کے سبب سے ہی شرک اور قبروں کی عبادت پائی گئی' سب سے پہلے انہوں نے ہی قبروں پر مسجدیں تعمیر کی.

(۱۲) نبی کریم ﷺ حالتِ نزع کی سختی سے دوچار ہوئے تھے.

(۱۳) آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنانے کا اعزاز بخشا.

(۱۴) اس بات کی صراحت کردی گئی ہے کہ مقامِ خلیل مقامِ محبت سے اعلیٰ ہے.

(۱۵) اس بات کی صراحت کردی گئی ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں سب سے افضل ہیں.

(۱۶) اس حدیث میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ ملتا ہے.

☆☆☆☆

باب

نیک لوگوں کی قبروں کی تعظیم میں غلو اُنہیں ایسے بُت بنا دیتا ہے جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے.

امام مالک نے موطا میں روایت کی ہے' رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ "اے اللہ میری قبر کو بُت نہ بنا دے جس کی عبادت کی جائے. اللہ تعالیٰ کا شدید غضب ان لوگوں پر

Www.IslamicBooks.Website

نازل ہوا جنہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مسجدیں بنالیا.

اور ابن جریر نے اپنی سند کے ساتھ سفیان سے، سفیان نے منصور سے، اور منصور نے مجاہد سے آیت کریمہ ﴿أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى﴾ کی تفسیر میں مجاہد سے روایت کی ہے کہ "لات" ایک شخص تھا جو حُجّاج کو ستّو گھول کر پلاتا تھا. وہ مر گیا، تو لوگ اس کی قبر کے گرد بیٹھ کر عبادت کرنے لگے.

ابوالجوزاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ وہ شخص حاجیوں کو ستّو گھول کر پلاتا تھا. اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اُن عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں، اور اُن لوگوں پر جو اُن پر مسجدیں بناتے اور چراغاں کرتے ہیں. (اس حدیث کو ابو داوٗد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے)

تنبیہ از مترجم: علامہ ناصر الدین البانی نے لکھا ہے کہ "اس حدیث کی سند ضعیف ہے، لیکن پہلے اور دوسرے جملہ کی تائید بہت سے شواہد سے ہوتی ہے جنہیں میں نے اپنی کتاب (تحذیر الساجد) میں بیان کیا ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) کلمۂ "اَوثان" کی تفسیر.

(۲) عبادت کا مفہوم کیا ہے.

(۳) آپ ﷺ کا اپنی قبر کے بُت بننے سے پناہ مانگنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کو اس کے وقوع پذیر ہونے کا ڈر تھا.

(۴) آپ ﷺ نے اپنی قبر کو بُت نہ بنائے جانے کی دعا کے بعد ان قوموں پر اللہ

Www.IslamicBooks.Website

کے غضب کا ذکر کیا جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔

(۵) ایسے لوگوں پر اللہ کا غضبِ شدید نازل ہوتا ہے۔

(۶) اس باب کے اہم مسائل میں سے "لات" نامی بُت کی عبادت کے طریقے کا ذکر ہے، جو بڑے بُتوں میں سے تھا۔

(۷) اس بات کا علم کہ "لات" نامی بُت، ایک مردِ صالح کی قبر کا نام تھا۔

(۸) اس بات کا بیان کہ "لات" قبر والے کا نام تھا۔

(۹) آپ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔

(۱۰) آپ ﷺ نے ان لوگوں پر لعنت بھیجی ہے، جو قبروں پر چراغاں کرتے ہیں۔

تنبیہ از مترجم: علامہ البانی لکھتے ہیں: اس حدیث کا آخری فقرہ ضعیف ہے، اور کسی دوسری روایت سے اس کی تائید نہیں ہوتی ہے۔ لیکن قبروں پر چراغاں کرنے کی حرمت کے لئے یہی دلیل کافی ہے کہ اس میں مال کا زیاں اور کافروں کی مشابہت پائی جاتی ہے۔

☆☆☆☆

باب

نبی کریم ﷺ نے توحید کی چہار دیواری کی حفاظت فرمائی اور شرک تک پہنچانے والے ہر راستے کو بند کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (۱۲۸) فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (۱۲۹)﴾ "دیکھو، تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے، جو خود تم ہی میں سے ہے۔ تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق

Www.IslamicBooks.Website

ہے. تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے. ایمان لانے والوں کے لئے وہ شفیق اور رحیم ہے. اب اگر یہ لوگ تم سے منہ پھیرتے ہیں' تو اے نبی ﷺ ان سے کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ بس کافی ہے. کوئی معبود نہیں مگر وہ' اسی پر میں نے بھروسہ کیا' اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے". (التوبہ: ۱۲۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' اور میری قبر کو عُرس کی جگہ نہ ٹھہراؤ' اور تم لوگ مجھ پر درود بھیجا کرو' تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو' تمہارا درود مجھے پہنچتا رہتا ہے".

اس حدیث کو ابو داؤد نے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں.

اور علی بن الحسین (زین العابدین) سے مروی ہے' انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی قبر کے قریب موجود ایک سوراخ سے اندر داخل ہو جاتا اور دعا کرتا. تو انہوں نے اسے منع کیا اور کہا کہ کیا میں تم لوگوں کو ایک حدیث نہ سناؤں جسے میں نے اپنے باپ سے' انہوں نے میرے دادا سے' اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ: "تم لوگ میری قبر کو عُرس کی جگہ نہ بناؤ' اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' اور مجھ پر درود و سلام بھیجتے رہو' اس لئے کہ تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو' تمہارا سلام مجھے پہنچتا رہتا ہے".

اس حدیث کو ضیاء نے اپنی کتاب (المختارہ) میں روایت کی ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورۂ البراءۃ کی آیت (۱۲۹) کی تفسیر.

Www.IslamicBooks.Website

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو توحید کی چہار دیواری سے بہت دور رکھا.

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بڑے خیر خواہ' اور حد سے زیادہ مہربانی اور شفقت کرنے والے تھے.

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبر کی زیارت کے مخصوص طریقے سے منع فرمایا ہے. اس کے باوجود اس کی زیارت افضل اعمالِ صالحہ میں سے ہے.

(۵) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے اپنی قبر کی زیارت سے منع فرمایا ہے.

(۶) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں نفل نمازوں کی ترغیب دلائی ہے.

(۷) صحابہ کرام کے نزدیک یہ بات ثابت تھی کہ مقبرہ میں نماز پڑھنی جائز نہیں ہے.

(۸) آپ نے اس ممانعت کا سبب یہ بتایا کہ مسلمان جہاں کہیں بھی ہو' اس کا درود و سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچتا رہتا ہے. اس لئے قربت کے ارادے وہم میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے.

(۹) آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالمِ برزخ میں ہیں' امت کے اعمالِ صالحہ میں سے' آپ پر درود و سلام آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے.

☆☆☆☆

باب

اس امت کے بعض افراد بتوں کی پرستش کریں گے.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا (۵۱)﴾ "کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کے علم میں

Www.IslamicBooks.Website

سے کچھ حصہ دیا گیا ہے' اور ان کا حال یہ ہے کہ وہ جبت اور طاغوت کو مانتے ہیں' اور کافروں کے متعلق کہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں سے تو یہی زیادہ صحیح راستے پر ہیں''. (النساء:۵۱)

اور فرمایا ہے ﴿قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ﴾ ''پھر کہو' کیا میں ان لوگوں کی نشاندہی کروں جن کا انجام اللہ تعالیٰ کے ہاں فاسقوں کے انجام سے بھی بدتر ہے' وہ جن پر اللہ نے لعنت کی' جن پر اس کا غضب ٹوٹا' جن میں سے بندر اور سُور بنائے گئے' جنہوں نے طاغوت کی بندگی کی''. (المائدہ:۶۰)

نیز فرمایا ہے ﴿قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا﴾ ''جو لوگ ان کے معاملات پر غالب تھے انہوں نے کہا: ہم تو ان پر ایک عبادت گاہ بنائیں گے. (الکہف:۲۱)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''تم لوگ گذشتہ امتوں کے عادات واطوار کی اس طرح پیروی کرو گے' جیسے تیر تیر کے برابر ہوتا ہے. یہاں تک کہ اگر وہ کسی سانڈھے (گوہ) کے بل میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں داخل ہو گے. لوگوں نے پوچھا' اے اللہ کے رسول! کیا ان سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: پھر کون ہو سکتے ہیں''. اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کی ہے.

اور مسلم نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''اللہ نے زمین کو میرے لئے اس طرح سمیٹ دیا کہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھا. اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین میرے لئے ہمیٹ دی گئی تھی. اور مجھے دو سرخ و سفید خزانے عطا کئے گئے. اور میں نے اپنی امت کے لئے اپنے

Www.IslamicBooks.Website

رب سے سوال کیا کہ اسے عام قحط سالی کے ذریعہ ہلاک نہ کردے' اور اس پر کوئی خارجی دشمن نہ مسلط کردے جو ان کی ہر چیز کو اپنے لئے مباح بنالے.

اور میرے رب نے کہا' اے محمد' جب میرا کوئی فیصلہ صادر ہو جاتا ہے تو اسے ٹالا نہیں جاسکتا. اور میں نے آپ کی امت کے بارے میں آپ کی یہ مانگ پوری کردی کہ میں اسے عام قحط سالی کے ذریعہ ہلاک نہیں کروں گا' اور اس پر کوئی خارجی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو اس کی جان و مال اور ہر چیز کو اپنے لئے مباح بنالے' چاہے اس کے دشمن تمام اطرافِ عالم سے اس کے خلاف اکٹھا ہو جائیں. البتہ آپ کی امت کے لوگ خود ہی ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے' اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے".

اس حدیث کو حافظ برقانی نے بھی اپنی کتاب (الصحیح) میں روایت کیا ہے' اور یہ اضافہ کیا ہے کہ "میں اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے سرداروں سے ڈرتا ہوں' اور جب ان کے درمیان تلوار چل پڑے گی تو قیامت تک بند نہیں ہوگی' اور قیامت برپا نہیں ہوگی جب تک کہ میری امت کی ایک جماعت مشرکوں سے جانہ ملے' اور جب تک میری امت کے بہت سے لوگ بُتوں کی پرستش نہ کرنے لگیں گے' اور میری امت میں تیس (۳۰) جھوٹے پیدا ہوں گے' ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے' حالانکہ میں آخری نبی ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا' اور ہر دور میں میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا' اور اللہ کی جانب سے اس کی تائید ہوتی رہے گی' جو انہیں چھوڑ دے گا' انہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچائے گا' یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا حکم یعنی قیامت آجائے گی".

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورۂ النساء کی آیت: ۵۰ کی تفسیر.

Www.IslamicBooks.Website

(۲) سورۂ المائدہ کی آیت: ۶۱ کی تفسیر

(۳) سورۂ الکھف کی آیت: ۲۱ کی تفسیر

(۴) اس باب کا سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ جِبت اور طاغوت پر ایمان لانے کا کیا مفہوم ہے؟ کیا اس سے مراد اعتقادِ قلبی ہے' یا ان کی عبادت کرنے والوں کی ظاہری موافقت کرنی ہے' اگرچہ آدمی اسے مبغوض اور باطل سمجھتا ہو؟

(۵) اہل کفر کا یہ قول کہ جو کفار اپنے کفر کو جانتے ہیں وہ مؤمنوں سے زیادہ سیدھی راہ پر ہیں.

(۶) اس باب کا مقصود یہی مسئلہ ہے کہ اس امت میں ضرور بُت پرستی پائی جائے گی' جیسا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہوا.

(۷) نبی کریم ﷺ نے صراحت کردی کہ اس امت کی طرف اپنی نسبت کرنے والے بہت سے لوگ بُتوں کی پرستش کریں گے.

(۸) سب سے زیادہ قابلِ تعجب بات ایسے لوگوں کا ظہور ہے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے' جیسا کہ مختار ثقفی نے کیا تھا' حالانکہ وہ زبان سے کلمۂ شہادت کا اقرار کرتا تھا' اور اس بات کا اظہار کرتا تھا کہ وہ اسی امت کا ایک فرد ہے' اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ برحق ہیں' اور قرآن برحق ہے. اور اسی قرآن میں ہے کہ محمد آخری نبی ہیں. اس کے باوجود لوگوں نے اس کی تصدیق کی' جبکہ دونوں باتوں میں تضاد واضح تھا. مختار صحابۂ کرام کے آخری دور میں ظاہر ہوا تھا' اور بہت سے لوگوں نے اس کی اتباع کی تھی.

(۹) نبی کریم ﷺ نے اس بات کی خوشخبری دی ہے کہ حق یکسر کبھی ختم نہیں ہوگا' جیسا کہ گذشتہ امتوں کے ساتھ ہوا' بلکہ امتِ محمدیہ کے ہر دور میں ایک گروہ حق پر قائم

Www.IslamicBooks.Website

رہے گا.

(١٠) اہل حق کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ ان کی تعداد کم ہوگی' اس کے باوجود جو انہیں چھوڑ دے گا یا ان کی مخالفت کرے گا وہ انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا.

(١١) مذکور بالا شرط (یعنی اہلِ حق کی ایک جماعت کا پایا جانا) قیامت تک پائی جاتی رہے گی.

(١٢) اس باب کی احادیث میں بڑی نشانیاں بیان کی گئی ہیں: آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ اللہ نے مشرق و مغرب کو آپ کے لئے سمیٹ دیا تھا. اور آپ ﷺ نے جس طرح خبر دی' اسی طرح وہ خبر وقوع پذیر ہوئی' جنوب و شمال میں وہ خبر نہیں واقع ہوئی. آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ کو دو خزانے عطا کیے گئے. اور آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ کی امت کے بارے میں آپ کی دو دعائیں قبول کر لی گئیں' اور آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ کی تیسری دعا نہیں قبول کی گئی' اور آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ کی امت میں تلوار چلے گی اور یہ کہ اس کے بعد نہیں رُکے گی' اور آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ اس امت میں نبوت کے دعویدار ظاہر ہوں گے' اور آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ اللہ کی جانب سے تائید حاصل کرنے والی اہلِ حق کی جماعت ہمیشہ باقی رہے گی. یہ تمام باتیں آپ کی خبر کے مطابق ظاہر ہوئیں' حالانکہ ان میں سے ہر ایک بعید از عقل معلوم ہوتی تھی.

(١٣) آپ ﷺ نے اپنی امت کے بارے میں صرف گمراہ کرنے والے سرداروں سے خوف کا اظہار کیا.

(١٤) آپ ﷺ نے بتوں کی پرستش کا مفہوم بیان کر دیا.

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

جادو سے متعلق احکام کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلاَقٍ﴾ ”اور انہیں خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار بنا' اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں“. (البقرہ: ۱۰۲)

اور فرمایا ہے: ﴿و يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ﴾ ”اور ان کا حال یہ ہے کہ وہ جِبت اور طاغوت کو مانتے ہیں“. (النساء: ۵۰)

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ (جِبت) سے مراد جادو اور (طاغوت) سے مراد شیطان ہے. اور جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ طواغیت سے مراد وہ کاہن لوگ ہیں جن پر شیطان اُترا کرتا تھا' ہر قبیلہ کا الگ کاہن ہوتا تھا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سات ہلاک کرنے والی باتوں سے بچو. صحابہ نے پوچھا' اے اللہ کے رسول' وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک بنانا' اور جادو' اور کسی آدمی کو ناحق قتل کرنا جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے' اور سود کھانا' اور یتیم کا مال کھانا' اور جنگ کے میدان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا' اور پاکدامن بھولی بھالی مومنہ عورتوں پر تہمت دھرنا.

اور جُندب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ: ”جادوگر کی سزا تلوار سے قتل کر دینا ہے. اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے' اور کہا ہے کہ ثابت یہی ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے“. (یعنی یہ جُندب کا قول ہے)

Www.IslamicBooks.Website

اور صحیح بخاری میں بجالہ بن عبدہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ ہر جادوگر مرد اور عورت کو قتل کر دو. تو ہم نے تین جادوگرنیوں کو قتل کیا. اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنی ایک لونڈی کو قتل کر دینے کا حکم دیا جس نے ان پر جادو کر دیا تھا. چنانچہ وہ قتل کر دی گئی. اور جُندب کے بارے میں بھی اسی طرح کا واقعہ ثابت ہے. امام احمد کہتے ہیں کہ تین صحابہ رسول ﷺ سے یہ بات ثابت ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورۂ بقرہ کی آیت: ۱۰۲ کی تفسیر.

(۲) سورۂ نساء کی آیت ۵۰ کی تفسیر.

(۳) جِبت اور طاغوت کی تفسیر' اور ان دونوں کے درمیان فرق.

(۴) طاغوت کبھی جنوں اور کبھی انسان میں سے ہوتا ہے.

(۵) سات ہلاک کرنے والی باتوں کا علم جن سے رسول اللہ ﷺ نے خصوصی طور پر منع فرمایا ہے.

(۶) جادوگر کافر ہوتا ہے.

(۷) جادوگر کو قتل کر دیا جائے گا' اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی.

(۸) مسلمانوں میں جادوگر عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پائے گئے' تو ان کے بعد کے زمانے کا کیا حال ہوگا؟

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب
جادو کی بعض قسموں کا بیان

امام احمد کہتے ہیں 'ہم سے محمد بن جعفر نے روایت کی ہے 'ان سے عوف بن حبان بن العلاء نے 'ان سے قطن بن قبیصہ نے 'ان سے اُن کے باپ نے روایت کی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ پرندوں کے اُڑنے سے فال لینا' زمین پر لکیریں کھینچ کر فال نکالنا' اور بد فالی جبت کی قسمیں ہیں.

عوف کہتے ہیں کہ (عِیافہ) سے مراد چڑیوں کو اُڑا کر فال نکالنا ہے. اور (طَرْق) سے مراد زمین پر لکیریں کھینچ کر فال نکالنا ہے. اور (جِبت) کے بارے میں حسن بصری کہتے ہیں کہ اس سے مراد شیطان کی چیخ ہے. اس حدیث کی سند "جیّد" ہے. اور ابو داؤد اور نسائی نے اور ابن حبان نے اپنی کتاب (الصحیح) میں اس حدیث کا صرف مرفوع حصہ روایت کیا ہے.

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے 'رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے علم نجوم کا ایک حصہ سیکھا 'اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا. اور جتنا زیادہ علمِ نجوم حاصل کرتا جائے گا' اتنا ہی جادو سیکھتا جائیگا' اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے 'اور اس کی سند صحیح ہے.

اور نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے 'جس نے گرہ ڈال کر اس میں پھونک مارا' اس نے جادو کیا' اس نے شرک کا ارتکاب کیا' اور جو شخص کسی چیز پر بھروسہ کر لیتا ہے' وہ اسی کے حوالے کر دیا جاتا ہے.

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے 'رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کیا

Www.IslamicBooks.Website

میں تمہیں بتاؤں کہ (عَضۃ) کیا ہے؟ اس سے مراد چغلی کھانا ہے، یعنی لوگوں کے درمیان شر و فساد کی بات پھیلانا ہے. اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے. اور بخاری و مسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعض طرزِ بیان جادو کا کام کرتا ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) عیافہ، طرق اور طیرہ (جن کی تشریح اوپر گذر چکی) "جبت" میں داخل ہیں.

(۲) عیافہ اور طرق کی تشریح.

(۳) علم نجوم بھی جادو کی ایک قسم ہے.

(۴) گرہ ڈال کر اس میں پھونک مارنا بھی جادو کی ایک قسم ہے.

(۵) چغلی بھی جادو کا کام کرتی ہے.

(۶) بعض فصیح طرزِ بیان بھی جادو کا کام کرتا ہے.

☆☆☆☆

باب

کاہنوں اور انہی جیسے لوگوں سے متعلق احکام کا بیان

امام مسلم نے اپنی کتاب (الصحیح) میں نبی کریم ﷺ کی بعض ازواجِ مطہرات سے روایت کی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس آکر اس سے کوئی بات پوچھتا ہے اور اس کی باتوں کو مانتا ہے، اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کی جاتی ہیں".

Www.IslamicBooks.Website

ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''جو شخص کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرتا ہے، وہ گویا اس چیز کا انکار کر دیتا ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے''. اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کی ہے.

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے، اور حاکم نے بھی روایت کی ہے، اور کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرطوں کے مطابق صحیح ہے کہ جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرتا ہے، وہ گویا اس چیز کا انکار کر دیتا ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے.

ابو یعلیٰ نے سندِ جیّد کے ساتھ اسی جیسی موقوف حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے.

اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو فال نکالے یا جس کے لئے فال نکالا جائے، یا جو غیب کی خبر دے یا جس کے لئے غیب کی خبر دی جائے، یا جادو کرے یا جس کے لئے جادو کا عمل کیا جائے. اور جو شخص کسی کاہن کے پاس آتا ہے، اور اس کے قول کی تصدیق کرتا ہے وہ گویا اس چیز کا انکار کر دیتا ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے''. اس حدیث کو بزّار نے سندِ جیّد کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور اس حدیث کو طبرانی نے اپنی کتاب (الأوسط) میں اسنادِ حسن کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، لیکن اس میں (من اَتی کاھناً) سے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں.

بغوی کہتے ہیں کہ ''عرّاف'' اسے کہتے ہیں جو پوشیدہ معاملات کے جاننے کا دعویٰ کرے، بایں طور کے چند قرائن کے ذریعے چوری ہوگئی چیز اور گمشدہ چیز کی جگہ بتائے، یا

Www.IslamicBooks.Website

اسی طرح کے کسی پوشیدہ معاملے کی خبر دے.

بعض نے کہا ہے کہ "عرّاف" سے مراد کاہن ہے' اور کاہن اسے کہتے ہیں جو مستقبل کے غیبی امور کی اطلاع دے. اور بعض دوسرے لوگوں کا خیال ہے کہ کاہن وہ ہے جو دل کی باتیں بتاتا ہے.

اور ابو العباس ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عرّاف کا اطلاق کاہن' نجومی' علمِ رَمَل والے اور ان لوگوں پر ہوتا ہے جو ان طریقوں سے غیبی امور کے جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں.

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جو لوگ (أبجد) لکھ کر اور ستاروں کے ذریعے غیب کی باتیں جاننے کی کوشش کرتے ہیں' میں (قیامت کے دن) اللہ کے نزدیک ان کے لئے کوئی اچھا بدلہ نہیں سمجھتا ہوں.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) کاہن کی تصدیق اور قرآن پر ایمان دونوں باتیں جمع نہیں ہوسکتی ہیں.

(۲) اس بات کی صراحت کہ کاہن کی تصدیق کفر ہے.

(۳) اس آدمی کا حکم جس کے لئے کہانت کی جائے.

(۴) اس آدمی کا حکم جس کے لئے فال نکالا جائے.

(۵) اس آدمی کا حکم جس کے لئے جادو استعمال کیا جائے.

(۶) اس آدمی کا حکم جو (ابجد) لکھ کر غیب کی باتیں بتاتا ہے.

(۷) کاہن اور عرّاف کے درمیان کیا فرق ہے.

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

جادو اُتارنے سے متعلق احکام کا بیان

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے (نُشرہ) یعنی جادو اُتارنے کے بارے میں پوچھا گیا' تو آپ نے فرمایا کہ یہ شیطانی عمل ہے. اس حدیث کو امام احمد نے سند جیّد کے ساتھ روایت کیا ہے. اور ابو داؤد نے بھی روایت کی ہے' اور کہا ہے کہ امام احمد سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا کہ عبداللہ بن مسعود ان باتوں کو بُرا جانتے تھے.

اور صحیح بخاری میں قتادہ سے مروی ہے' انہوں نے کہا کہ میں نے سعید بن المسیّب سے پوچھا کہ اگر کسی آدمی پر جادو کر دیا گیا ہو' یا اسے اس کی بیوی سے کسی ٹوٹکے کے ذریعہ الگ کر دیا گیا ہو' تو کیا اس کا جادو اتارنا جائز ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے. اس لئے کہ مقصود اصلاح کرنی ہے' جو چیز نفع بخش ہو اس کی ممانعت نہیں آئی ہے.

حسن بصری سے مروی ہے' انہوں نے کہا کہ جادو کو جادوگر ہی اُتار سکتا ہے.

ابن القیم کہتے ہیں کہ (نُشرہ) سے مراد جادو کئے گئے آدمی سے جادو اُتارنا ہے.
اور اس کی دو قسمیں ہیں: ایک تو یہ ہے کہ اسے اسی جیسے جادو کے ذریعہ اُتارا جائے' اور یہ شیطانی عمل ہے. اور حسن بصری کے قول سے یہی مراد لیا جائے گا. اس صورت میں جادو اُتارنے والا اور وہ شخص جس سے جادو اُتارا جاتا ہے' دونوں ہی شیطان کے پسندیدہ اعمال کے ذریعہ اس سے قربت حاصل کرتے ہیں' تو وہ جادو کئے گئے آدمی سے اپنا اثر ختم کر دیتا ہے. ''نُشرہ'' کی دوسری قسم یہ ہے کہ جھاڑ پھونک' اور اللہ کے ذریعہ شیطان کے عمل

Www.IslamicBooks.Website

سے پناہ مانگنے والی دعاؤں' دواؤں اور جائز دعاؤں کے ذریعہ اُسے اُتارا جائے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) (نُشرہ) یعنی جادو کے ذریعہ جادو اُتارنے کی ممانعت

(۲) جائز اور ممنوع (نُشرہ) کے درمیان فرق

☆☆☆☆

باب
بدشگونی سے متعلق احکام کا بیان

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ "درحقیقت اُن کی فالِ بد تو اللہ تعالیٰ کے پاس تھی، مگر اُن میں سے اکثر بے علم تھے". (الأعراف:۱۳۱)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿قَالُوا طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ أَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ﴾ "رسولوں نے جواب دیا: تمہاری فالِ بد تمہارے اپنے ساتھ لگی ہوئی ہے' کیا یہ باتیں تم اس لئے کرتے ہو کہ تمہیں نصیحت کی گئی؟! اصل بات یہ ہے کہ تم حد سے گذرے ہوئے لوگ ہو". (یٰسٓ:۱۹)

اور ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "نہ کوئی بیماری چِٹنے والی ہوتی ہے' اور نہ بدشگونی کوئی چیز ہے' اور نہ الّو کے بولنے کا اثر ہوتا ہے' اور نہ صفر کے مہینے کا کوئی مخصوص اثر ہے". امام مسلم نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے: "اور نہ نچھتّر کوئی چیز ہے' اور نہ بھوت".

اور بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا کہ: "نہ کوئی بیماری پٹنے والی ہوتی ہے' اور نہ بدشگونی کوئی چیز ہے. البتہ نیک فال لینا مجھے پسند ہے". صحابہ نے پوچھا کہ نیک فال کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: "اچھی بات".

اور ابو داؤد نے عقبہ بن عامر سے بسندِ صحیح روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک "فال بد" کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ سب سے بہتر "نیک فال" ہے. اور بد فالی مسلمان کو کسی کام سے نہیں روکتی ہے. پس جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کہے کہ اے اللہ تیرے سوا کوئی بھلائیاں نہیں لاتا' اور نہ تیرے سوا کوئی برائیوں کو دور کرتا ہے' اور نہ تیرے بغیر کسی کی کوئی طاقت و قوت ہے.

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "بد فالی شرک ہے' بد فالی شرک ہے. اور ہم میں سے ہر ایک کے دل میں اس قسم کا وہم پیدا ہوتا ہے' لیکن اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے سے یہ چیز دور ہو جاتی ہے". اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور ترمذی نے اُسے صحیح کہا ہے' اور آخری جملہ (اور ہم میں سے ہر ایک کے دل میں...... آخر تک) کو عبداللہ بن مسعود کا قول بتایا ہے.

اور امام احمد نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "جسے بد فالی نے کسی کام سے روک دیا' وہ شرک کا مرتکب ہو گیا". لوگوں نے پوچھا کہ اس کا کفارہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: "یوں کہے کہ اے اللہ' تیری بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں' اور تیری چڑیا کے سوا کوئی چڑیا نہیں' اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں". اور مسند احمد ہی میں فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے: "بد فالی یہ ہے کہ وہ تمہیں کسی کے کام کرنے پر آمادہ کرے یا اس سے روک دے".

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورۂ اعراف کی آیت ﴿أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا

Www.IslamicBooks.Website

یَعْلَمُونَ﴾ اور سورۂ یٰسٓ کی آیت ﴿قَالُوا طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ أَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ(۱۹)﴾ کے ذریعہ نیک اور بد فالی کی وضاحت.

(۲) کوئی بیماری خود سے پٹنے والی نہیں ہوتی ہے.

(۳) اسلام میں بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں ہے.

(۴) الّو کے بولنے کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا ہے.

(۵) ماہِ صفر بھی بذاتِ خود اپنے اندر کوئی اثر نہیں رکھتا ہے.

(۶) نیک فال لینا اچھی چیز ہے.

(۷) نیک فال کی وضاحت

(۸) بد فالی کا وہم (نہ چاہتے ہوئے بھی) دل میں پیدا ہونا نقصان دہ نہیں ہے' بلکہ اللہ پر توکّل کرنے سے وہ وہم دور ہو جاتا ہے.

(۹) جس کے دل میں ایسا وہم پیدا ہو وہ کیا کہے؟

(۱۰) اس بات کی صراحت کہ بد فالی شرک ہے.

(۱۱) مذموم بد فالی کی تفسیر.

☆☆☆☆

باب

علمِ نجوم سے متعلق احکام کا بیان

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب (الصحیح) میں قتادہ کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین مقاصد کے لئے پیدا کیا ہے. یہ آسمان کے لئے زینت ہیں' اور ان کے ذریعے شیطانوں کو مارا جاتا ہے' اور نشانیاں ہیں جن سے راستے اور سمت

Www.IslamicBooks.Website

معلوم کئے جاتے ہیں. جو شخص ان ستاروں کا کوئی اور مقصد سمجھے گا وہ غلطی پر ہوگا اور نقصان اٹھائے گا، اور جس بات کا اُسے علم نہیں اُسے جاننے کی زحمت اٹھائیگا. (انتہیٰ)

قتادہ چاند کی منزلوں کا علم حاصل کرنا مکروہ سمجھتے تھے اور سفیان بن عیینہ نے اس کی اجازت نہیں دی ہے. اور احمد اور اسحاق نے ان منازل کا علم حاصل کرنا جائز قرار دیا ہے.

اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ نے فرمایا کہ: ''تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے. ہمیشہ شراب پینے والا، رشتوں کو توڑنے والا، اور جادو کی تصدیق کرنے والا''. اس حدیث کو احمد نے مسند میں اور ابن حبان نے اپنی کتاب (الصحیح) میں روایت کی ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) ستاروں کی تخلیق کی حکمت.

(۲) ان لوگوں کی تردید جو مذکورہ بالا تین مقاصد کے سوا ستاروں کے بارے میں کچھ اور اعتقاد رکھتے ہیں.

(۳) چاند کی منزلوں کا علم حاصل کرنے کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے.

(۴) ان لوگوں کے لئے جنت میں داخل نہ ہونے کی وعید جو جادو کی تصدیق کرتے ہیں، خواہ اُسے باطل ہی سمجھتے ہوں.

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

نچھتّروں سے بارش طلب کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (۸۲)﴾ "اور اس نعمت میں اپنا حصہ تم نے یہ رکھا ہے کہ اُسے جھٹلاتے ہو". (الواقعہ: ۸۲)

اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے 'رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"میری امت کے لوگوں میں جاہلیت کی چار باتیں پھیل جائیں گی جنہیں وہ نہیں چھوڑیں گے: حسب ونسب پر فخر کرنا' دوسروں کے نسب میں عیب نکالنا' ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا' اور مُردوں پر نوحہ کرنا". آپ ﷺ نے مزید فرمایا کہ: "اگر نوحہ کرنے والی عورت موت سے پہلے توبہ نہیں کر لیتی' تو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائی جائے گی کہ تارکول کا لمبا کُرتا اور خارش کا کُرتا پہنے ہوگی". اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے.

اور صحیحین میں زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز مقامِ حدیبیہ میں رات کے وقت بارش ہونے کے بعد پڑھائی. جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ صحابہ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے. تو آپ نے کہا: اللہ نے کہا ہے کہ میرے بندوں میں سے بعض نے مجھ پر حالتِ ایمان میں صبح کی ہے' اور بعض نے حالتِ کفر میں. پس جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہمارے لئے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا اور ستاروں میں کسی قسم کی قدرت کا انکار کرنے والا ہے. اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں نچھتّروں کی وجہ سے بارش ہوئی ہے تو وہ میرا انکار کرنے والا' اور ستاروں میں قدرت پر ایمان رکھنے والا ہے".

Www.IslamicBooks.Website

اس معنیٰ کی ایک حدیث صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے' اس میں آیا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا فلاں اور فلاں پچھتر سچا ثابت ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت نازل فرمائی: ﴿ فلاَ أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ (۷۵) وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ (۷٦) إِنَّهُ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ (۷۷) فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ (۷۸) لاَيَمَسُّهُ إِلاَّ الْمُطَهَّرُونَ (۷۹) تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۸۰) أَفَبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ (۸۱) وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (۸۲) ﴾ ''پس میں قسم کھاتا ہوں تاروں کے مواقع کی' اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے' کہ یہ ایک بلند پایہ قرآن ہے' ایک محفوظ کتاب میں ثبت' جسے مُطَہّرین کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا' یہ ربّ العالمین کا نازل کردہ ہے' پھر کیا تم اس کے کلام کے ساتھ بے اعتنائی برتتے ہو' اور اس نعمت میں یہ حصہ رکھا ہے کہ اُسے جھٹلاتے ہو. (الواقعہ: ۷۵-۸۲)

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورۂ واقعہ کی آیت: ۸۲ کی تفسیر.

(۲) جاہلیت کی چار باتوں کا بیان.

(۳) ان چار باتوں میں سے بعض کفر ہے.

(۴) کفر کی بعض قسمیں ملتِ اسلام سے خارج نہیں کرتیں.

(۵) حدیثِ قدسی کا بیان کہ ''بارش کے نزول کے بعد میرے بعض بندوں نے مجھ پر حالتِ ایمان میں صبح کی' اور بعض نے حالتِ کفر میں.

(۶) اِس مقام پر جس ایمان باللہ کی بات آئی ہے اُسے سمجھنا.

(۷) اِس مقام پر جس کفر باللہ کی بات آئی ہے' اُسے بھی سمجھنا.

(۸) بعض لوگوں کے اس قول کو سمجھنا کہ ''فلاں فلاں نچھتّر سچا ثابت ہوا''.

Www.IslamicBooks.Website

(۹) عالم کو چاہئے کہ طالب علم سے سوال کر کے مسائل نکالے اور ان کا جواب دے. جیساکہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا: ''کیاتم لوگ جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟''.

(۱۰) نوحہ کرنے والی عورت کے لئے وعید کا بیان.

☆☆☆☆

باب

اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر بنانا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ﴾ ''کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر اور مدّ مقابل بناتے ہیں' اور ان کے ایسے گرویدہ ہیں جیسی اللہ تعالیٰ کے ساتھ گرویدگی ہونی چاہئے''. (البقرہ:۱۶۵)

نیز اللہ کا فرمان ہے: ﴿قُلْ إِنْ كَانَ ءَابَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (٢٤)﴾ ''اے نبی' کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے ماں باپ اور تمہارے بیٹے' اور تمہارے بھائی' اور تمہاری بیویاں' اور تمہارے عزیز واقارب' اور تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے' اور تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں' تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے' اور اللہ فاسق لوگوں کی

Www.IslamicBooks.Website

رہنمائی نہیں کیا کرتا". (التوبہ: ۲۴)

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کی نظر میں اس کے بیٹے، اس کے باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں". اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کی ہے.

ان دونوں اماموں نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "جس کے اندر تین باتیں پائی جائیں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی مٹھاس پائے گا: اللہ اور اس کے رسول اس کی نگاہ میں تمام جہان والوں سے زیادہ محبوب ہوں، اور کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لئے کرے، اور جس کفر سے اللہ نے اُسے نجات دی ہے، اس کی طرف دوبارہ لوٹ جانے کو ایسا بُرا جانے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو".

ایک دوسری روایت میں ہے کہ: "کوئی شخص ایمان کی مٹھاس کو اس وقت تک محسوس نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ کس آدمی سے صرف اللہ کے لئے محبت کرنا نہ سیکھ لے".

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ جس نے اللہ کے لئے محبت کی، اور اللہ کے لئے دشمنی کی، اور اللہ کے لئے دوستی کی، اور اللہ کے لئے عداوت رکھی، تو یہی وہ چیز ہے جس کے ذریعہ اللہ کی دوستی حاصل کی جاتی ہے.

اور اللہ کا کوئی بندہ ایمان کی مٹھاس کو اس وقت تک محسوس نہیں کرے گا. چاہے وہ کثرت سے نماز پڑھتا ہو اور روزے رکھتا ہو، جب تک اس کی حالت ایسی نہ ہو. لوگوں کی زیادہ تر دوستی دنیا کی خاطر ہوتی ہے، جو ان کے لئے نفع بخش نہیں ہوگی. اس حدیث کو

Www.IslamicBooks.Website

ابن جریر نے روایت کی ہے.

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۂ بقرہ کی آیت :۱۶۶﴿وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الأَسْبَابُ﴾ "کی تفسیر بیان کرتے ہوئے (أسباب) سے مراد "دوستی" لی ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورۂ بقرہ کی آیت :۱۶۵ کی تفسیر

(۲) سورۂ توبہ کی آیت: ۲۴ کی تفسیر

(۳) نبی کریم ﷺ کو اپنی جان، اہل وعیال اور مال سے زیادہ محبوب رکھنا

(۴) ایمان کی نفی اس بات کی دلیل نہیں کہ آدمی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے.

(۵) ایمان کی مٹھاس کبھی آدمی پاتا ہے اور کبھی نہیں پاتا ہے.

(۶) اُن چار قلبی اعمال کا بیان جن کے بغیر اللہ تعالیٰ کی دوستی حاصل نہیں ہوتی، اور نہ ہی کوئی ان کے بغیر ایمان کا مزہ پاتا ہے.

(۷) صحابی کی حقیقتِ حال سے آگاہی کہ بالعموم بھائی چارگی دنیا کی خاطر ہوتی ہے.

(۸) آیتِ کریمہ ﴿وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الأَسْبَابُ﴾ کی تفسیر

(۹) بعض مشرکین اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں.

(۱۰) ان لوگوں کے لئے وعید جو آیت میں مذکور آٹھ چیزوں سے اللہ، اس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ کے مقابلے میں زیادہ محبت کرتے ہیں.

(۱۱) جس کسی نے غیر اللہ کو اس کا شریک بنایا، اور اس سے ایسی محبت کی جیسی اللہ سے کی جانی چاہیے، اس نے شرکِ اکبر کا ارتکاب کیا.

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

ایمان کا مطالبہ ہے کہ صرف اللہ سے ڈرا جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ "اب تمہیں معلوم ہو گیا کہ وہ دراصل شیطان تھا جو اپنے دوستوں سے خواہ مخواہ ڈرا رہا تھا لہٰذا آئندہ تم انسانوں سے نہ ڈرنا، مجھ سے ڈرنا، اگر تم حقیقت میں صاحبِ ایمان ہو". (آل عمران: ۱۷۵)

نیز فرمایا ہے: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ ءَامَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَءَاتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلاَّ اللَّهَ فَعَسَى أُولَئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ (۱۸)﴾ "اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنے والے وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت کو مانیں، اور نماز قائم کریں، زکاۃ دیں، اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں. انہی سے توقع ہے کہ وہ سیدھی راہ چلیں گے". (التوبہ: ۱۸)

نیز فرمایا ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ ءَامَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ﴾ "لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو کہتا ہے کہ ہم ایمان لائے اللہ پر، مگر جب وہ اللہ کے معاملے میں ستایا گیا تو اس نے لوگوں کی ڈالی ہوئی آزمائش کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح سمجھ لیا". (العنکبوت: ۱۰)

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان میں کمزوری کی بات ہے کہ: "تم اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرو، اور اللہ کی دی ہوئی روزی پر دوسروں کی تعریف کرو. اور جو چیز اللہ نے نہیں دی ہے، اس پر لوگوں کی بُرائی بیان کرو، بے شک کسی حریص کا حرص نہ اللہ کی روزی کھینچ لاتا ہے اور کسی کی نفرت

Www.IslamicBooks.Website

و کراہیت اُسے روک سکتی ہے".

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "جو اللہ کی خوشنودی کے لئے لوگوں کو ناراض کرتا ہے، اس سے اللہ راضی ہو جاتا ہے، اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دیتا ہے. اور جو اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرتا ہے، اس سے اللہ ناراض ہو جاتا ہے، اور لوگوں کو بھی اُسے ناراض بنا دیتا ہے". اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی کتاب (الصحیح) میں روایت کیا ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورۂ آل عمران کی آیت: ۱۷۵ کی تفسیر

(۲) سورۂ توبہ کی آیت: ۱۸ کی تفسیر.

(۳) سورۂ عنکبوت کی آیت: ۱۰ کی تفسیر.

(۴) آدمی کا یقین گھٹتا اور بڑھتا ہے.

(۵) یقین کی کمزوری کی کچھ نشانیاں ہیں. انہی میں وہ تین ہیں جن کا ذکر ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ والی حدیث میں آیا ہے.

(۶) خوف کو صرف اللہ کے ساتھ خاص کر دینا ایمان کے فرائض میں سے ہے.

(۷) جس نے خوف کو اللہ کے ساتھ خاص کر دیا، اس کے ثواب کا بیان.

(۸) جس نے ایسا نہیں کیا اس کی سزا کا بیان.

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

اللہ پر توکل کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (٢٣)﴾ "صرف اللہ پر بھروسہ کرو اگر تم اہل ایمان ہو"۔ (مائدہ: ۲۳)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ ءَايَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (٢)﴾ "سچے اہل ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر اعتماد رکھتے ہیں"۔ (الأنفال: ۲)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ "اے نبی آپ کے لئے اور اہلِ ایمان کے لئے تو بس اللہ کافی ہے"۔ (الأنفال: ۶۴)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ "جو اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ اس کے لئے کافی ہے"۔ (الطلاق: ۳)

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (١٧٣)﴾ "اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے"۔ (آل عمران: ۱۷۳) ابراہیم علیہ السلام نے کہا جب وہ آگ میں ڈالے گئے اور نبی کریم ﷺ نے کہا جب لوگوں نے جنگ اُحد کے اختتام پر اُن سے کہا: ﴿إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ "کہ دشمن تمہارے لئے

Www.IslamicBooks.Website

فوجیں جمع کر رہا ہے' اس سے ڈرو' تو اس سے مسلمانوں کا ایمان اور مضبوط ہو گیا اور انہوں نے کہا کہ اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے''. (آل عمران: ۱۷۳) اس حدیث کو بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) اللہ پر توکل کرنا فرائض ایمان میں سے ہے.

(۲) اللہ پر توکل کرنا ایمان کی شرط ہے.

(۳) سورۂ انفال کی آیت: ۲ کی تفسیر.

(۴) سورۂ انفال کی آیت: ۶۴ کی تفسیر.

(۵) سورۂ طلاق کی آیت: ۳ کی تفسیر.

(۶) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ کی عظمتِ شان' اور یہی وہ کلمہ ہے جسے ابراہیم علیہ السلام اور محمد ﷺ نے سختی کے وقت کہا تھا.

☆☆☆☆

باب

اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہو جانے' اور اس کی رحمت سے ناامید ہونے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ﴾ ''کیا یہ لوگ اللہ کی چال سے بے خوف ہیں' حالانکہ اللہ کی چال سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو''. (الأعراف: ۹۹)

Www.IslamicBooks.Website

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلاَّ الضَّالُّونَ﴾ "ابراہیم نے کہا اپنے رب کی رحمت سے مایوس تو گمراہ لوگ ہی ہوا کرتے ہیں". (الحجر:۵۶)

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا' تو آپ نے فرمایا: "اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک کرنا' اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا' اور اللہ کی تدبیر وگرفت سے بے خوف ہو جانا".

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے کہا کہ کبیرہ گناہوں میں بھی بڑے گناہ مندرجہ ذیل ہیں: "اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک کرنا' اور اللہ کی تدبیر وگرفت سے بے خوف ہو جانا' اور اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جانا' اور اس کے فضل وکرم سے مایوس ہو جانا". اس حدیث کو عبدالرزاق نے روایت کیا ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورۂ اعراف کی آیت:۹۹ کی تفسیر.

(۲) سورۂ حجر کی آیت:۵۶ کی تفسیر.

(۳) اس شخص کے لئے وعید شدید کا بیان جو اللہ کی گرفت سے بے خوف ہو جائے.

(۴) اللہ کی رحمت سے ناامید ہونے والوں کے لئے وعید شدید.

☆☆☆☆

باب

اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر صبر کرنا ایمان کا جزو ہے.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ "جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہو' اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے' اور اللہ کو ہر چیز

Www.IslamicBooks.Website

کا علم ہے". (التغابن: ۱۱)

علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جو کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے، تو وہ جانتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، اس لئے اس پر راضی رہتا ہے اور سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے.

اور صحیح مسلم میں ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "لوگوں میں دو خصلتیں کفر کی پائی جاتی ہیں: حسب و نسب میں عیب نکالنا، اور مُردہ پر نوحہ کرنا".

اور صحیحین میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چہرہ پیٹے، گریبان پھاڑے، اور زمانۂ جاہلیت کے الفاظ و کلمات استعمال کرے".

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے بھلائی چاہتا ہے تو اس کے گناہ کی سزا دنیا ہی میں دے دیتا ہے، اور جب اپنے بندے کے لئے برائی چاہتا ہے تو اس کے گناہ کے سبب دنیا میں اس کا مؤاخذہ نہیں کرتا، تاکہ قیامت کے دن اُسے اس کا پورا بدلہ دے". اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ: "جتنی بڑی آزمائش ہوتی ہے، اُتنا ہی بڑا ثواب بھی ملتا ہے. اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اُسے آزمائش میں ڈالتا ہے. پس جو کوئی اس پر راضی رہتا ہے، اُسے اللہ اپنی رضا سے نوازتا ہے، اور جو کوئی اس پر ناراضگی کا اظہار کرتا ہے، اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے". اس حدیث کو ترمذی نے "حسن" کہا ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورۂ التغابن کی آیت: ۱۱ کی تفسیر.

Www.IslamicBooks.Website

(۲) اللہ کی تقدیر پر صبر کرنا ایمان باللہ کا جزو ہے۔

(۳) لوگوں کے حسب و نسب میں عیب نکالنا' کفر کی بات ہے۔

(۴) ان لوگوں کے لئے وعیدِ شدید آئی ہے جو مصیبت کے وقت اپنا چہرہ پیٹتے ہیں' گریبان پھاڑتے ہیں اور زمانۂ جاہلیت کے الفاظ و کلمات زبان پر لاتے ہیں۔

(۵) اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے کے لئے بھلائی چاہتا ہے تو اس کی نشانی کیا ہے؟

(٦) اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے کے لئے برائی چاہتا ہے تو اس کی نشانی کیا ہے؟

(۷) اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے سے محبت کی نشانی کیا ہے؟

(۸) اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر اظہارِ ناراضگی حرام ہے۔

(۹) بندہ جب آزمائش پر صبر کرتا ہے تو اُسے اس کا کیا ثواب ملتا ہے؟

☆☆☆☆

باب

ریاکاری چُھپا ہوا شرک ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ﴾ "اے میرے نبی' آپ کہہ دیجئے کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا' میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک اللہ ہے۔" (کہف: ۱۱۰)

پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو' اُسے چاہئے کہ نیک عمل کرے' اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً حدیث قدسی مروی ہے' اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: "جن معبودوں کو میرا شریک بنایا جاتا ہے' میں ان سب سے زیادہ شرک سے بے نیاز

Www.IslamicBooks.Website

ہوں. جو شخص کوئی عمل کرتا ہے اور اس میں میرے ساتھ کسی اور کو میرا شریک بناتا ہے تو میں اُسے اس کے شرک کے ساتھ چھوڑ دیتا ہوں''. اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے.

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: '' کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتادوں جس سے میں تمہارے بارے میں مسیح دجال سے بھی زیادہ ڈرتا ہوں. صحابہ نے کہا، ہاں یارسول اللہ، تو آپ نے فرمایا کہ چھپا ہوا شرک، آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، اور اپنی نماز اچھی طرح اس لئے پڑھتا ہے کہ وہ کسی کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھ رہا ہوتا ہے''. اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورۂ کہف کی آیت: ۱۱۰ کی تفسیر.

(۲) یہ اہم بات کہ عملِ صالح میں جب غیر اللہ کی نیت شامل ہو جاتی ہے تو وہ رد کر دیا جاتا ہے.

(۳) اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کمال بے نیازی ہے.

(۴) اس کا سبب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام سے اچھا ہے جنہیں اس کا شریک بنایا جاتا ہے.

(۵) نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کے بارے میں ریاکاری سے ڈرتے تھے.

(۶) آپ ﷺ نے اس کی تفسیر یہ بیان کی کہ آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، اور اپنی نماز اچھی طرح اس لئے پڑھتا ہے کہ وہ کسی کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھ رہا ہوتا ہے.

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

نیک عمل کے ذریعہ دنیا حاصل کرنے کی نیت شرک ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ(١٥) أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلاَّ النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ "جو لوگ بس اسی دنیا کی زندگی اور اس کی خوشنمائیوں کے طالب ہوتے ہیں' ان کی کارگذاری کا سارا پھل ہم یہیں ان کو دیدیتے ہیں اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی' مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لئے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے. (وہاں معلوم ہو جائے گا کہ) جو کچھ انہوں نے دنیا میں بنایا وہ سب ملیا میٹ ہو گیا' اور اب ان کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے". (ھود:۱۵-۱۶)

صحیح بخاری میں ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بدبخت ہے دینار کا غلام' بدبخت ہے درھم کا غلام' بدبخت ہے عمدہ چادر کا غلام' بدبخت ہے نرم و گداز کپڑے کا غلام. اگر اُسے دیا جاتا ہے تو خوش رہتا ہے' اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے. بدبخت ہے یہ اور ٹھوکر کھانے والا ہے. اور جب اُسے کانٹا چبھے تو (اللہ کرے) وہ نہ نکلے. خوشخبری ہے اس بندے کے لئے جو اپنے گھوڑے کی باگ ڈور اللہ کی راہ میں تھامے رہتا ہے' اس کے سر کے بال پراگندہ ہوتے ہیں' اس کے پاؤں غبار آلود ہوتے ہیں. اگر اُسے فوج کے پہرے پر لگا دیا جاتا ہے تو پہرہ دینے میں ہی لگا رہتا ہے' اور اگر اُسے فوج کے پچھلے حصے میں جگہ دی جاتی ہے' تو وہیں جما رہتا ہے. اگر اجازت مانگتا ہے تو اُسے اجازت نہیں ملتی' اور اگر کسی کی سفارش کرتا ہے تو قبول نہیں کی جاتی".

Www.IslamicBooks.Website

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) آدمی آخرت کے کام کے ذریعہ حصولِ دنیا کی نیت کرے.

(۲) سورۂ ہود کی آیت: ۱۵-۱۶ کی تفسیر.

(۳) مسلمان آدمی کبھی دینار و درہم اور عمدہ چادر کا غلام ہو جاتا ہے.

(۴) اس کی تفسیر بیان کی گئی ہے کہ اگر اُسے دیا جاتا ہے تو خوش رہتا ہے' اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے.

(۵) ایسے آدمی کے لئے رسول اللہ ﷺ نے بد دعا کی ہے کہ وہ بدبخت اور ٹھوکر کھاتا پھرے.

(۶) اس کے لئے یہ بھی بد دعا کی ہے کہ اُسے کانٹا چبھے تو نہ نکلے.

(۷) اس مردِ مجاہد کی تعریف جس کی مذکورہ بالا صفات بیان کی گئی ہیں.

☆☆☆☆

باب

جس نے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال بنانے اور اس کی حلال کردہ چیزوں کو حرام بنانے میں علماء اور حُکّام کی بات مانی' اس نے انہیں رب بنالیا

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: عنقریب تم پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہو جائے' میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے' اور تم لوگ کہتے ہو کہ ابو بکر اور عمر نے کہا ہے.

Www.IslamicBooks.Website

اور امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے: مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے جو حدیث کی سند اور اس کی صحت معلوم ہونے کے بعد سفیان ثوری کی رائے پر عمل کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ”رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیئے کہ وہ کسی فتنے میں نہ گرفتار ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے“. (النور: ٦٣)

کیا تم جانتے ہو کہ آیت میں ”فتنہ“ سے کیا مراد ہے؟ فتنہ سے مراد شرک ہے. ممکن ہے کہ آدمی جب نبی کریم ﷺ کا کوئی قول ٹھکرا دے، تو اس کے دل میں ایک گُنا گمراہی آجائے جو اس کی ہلاکت کا سبب بن جائے.

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو مندرجہ ذیل آیت پڑھتے سنا: ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلاَّ لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (٣١)﴾ ”انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے، اور اسی طرح مسیح بن مریم کو بھی. حالانکہ ان کو ایک معبود کے سوا کسی کی بندگی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا، وہ جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں. پاک ہے وہ ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں“. (التوبہ: ٣١)

تو انہوں (عدی بن حاتم) نے آپ ﷺ سے کہا کہ ہم ان کی عبادت نہیں کرتے تھے. آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا ایسا نہیں ہے کہ وہ لوگ کسی ایسی چیز کو حرام بنا دیتے ہیں جسے اللہ نے حلال بنایا ہے، تو تم اُسے حرام سمجھتے ہو، اور وہ لوگ کسی ایسی چیز کو حلال بنا لیتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے تو تم اُسے حلال سمجھتے ہو؟ تو میں نے کہا، ہاں. آپ ﷺ نے فرمایا

Www.IslamicBooks.Website

کہ یہی ان کی عبادت ہے"۔ اس حدیث کو احمد نے روایت کیا ہے' اور ترمذی نے اُسے "حسن" کہا ہے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورۂ نور کی آیت: ۶۳ کی تفسیر۔

(۲) سورۂ توبہ کی آیت: ۳۱ کی تفسیر۔

(۳) عبادت کا وہ مفہوم بیان کیا گیا ہے جس کا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے انکار کیا تھا۔

(۴) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابوبکر و عمر کی مثال دے کر' اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے سفیان ثوری کی مثال دے کر رسول اللہ ﷺ کے بجائے دوسروں کی طاعت و بندگی سے منع کیا۔

(۵) حالات کا اس قدر بدل جانا کہ اکثر لوگوں کے نزدیک پیروں اور زاویہ نشینوں کی عبادت ہی بہترین عمل بن گیا' اور اس کا نام "ولایت" رکھ لیا گیا' اور علم کے دعویداروں کی عبادت کا نام علم و فقہ رکھ لیا گیا۔ پھر حالات مزید بدلتے گئے یہاں تک کہ ان لوگوں کی عبادت ہونے لگی جو نیک لوگ نہیں تھے' اور عبادت کے دوسرے معنی (یعنی رسول اللہ ﷺ کے بجائے ان کی بات ماننا) کے اعتبار سے ان لوگوں کی عبادت ہونے لگی جو جاہل تھے۔

☆☆☆☆

باب

اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کی بجائے کسی اور کا فیصلہ ماننا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ ءَامَنُوا

Www.IslamicBooks.Website

بِمَاأُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالاً بَعِيداً (٦٠) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَاأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُوداً (٦١) فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلاَّ إِحْسَاناً وَتَوْفِيقاً (٦٢)﴾ ''اے میرے نبی 'آپ نے دیکھانہیں ان لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اس کتاب پر جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے 'اور ان کتابوں پر جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں. مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لئے طاغوت کی طرف رجوع کریں' حالانکہ انہیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا. شیطان انہیں بھٹکا کر بہت دور لے جانا چاہتا ہے. جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے 'اور آؤ رسول کی طرف 'تو ان منافقوں کو آپ دیکھتے ہیں کہ یہ آپ کی طرف آنے سے کتراتے ہیں. پھر اس وقت کیا ہوتا ہے جب ان کے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی مصیبت ان پر آن پڑی ہے؟ اُس وقت یہ آپ کے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم تو صرف بھلائی چاہتے تھے 'اور ہماری نیت تو یہ تھی کہ فریقین میں کسی طرح موافقت ہو جائے''. (النساء:۶۰-۶۲)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لاَ تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (١١)﴾ ''جب کبھی اُن سے کہا گیا کہ زمین میں فساد نہ برپا کرو تو انہوں نے یہی کہا کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں''. (البقرہ:۱۱)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَلاَ تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا

Www.IslamicBooks.Website

وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ(٥٦)﴾ "اور زمین میں فساد برپا نہ کرو جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے اور اللہ ہی کو پکارو' خوف کے ساتھ اور طمع کے ساتھ. یقیناً اللہ کی رحمت نیک کردار لوگوں سے قریب ہے". (الأعراف:۵۶)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ(٥٠)﴾ "(اگر یہ اللہ کے قانون سے منہ موڑتے ہیں) تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں". (المائدہ:۵۰)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس شریعت کے تابع نہ ہو جائے جسے میں لے کر آیا ہوں". نووی لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے' ہم نے اُسے کتاب (الحجۃ) میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

شعبی کہتے ہیں کہ ایک منافق اور ایک یہودی کے درمیان کسی معاملے میں جھگڑا ہوا. یہودی نے کہا کہ ہم محمد سے فیصلہ کرا لیتے ہیں. وہ جانتا تھا کہ محمد ﷺ رشوت نہیں لیتے ہیں. اور منافق نے کہا کہ ہم یہودیوں سے فیصلہ کرائیں گے. وہ جانتا تھا کہ یہودی رشوت لیتے ہیں. بالآخر اس بات پر متفق ہوئے کہ وہ جُہینہ کے ایک کاہن کے پاس جائیں اور اس سے اپنا فیصلہ کرائیں. تو سورۂ نساء کی آیت: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ﴾ نازل ہوئی.

ایک دوسری روایت ہے کہ یہ آیت دو آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جن کے درمیان جھگڑا تھا. ایک نے کہا کہ ہم اپنا قضیہ نبی ﷺ کے پاس لے چلیں' اور

Www.IslamicBooks.Website

دوسرے نے کہا، ہم کعب بن الاشرف کے پاس چلیں. بالآخر دونوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنا قضیہ پیش کیا، اور اُن دونوں میں سے ایک نے پورا قصہ سنا دیا. تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کے لئے راضی نہیں ہوا تھا. کیا یہ بات سچ ہے؟ تو اس نے کہا! ہاں. تو عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے تلوار سے قتل کر دیا.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورۂ نساء کی آیت: ۶۰ کی تفسیر. اس سے طاغوت کا معنی سمجھنے میں مدد ملتی ہے.

(۲) سورۂ بقرہ کی آیت: ۱۱ کی تفسیر.

(۳) سورۂ اعراف کی آیت: ۵۶ کی تفسیر.

(۴) سورہ مائدہ کی آیت: ۵۳ کی تفسیر.

(۵) اس باب میں مذکور پہلی آیت کے شانِ نزول کے بارے میں شعبی کا قول.

(۶) ایمانِ صادق اور ایمانِ کاذب کی تفسیر.

(۷) منافق کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ.

(۸) کوئی آدمی اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس شریعت کے تابع نہ ہو جائے جسے لے کر نبی کریم ﷺ آئے تھے.

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

اس آدمی کا حکم جو اللہ تعالیٰ کے بعض ناموں یا صفتوں کا انکار کر دے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَنِ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ﴾ "اور یہ لوگ رحمٰن کو نہیں مانتے' ان سے کہو کہ وہی میرا رب ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں' اور وہی میرا ملجا وماویٰ ہے". (الرعد: ۳۰)

صحیح بخاری میں ہے' علی رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگوں کے سامنے وہی بات بیان کرو جو وہ سمجھ سکیں. کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول جھٹلا دیئے جائیں.

اور عبد الرزاق نے معمر سے' انہوں نے طاؤس سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ جب اس نے اللہ کی صفات کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سنی تو بطور انکار اُس پر جُھر جُھری طاری ہو گئی. تو انہوں نے کہا' ان لوگوں کا خوف کیسا ہے کہ محکم آیت سن کر ان پر رِقّت طاری ہو جاتی ہے' اور جب کوئی متشابہ آیت سنتے ہیں تو ہلاک ہو جاتے ہیں (یعنی انکار کر بیٹھتے ہیں) ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کلام ختم ہو گیا.

اور جب قریش نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ (رحمٰن) کا ذکر کرتے ہیں' تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا. تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں نازل فرمایا: ﴿وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَنِ﴾ "کہ وہ لوگ رحمٰن کو نہیں مانتے". (الرعد: ۳۰)

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کے بعض اسماء یا صفات کا انکار کر دینے سے ایمان باقی نہیں رہتا.

Www.IslamicBooks.Website

(۲) سورۂ رعد کی آیت: ۳۰ کی تفسیر.

(۳) جو بات سننے والے کی سمجھ سے بالاتر ہو اُسے بیان نہیں کرنی چاہیے.

(۴) اس کا سبب یہ ہے کہ یہ چیز اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب تک پہنچا دیتی ہے، چاہے انکار کرنے والے کا ایسا ارادہ نہ ہو.

(۵) حدیثِ نبوی میں اللہ تعالیٰ کی بعض صفات سن کر جس کے بدن پر جُھر جُھری آ گئی، اس کے بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ ہلاک ہو گیا.

☆☆☆☆

باب

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ(۸۳)﴾ "یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے احسان کو پہچانتے ہیں پھر اس کا انکار کرتے ہیں، اور ان میں اکثر لوگ ایسے ہیں جو حق ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں". (النحل: ۸۳)

مجاہد اس کی تفسیر میں کہتے ہیں: اس سے مراد کسی کا یہ کہنا ہے کہ یہ میرا مال ہے، میں نے اُسے اپنے باپ سے ورثے میں پایا ہے.

اور عون بن عبد اللہ کہتے ہیں: لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر فلاں آدمی نہ ہوتا تو ایسا نہیں ہو پاتا. اور ابن قتیبہ کہتے ہیں: لوگ کہا کرتے ہیں کہ یہ چیز ہمارے معبودوں کی سفارش سے حاصل ہوئی ہے.

زید بن خالد کی وہ حدیثِ قدسی جو گذر چکی ہے، اور جس میں آیا ہے: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندوں میں سے بعض نے حالتِ ایمان میں صبح کی اور بعض نے حالتِ

Www.IslamicBooks.Website

کفر میں "اس پر کلام کرتے ہوئے ابو العباس ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ قرآن و سنت میں اس قسم کا حکم کثرت سے آیا ہے. اللہ تعالیٰ اُس شخص کی بُرائی بیان کرتا ہے جو اس کی نعمتوں کو دوسروں کی طرف منسوب کرتا ہے اور اس کے ساتھ شرک کرتا ہے.

بعض سلف کا قول ہے: اللہ کے ساتھ کفرانِ نعمت کی مثال لوگوں کا یہ قول ہے کہ: "ہوا موافق تھی اور ملاّح ماہر تھا" اسی قسم کے جملے بہت سے لوگوں کی زبان پر جاری ہو جاتے ہیں.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(١) اللہ تعالیٰ کے احسان کو پہچاننے اور اس کا انکار کرنے کی تفسیر.

(٢) اس بات کا بیان کہ کفرانِ نعمت کے یہ جملے بہت سے لوگوں کی زبان پر جاری ہو جاتے ہیں.

(٣) اس قسم کی بات اللہ تعالیٰ کی نعمت کا انکار ہے.

(٤) اس قسم کا جملہ دل میں دو متضاد باتوں کے جمع ہونے کی دلیل ہے.

☆☆☆☆

باب

جان بوجھ کر، نعمتوں میں اللہ کا شریک بنانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ "پس (جب تم یہ جانتے ہو تو) دوسروں کو اللہ کا مدِّمقابل نہ ٹھہراؤ". (البقرہ: ٢٢)

ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ "انداد" سے مراد شرک

Www.IslamicBooks.Website

ہے جو اندھیری رات میں سیاہ چٹان پر چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ چیز ہے' اور وہ تمہارا یہ کہنا ہے: اے فلاں اللہ کی قسم اور تمہاری زندگی کی قسم' اور میری زندگی کی قسم. اور تمہارا یہ کہنا کہ: "اگر یہ کتیا نہ ہوتی تو چور گھس جاتے. اور اگر گھر میں بطخ نہ ہوتی تو چور گھس جاتے". اور آدمی کا اپنے ساتھی سے یہ کہنا کہ: "جو اللہ نے چاہا اور تم نے چاہا". اور آدمی کا یہ کہنا کہ: "اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتا". ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ "فلاں" کے لفظ کا اضافہ نہ کرو. اس قسم کے تمام جملے مشرکانہ ہیں. اس حدیث کو ابن حاتم نے روایت کیا ہے.

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر یا شرک کا ارتکاب کیا". اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے' اور "حسن" کہا ہے' اور حاکم نے اُسے صحیح کہا ہے.

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں اللہ کی جھوٹی قسم کھاؤں' اس سے بہتر ہے کہ غیر اللہ کی سچی قسم کھاؤں.

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ نہ کہو کہ جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا' بلکہ یوں کہو کہ جو اللہ نے چاہا پھر فلاں نے چاہا". اس حدیث کو ابوداؤد نے سندِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے.

ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ یہ کہنا مکروہ ہے: "میں اللہ کے ذریعہ اور تیرے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں". بلکہ یوں کہے کہ میں اللہ کے ذریعہ اور پھر تیرے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں. اور یوں کہے کہ: "اگر اللہ نہ ہوتا اور پھر فلاں نہ ہوتا" اور یہ نہ کہے کہ: "اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتا".

Www.IslamicBooks.Website

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورۂ بقرہ کی آیت: ۲۲ کے ذریعہ ''أنداد'' کی تفسیر.

(۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شرکِ اکبر سے متعلق نازل شدہ آیت کی تفسیر بایں طور کرتے تھے کہ وہ شرکِ اصغر کو بھی شامل ہوتی تھی.

(۳) غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے.

(۴) غیر اللہ کی سچی قسم کھانا اللہ کی جھوٹی قسم کھانے سے بڑا گناہ ہے.

(۵) حرف (واو) اور حرف (ثم) کے درمیان فرق.

☆☆☆☆

باب

اس شخص کا حکم جو اللہ کی قسم سے مطمئن نہیں ہوتا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھاؤ. جو اللہ کی قسم کھائے وہ سچ بولے' اور جس کے لئے اللہ کی قسم کھائی جائے وہ راضی ہو جائے' اور جو راضی نہیں ہوتا' اللہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں''.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) باپ دادوں کی قسم کھانا ممنوع ہے.

(۲) جس کے لئے اللہ کی قسم کھائی جائے' اسے حکم دیا گیا ہے کہ وہ راضی ہو جائے.

(۳) جو راضی نہیں ہوتا' اس کے لئے وعید کا بیان.

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

جو اللہ چاہے اور تو چاہے

قُتیلہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ تم لوگ شرک کرتے ہو، کہتے ہو "جو اللہ نے چاہا اور تم نے چاہا" اور کہتے ہو "کعبہ کی قسم"، تو نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ جب وہ قسم کھانا چاہیں تو کہیں: ربِ کعبہ کی قسم، اور کہیں: جو اللہ نے چاہا اور پھر تم نے چاہا. اسے نسائی نے روایت کی ہے، اور صحیح کہا ہے.

نیز نسائی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے کہا: "جو اللہ نے چاہا اور آپ نے چاہا" تو آپ نے اس سے کہا، "کیا تم نے مجھے اللہ کا ہمسر بنادیا. صرف اللہ نے جو چاہا وہی ہوا".

اور ابن ماجہ نے طفیل سے روایت کی ہے جو عائشہ رضی اللہ عنہا کے (ماں کی طرف سے) بھائی تھے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے میں یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس آیا، اور ان سے کہا: تم بڑے ہی اچھے لوگ ہوتے اگر یہ نہ کہتے کہ عُزیر اللہ کے بیٹے تھے. تو یہودیوں نے کہا، اور تم لوگ بھی بڑے ہی اچھے ہوتے، اگر یہ نہ کہتے کہ "جو اللہ نے چاہا اور محمد نے چاہا".

پھر میرا گذر نصاریٰ کی ایک جماعت کے پاس سے ہوا، تو ان سے کہا: کہ تم بڑے ہی اچھے لوگ ہوتے اگر یہ نہ کہتے کہ عیسیٰ مسیح اللہ کے بیٹے تھے. تو انہوں نے کہا: اور تم لوگ بڑے ہی اچھے ہوتے اگر یہ نہ کہتے کہ "جو اللہ نے چاہا اور محمد نے چاہا".

جب صبح ہوئی تو میں نے بعض لوگوں کو اپنے خواب کی خبر دی، پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا. اور آپ کو بھی خبر دی. آپ نے پوچھا، کیا تم نے کسی سے اپنا خواب بیان کیا

Www.IslamicBooks.Website

ہے' میں نے کہا: ہاں. تو آپ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی' پھر کہا: اما بعد: طفیل نے ایک خواب دیکھا ہے' اور اسے بعض لوگوں سے بیان بھی کیا ہے. اور تم لوگ ایک کلمہ کہا کرتے تھے جس کے استعمال سے میں نے اب تک فلاں فلاں اسباب کی وجہ سے تمہیں نہیں روکا تھا. تو اب تم لوگ یوں نہ کہو کہ "جو اللہ نے چاہا اور محمد نے چاہا" بلکہ یہ کہو کہ "وہی ہوا جو صرف اللہ نے چاہا".

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) یہود شرکِ اصغر کو جانتے تھے.

(۲) جب کسی معاملہ میں آدمی کی خواہشِ نفس کا دخل ہوتا ہے' تو وہ اسے اپنی خواہش کے مطابق سمجھتا ہے.

(۳) جب نبی کریم ﷺ نے اپنے بارے میں "ماشاء اللہ وشئت" کہنے والے سے کہا کہ کیا تو نے مجھے اللہ کا ہمسر بنا دیا؟ تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہا جائے گا جس نے آپ کو مخاطب کر کے کہا کہ: "آپ کے سوا میرا کوئی نہیں جس کی جناب میں میں پناہ لوں"؟

(۴) ماشاء اللہ وشاء محمد "کہنا شرک اکبر نہیں بلکہ شرک اصغر ہے' اس کی دلیل آپ ﷺ کا قول "یمنعنی کذا و کذا" ہے. یعنی میں پہلے ہی سے اس سے روکنا چاہتا تھا' لیکن بعض اسباب کی وجہ سے اب تک منع نہ کر سکا تھا.

(۵) اچھا خواب وحی کی قسموں میں سے تھا.

(۶) اچھا خواب بعض اوقات بعض احکام کی تشریح کا سبب بنتا تھا.

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

جس نے زمانہ کو گالی دی' اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَقَالُوا مَا هِيَ إِلاَّ حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلاَّ الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلاَّ يَظُنُّونَ (٢٤)﴾ "اور کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا ہی کی ہے کہ یہیں مرتے اور جیتے ہیں' اور ہمیں تو زمانہ مار دیتا ہے' اور ان کو اس کا کچھ علم نہیں صرف گمان سے کام لیتے ہیں".

(الجاثیہ: ۲۴)

صحیح بخاری میں ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "ابن آدم زمانہ کو گالی دیتا ہے جس کی وجہ سے مجھے تکلیف ہوتی ہے' کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں' گردشِ لیل و نہار میرے ہی حکم سے ہے".

ایک دوسری روایت میں ہے "زمانہ کو گالی نہ دو کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے".

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) زمانہ کو گالی دینا ممنوع ہے.

(۲) زمانہ کو برا بھلا کہنا اللہ کو ایذا دینے کے مترادف ہے.

(۳) انسان کو "إن الله هو الدهر" کے جملہ میں غور و فکر کرنا چاہیے.

(۴) بلا مقصد و ارادہ بھی انسان کبھی کبھار زمانہ کو گالی دے بیٹھتا ہے.

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

قاضی القضاۃ یا اس جیسا لقب اختیار کرنے کا حکم

بخاری و مسلم میں ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "اللہ کے نزدیک سب سے گرا ہوا وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو شہنشاہ کے نام سے موسوم کرتا ہے، کیونکہ اللہ کے علاوہ کوئی شہنشاہ نہیں ہے"۔

سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے "ملك الأملاك" کا ترجمہ شاہان شاہ کیا ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے "قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض اور خبیث" کا لفظ آیا ہے۔ لغت میں اَخْنَع کا معنی (سب سے زیادہ ذلیل اور گرا ہوا) ہے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) شہنشاہ کا لقب اختیار کرنا ممنوع ہے۔

(۲) اس کے ہم معنی جتنے الفاظ ہوں گے، سب کا یہی حکم ہوگا، جیسا کہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے۔

(۳) اس قسم کا لقب اختیار کرنے کی جو شدید ممانعت آئی ہے، وہ ہمیشہ ملحوظ خاطر رہنا چاہیے، اس یقین کے ساتھ کہ دل میں اس کا اصلی معنی ہی مراد ہوتا ہے۔

(۴) یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ شدتِ ممانعت اللہ تعالیٰ کے مقام کی وجہ سے ہے۔

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

اللہ تعالیٰ کے ناموں کا احترام اور اس کی وجہ سے کسی کا نام بدل دینے کا حکم

ابو شریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی کنیت ابو الحکم تھی. جب نبی اکرم ﷺ نے سنا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اللہ حکم ہے اور فیصلہ بھی اسی کا ہے. اس پر انہوں نے تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میری قوم میں جب کسی مسئلہ کی وجہ سے اختلاف رونما ہوتا ہے تو وہ لوگ میری طرف رخ کرتے ہیں' اور میں ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں تو دونوں فریق رضا مند ہو جاتے ہیں. آپ نے فرمایا' کیا ہی اچھی بات ہے. پھر فرمایا تمہارے پاس کتنی اولاد ہیں' میں نے عرض کیا' شریح' مسلم اور عبداللہ' تب آپ نے کہا ان میں سے کون بڑا ہے' میں نے جواب دیا شریح' آپ ﷺ نے فرمایا آج سے تمہاری کنیت ابو شریح ہے' اس حدیث کو ابو داؤد وغیرہ نے روایت کی ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) اللہ کے ناموں اور صفتوں کا احترام کرنا چاہئے اگرچہ دوسروں کے لئے انہیں استعمال کرتے وقت اس کا معنی مقصود نہ ہو.

(۲) اللہ کے مقام کا لحاظ کرتے ہوئے بعض ناموں کو تبدیل کر دینا چاہئے.

(۳) کنیت کے لئے بڑے بیٹے کا نام اختیار کرنا چاہئے

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

اس آدمی کا حکم جس نے قرآن یا رسول اللہ ﷺ یا کسی ایسی چیز کا مذاق اڑایا جس میں اللہ کا ذکر ہو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَءَايَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ(٦٥)﴾ ”اگر آپ ان سے پوچھئے گا کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے تو جھٹ کہہ دیں گے کہ ہم تو ہنسی مذاق اور دل لگی کر رہے تھے. ان سے کہئے 'کیا تمہاری ہنسی دل لگی 'اللہ' اس کی آیات اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھی“. (التوبہ: ٦٥)

حضرت عبد اللہ بن عمر' محمد بن کعب قرظی' زید بن اسلم اور قتادہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے (ان تمام لوگوں کی روایتیں ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں) کہ غزوہ تبوک کے موقع سے ایک منافق شخص نے کہا کہ ہم نے ان قراء جیسا پیٹ کا پجاری' جھوٹا اور میدان جنگ میں بزدل نہیں دیکھا' اس کا اشارہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کی جانب تھا' جب حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس کی یہ بات سنی تو فوراً اس سے کہا کہ تو جھوٹا اور پکا منافق ہے. میں رسول اللہ ﷺ سے تمہاری یہ بات ضرور بتاؤں گا چنانچہ وہ اس مقصد کی خاطر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن وہاں پہنچ کر یہ پتہ چلا کہ اللہ کی جانب سے وحی اس سے قبل ہی نازل ہو چکی تھی.

وہ منافق معذرت پیش کرنے کی غرض سے بھاگا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا. آپ سفر کی غرض سے اپنی اونٹنی پر سوار ہو چکے تھے. اس نے اپنی جانب

Www.IslamicBooks.Website

سے صفائی بیان کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ ہم لوگ آپس میں دل بہلا رہے تھے اور قافلہ والوں کے ساتھ ایسی گفتگو کر کے راستہ طے کر رہے تھے.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کی حالت زار کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ شخص رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے کجاوے کی رسی تھامے ہوئے تھا اور پتھر اس کے پاؤں سے ٹکرا رہے تھے اور وہ بار بار یہ کہہ رہا تھا(**إنماکُنّا نخوض و نلعب**) اور رسول اللہ ﷺ اس کے جواب میں یہ دہرا رہے تھے (**أبالله و آياته و رسوله كنتم تستهزءون**) آپ ﷺ نہ اس کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور نہ ہی اِس سے زیادہ کچھ فرماتے تھے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) اس باب کا سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ جو شخص اسلامی شعائر کا مذاق اڑاتا ہے وہ کافر ہے.

(۲) جو بھی ایسی حرکت کرے گا اس پر یہ حکم لگے گا.

(۳) چغلی اور اللہ اور رسول کے لئے خیر خواہی میں فرق ہے.

(۴) جس عفو و درگذر کو اللہ پسند کرتا ہے' وہ اس سختی سے مختلف چیز ہے جو اللہ کے دشمنوں کے ساتھ کی جاتی ہے.

(۵) بعض عذر قابلِ قبول ہوتا ہے.

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

نعمتوں کی فراوانی' کافر انسان کو اللہ کی ناشکری پر اُبھارتی ہے.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے﴿وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُجِعْتُ إِلَى رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَى فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ(٥٠)﴾ "جونہی سخت وقت گذر جانے کے بعد ہم اُسے اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں' وہ کہتا ہے کہ میں اس کا مستحق ہوں' اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت کبھی آئے گی لیکن اگر واقعی میں اپنے رب کی طرف پلٹایا گیا تو وہاں بھی مزے کروں گا' حالانکہ کفر کرنے والوں کو لازماً ہم بتا کر رہیں گے کہ وہ کیا کر کے آئے ہیں' اور انہیں ہم بڑے سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے". (فصلت:٥٠)

"ھذا لی" کی تشریح مجاہد نے یوں کیا ہے" یہ مال مجھے میری کدو کاوش کی وجہ سے ملا ہے اور میں اس کا مستحق ہوں.

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی تشریح "من عندی" سے کی ہے' یعنی یہ میری ذاتی ذہانت و صلاحیت کا نتیجہ ہے. قتادہ اس کی تفسیر یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ مال مجھے فنِ تجارت میں مہارت کی وجہ سے ملا ہے. بعض مفسرین نے اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے کہ مجھے یہ مال اس وجہ سے ملا کہ میں اللہ کے نزدیک اس کا اہل تھا' اور یہی مفہوم مجاہد کے اس قول کا ہے کہ یہ مال مجھے میری خاندانی بزرگی اور شرافت کی وجہ سے ملا ہے.

ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

Www.IslamicBooks.Website

سنا کہ: ''بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے' ایک کوڑھی' دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا' ان تینوں کو اللہ نے آزمانا چاہا اس لئے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا.

سب سے پہلے فرشتہ کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ تیرے نزدیک کونسی چیز محبوب ہے؟ اس نے جواب دیا' میں چاہتا ہوں کہ میری چمڑی اور میرا رنگ اچھا ہو جائے' اور جس بیماری سے لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں وہ مجھ سے دور ہو جائے' فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اس کی بیماری جاتی رہی' اسے خوبصورت رنگ اور بہترین چمڑی سے نوازا گیا. پھر فرشتہ نے اس سے یہ سوال کیا کہ کونسا مال تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ اس نے اُونٹ یا گائے کہا (حضرت اسحاق جو اس حدیث کے راوی ہیں' انہیں شک ہو گیا) چنانچہ اسے گابھن اُونٹنی دی گئی اور فرشتہ نے اس کے لئے اس میں برکت کی دعا کی.

پھر فرشتہ گنجے کے پاس پہنچا اور اس سے دریافت کیا کہ تجھے کونسی چیز بہت زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا. خوبصورت بال تاکہ یہ گنجا پن جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں' ختم ہو جائے. فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا' اس کی بیماری جاتی رہی' اور اس کے سر پر عمدہ اور خوبصورت بال اُگ آئے. فرشتہ نے سوال کیا کونسا مال تجھے زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا: گائے یا اُونٹ' چنانچہ اس کو گابھن گائے دی گئی. اور فرشتہ نے اس کے لئے اس میں برکت کی دعا کی.

آخر میں فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے دریافت کیا کہ تجھے کونسی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا' میں چاہتا ہوں کہ اللہ میری بینائی لوٹا دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں' فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور اللہ نے اس کی بنائی واپس کر دی. فرشتہ نے اس سے کہا تجھے کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے جواب دیا بکری. چنانچہ

Www.IslamicBooks.Website

اس کو حاملہ بکری دی گئی. اللہ کے فضل و کرم سے سب کے یہاں کافی افزائش نسل ہوئی، جس کی وجہ سے کوڑھی ایک وادی اُونٹ کا مالک بن گیا، اور گنجے کے پاس بھی اتنی ہی تعداد گائے کی ہوگئی اور اندھا بھی بکریوں سے مالا مال ہوگیا.

پھر وہی فرشتہ ایک مدت کے بعد اپنی پرانی شکل و صورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ضرورت مند محتاج انسان ہوں، میرا سامان سفر ختم ہو چکا ہے، اللہ کی مدد اور پھر تیرے تعاون کے بغیر میں اپنے وطن واپس نہیں پہنچ سکتا ہوں، میں اس اللہ کا واسطہ دے کر تیرے سامنے دست سوال دراز کر رہا ہوں جس نے تجھے خوبصورت رنگ بہترین چمڑی اور مال سے نوازا کہ تو مجھے ایک اونٹ دیدے جس کے ذریعہ میں اپنا سفر طے کر سکوں، اس کوڑھی نے برجستہ جواب دیا کہ میرے اوپر بہت ساری ذمہ داریاں ہیں، اس لئے میں دینے سے قاصر ہوں، یہ جواب سن کر فرشتہ نے کہا اگر میری یادداشت خطا نہیں کر رہی ہے تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ پہلے تو کوڑھی تھا تجھ سے لوگ گھن کھاتے تھے، اور تو محتاج بھی تھا، پھر اللہ نے تجھے مالا مال کیا. اس نے کہا یہ مال میں نے اپنے باپ دادا سے وراثت میں پایا ہے. فرشتہ نے اس سے کہا کہ اگر تو کذب بیانی سے کام لے رہا تو اللہ تجھے تمہاری پرانی حالت پر لوٹا دے.

پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی پرانی شکل و صورت میں آیا، اس سے وہی سوال دہرایا جو کوڑھی سے کیا تھا، اس نے وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا، فرشتہ نے اس سے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے پہلے جیسا کر دے.

آخر میں فرشتہ اندھے کے پاس اپنی پرانی شکل و صورت میں آیا، اور اس سے کہا کہ میں محتاج اور مسافر انسان ہوں، زادِ راہ ختم ہو چکا ہے، منزل تک رسائی کے لئے اللہ اور پھر تیرے علاوہ کوئی سہارا نہیں، اس لئے میں اس اللہ کا واسطہ دے کر ایک بکری کا سوال

Www.IslamicBooks.Website

کرتا ہوں جس نے تیری بینائی لوٹا دی ہے تاکہ میں اپنا سفر پورا کر سکوں.

اس نے جواب دیا' درحقیقت میں اندھا تھا' اللہ نے مجھے بینائی جیسی نعمت سے نوازا' اس لئے جو جی میں آوے لے لو اور جو جی چاہے چھوڑ دو. اللہ کی قسم آج تو جو کچھ بھی اللہ کے نام پر لے گا اس کی واپسی کے لئے میں تیرے اوپر کوئی زور زبردستی نہیں کروں گا. یہ جواب سن کر فرشتہ نے کہا' تجھے تیرا مال مبارک ہو' میں تو تم لوگوں کو آزمانے کے لئے آیا تھا' اس آزمائش میں تم کامیاب ہوگئے' اور تمہارا پروردگار' تم سے راضی ہوگیا' اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوگیا". اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورہ فصلت کی آیت **وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ**...... کی تفسیر بیان کی گئی ہے.

(۲) "**لیقولن هذا لی**" کا مفہوم واضح کیا گیا ہے.

(۳) "**إنما أوتيته على علم عندی**" کی واضح تفسیر بیان کی گئی ہے.

(۴) مذکورہ بالا عجیب و غریب واقعہ سے بڑی عبرتیں ملتی ہیں.

☆☆☆☆

باب

بندے کی نسبت غیر اللہ کی طرف کرنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿**فَلَمَّا ءَاتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا ءَاتَاهُمَا فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ(١٩٠)**﴾ "جب اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک صحیح و سالم بچہ دیدیا تو وہ اس کی اس بخشش و عنایت میں دوسروں کو اس کا شریک ٹھہرانے لگے. اللہ

Www.IslamicBooks.Website

تعالیٰ بہت بلند و برتر ہے ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں"۔ (الأعراف: ۱۹۰)

علامہ ابن حزم کہتے ہیں' علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر وہ نام جس میں بندے کی نسبت غیر اللہ کی طرف کی گئی ہو حرام ہے۔ جیسے عبد عمرو' عبد الکعبہ وغیرہ' ہاں عبد المطلب اس سے مستثنیٰ ہے۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سورہ اعراف کی مذکورہ بالا آیت کی یوں تفسیر بیان کی ہے کہ "آدم اور حوا علیہما السلام جب آپس میں ملے تو حوا حاملہ ہو گئیں' اس موقع سے ابلیس ان کے پاس آکر کہنے لگا' جس نے تم دونوں کو جنت سے نکلوایا تھا میں وہی ہوں' لہذا میری بات مان کر اپنے ہونے والے بچے کا عبد الحارث نام رکھو' ورنہ اس کے سر پر بارہ سنگھا کے دو سینگ بنا دوں گا جس کے ذریعہ وہ تمہارا پیٹ چیر کر نکلے گا۔ اس نے ان دونوں کو مزید ڈرایا دھمکایا لیکن ان دونوں نے ابلیس کی ایک نہ سنی آخر کار بچہ مردہ حالت میں پیدا ہوا۔

حوا دوبارہ حاملہ ہوئیں تو پھر شیطان نے ان دونوں کے پاس آکر پہلی بات دھرائی لیکن ان دونوں نے اس کی بات اس مرتبہ بھی ماننے سے انکار کر دیا' اس بار بھی بچہ مرا ہوا پیدا ہوا۔ تیسری مرتبہ حوا کو پھر حمل ٹھہرا تو شیطان نے آکر ان دونوں کو بہکانا شروع کیا اس مرتبہ وہ شیطان کے بہکاوے میں آگئے اور بچے کی محبت ان پر غالب آگئی' اور اس کا نام عبد الحارث رکھ دیا۔ قرآن کریم میں (جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا ءَاتَاهُمَا) کے ذریعہ اسی امر کی طرف اِشارہ ہے۔ اس حدیث کو ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے۔

ابن ابی حاتم نے ہی قتادۃ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ (جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ) کا مفہوم یہ ہے کہ ان دونوں نے اللہ کی بات ماننے میں غیر کو اس کا شریک بنایا تھا' عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہیں بنایا تھا۔

Www.IslamicBooks.Website

ابن ابی حاتم نے مجاہد سے صحیح سند کے ساتھ (لئن آتیتنا صالحاً) کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ''آدم وحوا ڈرے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ انسانی شکل میں نہ ہو'' حسن بصری، سعید بن جبیر اور دوسرے علماء سے بھی یہی مفہوم و معنی مروی ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) ہر وہ نام جس میں ''بندے'' کی نسبت غیر اللہ کی طرف کی گئی ہو، حرام ہے.

(۲) فلما اٰتاھما صالحًا کی تفسیر بیان کی گئی ہے.

(۳) محض اس قسم کا نام رکھنے سے آدمی ''شرک فی الطاعۃ'' یعنی بندگی میں شرک کا مرتکب ہو جاتا ہے، چاہے اس کا اصلی معنی مراد نہ لیا گیا ہو.

(۴) صحیح سالم بچہ کا پیدا ہونا اللہ کی نعمت ہے.

(۵) اسلاف کرام ''شرک فی الطاعۃ'' اور ''شرک فی العبادہ'' میں فرق کرتے تھے.

☆☆☆☆

باب

اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماء حسنیٰ کے ساتھ پکارنا چاہیے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَلِلَّهِ الأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ﴾ ''اللہ تعالیٰ اچھے ناموں کا مستحق ہے. اس کو اچھے ہی ناموں سے پکارو، اور ان لوگوں کو چھوڑ دو، جو اس کے نام رکھنے میں راستی سے منحرف ہو جاتے ہیں''. (الأعراف:۱۸۰)

ابن ابی حاتم، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ

Www.IslamicBooks.Website

(يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ) کی تفسیر ”یُشرکون“ کرتے تھے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک اور قول ہے جس میں انہوں نے ”اِلحاد“ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان لوگوں نے ”الإلہ“ سے ”اللاّت“ اور ”العزیز“ سے العزّیٰ بنالیا تھا۔

اَعمش الحاد کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ لوگ اللہ کے ناموں میں ایسے نام کا اِضافہ کرتے تھے جو درحقیقت اللہ کے نام نہیں تھے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) اللہ جل سبحانہ کے بہت سارے نام ہیں۔

(۲) اللہ جل سبحانہ کے تمام نام پاکیزہ ہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ کو ان سبھی ناموں سے پکارنا چاہیئے۔

(۴) اللہ کے ناموں میں تحریف کرنے والے جاہلوں سے قطع تعلق کرلینا چاہیئے۔

(۵) اس باب میں اللہ تعالیٰ کے ناموں میں تحریف کرانے کی وضاحت کی گئی ہے۔

(۶) اللہ کے ناموں میں تحریف کرنے والوں کے لئے سخت وعید آئی ہے۔

☆☆☆☆

باب

السلام علی اللہ کہنا منع ہے

بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ: ”جب ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے ”اللہ پر

Www.IslamicBooks.Website

اس کے بندوں کا سلام ہو' فلاں اور فلاں شخص پر بھی سلام ہو' یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''السلام علی اللہ'' مت کہا کرو' اس لئے کہ اللہ خود ہی سلام ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سلام کی تفسیر بیان کی گئی ہے.

(۲) سلام تحیہ ہے.

(۳) اللہ کو سلام کرنا صحیح نہیں ہے.

(۴) مذکور بالا حدیث میں اس کا سبب بیان کیا گیا ہے.

(۵) رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سلام کا وہ طریقہ سکھلایا جو ذات باری تعالیٰ کے شایان شان ہے.

☆☆☆☆

باب

یہ کہنا صحیح نہیں کہ ''اے اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرمادے''

بخاری اور مسلم نے ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرمادے' اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کردے' بلکہ دعا کرتے وقت پورے الحاح سے کام لینا چاہیئے' اس لئے کہ کوئی شخص اللہ کو کسی کام پر مجبور نہیں کر سکتا ہے.

Www.IslamicBooks.Website

صحیح مسلم کے یہ الفاظ ہیں:

بندہ پروردگار کے سامنے پورے اصرار کے ساتھ ضرورت کو پیش کرے' کیونکہ اللہ کے نزدیک کوئی شئے بڑی نہیں ہے جو وہ بندہ کو دیتا ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) دعا میں استثناء ممنوع ہے.

(۲) مذکور بالا حدیث میں اس کا سبب بیان کیا گیا ہے.

(۳) دعا میں الحاح سے کام لینا چاہئے.

(۴) دعا کرتے وقت حصولِ مقصود کے لئے مکمل رغبت کا اظہار ہونا چاہئے.

(۵) مذکور بالا حدیث میں اس کا سبب بیان کیا گیا ہے.

☆☆☆☆

باب

جن الفاظ کے استعمال میں شرک کا شائبہ ہو اس سے اجتناب کرنا چاہئے

بخاری و مسلم نے ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اپنے رب (پروردگار) کو کھانا کھلاؤ اور اپنے رب کو وضو کراؤ. بلکہ میرا سردار اور میرا آقا کہے.

اور کوئی شخص اپنے غلام یا لونڈی کو "میرا بندہ اور میری لونڈی" نہ کہے بلکہ میرا غلام' میرا خادم اور میری خادمہ کہے".

Www.IslamicBooks.Website

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) میرا بندہ اور میری لونڈی کہنا ممنوع ہے

(۲) غلام اپنے آقا کو "ربی" نہ کہے' اور نہ غلام سے کہا جائے کہ اپنے "رب" کو کھانا کھلاؤ.

(۳) آقا اپنے غلام کو میرا غلام' میری خادمہ اور میرا خادم کہے.

(۴) نوکر اپنے آقا کو میرے سردار اور میرے آقا کہے.

مقصد یہ ہے کہ الفاظ کے استعمال میں بھی توحید باری تعالیٰ کا لحاظ ہونا چاہئے.

☆☆☆☆

باب

اللہ کے نام پر مانگنے والے کو محروم نہیں کرنا چاہئے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "جو اللہ کا واسطہ دے کر دست سوال دراز کرے اس کو ضرور دیا کرو' اسی طریقہ سے جو شخص اللہ کے ذریعہ پناہ طلب کرے اس کو پناہ دیدو' اور جو شخص تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو. نیز جو شخص تمہارے ساتھ بھلائی کرے تم بھی اس کے ساتھ بھلائی کرو. اگر تمہارے پاس بدلہ چکانے کی استطاعت نہ ہو تو تم اسے اتنی دعائیں دو کہ تمہیں اندازہ ہو جائے کہ تم نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے". اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی نے صحیح سند سے روایت کی ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے نام کے ذریعہ پناہ طلب کرنے والے کو پناہ دینے کا حکم

Www.IslamicBooks.Website

دیا ہے.

(۲) اللہ کا واسطہ دے کر مانگنے والوں کی حاجت برآری کرنی چاہیے.

(۳) مسلمان بھائی کی دعوت پر لبیک کہنا چاہیے.

(۴) بھلائی کا بدلہ بھلائی سے دینا چاہیے.

(۵) بھلائی کا بدلہ بھلائی سے دینے کی استطاعت نہ ہو تو اس کے لئے دعا کرنی چاہیے.

(۶) دعا اتنی کرنی چاہیے کہ اندازہ ہو جائے کہ احسان کا بدلہ چکا دیا.

☆☆☆☆

باب

اللہ کے مقام کا واسطہ دے کر جنت کے علاوہ دوسری چیز کا سوال کرنا درست نہیں

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے مقام کا واسطہ دے کر صرف جنت مانگنی چاہیے“. اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کے مقام کا واسطہ دے کر سب سے اہم چیز مانگنی چاہیے.

(۲) اس حدیث میں اللہ کے لئے (وجہ) یعنی چہرہ ثابت کیا گیا ہے.

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

قضا و قدر پر ایمان رکھتے ہوئے لفظ "لو" (اگر) کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہئے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا﴾ "یہ لوگ کہتے ہیں کہ (اگر) ہمارے بس کی بات ہوتی تو ہم یہاں قتل نہ کئے جاتے". (آل عمران: ۱۵۴)

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ(١٦٨)﴾ "ان کے جو بھائی لڑنے گئے اور مارے گئے ان کے متعلق انہوں نے کہہ دیا کہ (اگر) وہ ہماری بات مان لیتے تو مارے نہ جاتے، کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی جانوں سے موت کو ہٹا دو". (آل عمران: ۱۶۸)

صحیح مسلم میں ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نفع بخش چیز کے حصول کے لئے انتھک جد و جہد کرو، اور تمام امور میں صرف اللہ ہی سے مدد طلب کرو، ایسا نہ ہو کہ تقدیر پر بھروسہ کر کے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ جاؤ، انتہائی جد و جہد کے باوجود بھی اگر مقصود حاصل نہ ہو تو ایسا ہرگز نہ کہو کہ (اگر) یوں کرتا تو یوں ہوتا. بلکہ یہ کہو کہ اللہ نے جو مقدر کیا اور چاہا وہی ہوا. کیونکہ "لو" (اگر) شیطانی عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورہ آل عمران کی دو آیتوں کی تفسیر بیان کی گئی ہے.

Www.IslamicBooks.Website

(۲) مقصد حاصل نہ ہونے کی صورت میں "لو" (اگر) کے استعمال سے سختی سے روکا گیا ہے۔

(۳) "اگر" استعمال نہ کرنے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ لفظ شیطانی عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(۴) اچھی گفتگو کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔

(۵) نفع بخش چیز کے حصول کے لئے جد و جہد کرتے وقت اللہ سے مدد طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۶) ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے سے روکا گیا ہے۔

☆☆☆☆

باب

آندھی کو گالی دینے کی ممانعت

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "آندھی کو گالی نہ دو اگر تمہیں اس سے کوئی تکلیف پہنچے تو یہ دعا کرو "اے اللہ ہم تجھ سے اس آندھی اور اس میں جو بھلائی پوشیدہ ہے نیز جس اچھائی کا اسے حکم دیا گیا ہے اس کا سوال کرتے ہیں۔ اور ہم تجھ سے اس آندھی اور اس میں جو شر پوشیدہ ہے نیز جس شر کا اسے حکم دیا گیا ہے اس سے پناہ مانگتے ہیں"۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے صحیح کہا ہے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) آندھی کو گالی دینے سے روکا گیا ہے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کو ناپسندیدہ چیز دیکھنے کے بعد نفع بخش دعا کا حکم

Www.IslamicBooks.Website

دیا ہے.

(۳) رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی بتایا ہے کہ آندھی حکمِ الٰہی کی پابند ہے.

(۴) یہ بات بھی واضح کی گئی ہے کہ آندھی کو دونوں طرح کا حکم ملتا ہے. بھلائی کا بھی اور تباہی کا بھی.

☆☆☆☆

باب

اللہ تعالیٰ سے بدظنی کفار و منافقین کا شیوہ ہے.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (١٥٤)﴾

"اللہ تعالیٰ کے متعلق طرح طرح کے جاہلانہ گمان کرنے لگے جو سراسر خلاف حق تھے' یہ لوگ اب کہتے ہیں کہ اس کام کے چلانے میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے' ان سے کہو (کسی کا کوئی حصہ نہیں) اس کام کے سارے اختیارات اللہ کے ہاتھ میں ہیں. دراصل یہ لوگ اپنے دلوں میں جو بات چھپائے ہوئے ہیں اسے آپ ﷺ پر ظاہر نہیں کرتے ہیں. ان کا اصل مطلب یہ ہے کہ اگر اختیارات میں ہمارا کچھ حصہ ہوتا تو یہاں ہم نہ مارے جاتے. ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن لوگوں کی موت لکھی ہوئی تھی وہ خود اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے اور یہ معاملہ جو پیش آیا تو اس لئے کہ جو کچھ

Www.IslamicBooks.Website

تمہارے سینوں میں پوشیدہ ہے اللہ تعالیٰ اسے آزمالے اور جو کھوٹ تمہارے دلوں میں ہے اسے چھانٹ دے اللہ تعالیٰ دلوں کا حال خوب جانتا ہے". (آل عمران: ۱۵۴)

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ "جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانیاں رکھنے والے ہیں' (دراصل) انہیں پر برائی کا پھیرا ہے' اللہ ان پر ناراض ہوا اور انہیں لعنت کی اور ان کے لئے دوزخ تیار کی اور وہ (بہت) بری لوٹنے کی جگہ ہے". (الفتح: ٦)

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلی آیت یظنون باللہ...... میں "سوءظن" کی تفسیر یہ ہے کہ منافقین نے جنگ اُحد کے بعد یہ گمان کر لیا تھا کہ اب اللہ اپنے رسول (محمد ﷺ) کی مدد نہیں کرے گا' اور اس کی دعوت آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی. نیز سوئے ظن کی یہ بھی تفسیر ہے کہ اللہ کے رسول اور مسلمانوں کو جو زک پہنچا اس کی بنا پر یہ کہتے تھے کہ یہ قضاو قدر اور اللہ کی حکمت نہیں تھی.

گویا منافقین کے سوئے ظن کی تین تفسیر بیان کی گئی ہے:

(۱) منافقین اللہ کی حکمت کا انکار کرتے تھے حالانکہ اللہ نے کہا: "اور یہ جو معاملہ پیش آیا تو اس لئے کہ جو کچھ تمہارے سینوں میں پوشیدہ ہے' اللہ اُسے آزمالے' اور جو کھوٹ تمہارے دلوں میں ہے اُسے چھانٹ دے".

(۲) قضا و قدر کے انکار کے مرتکب ہوئے اور کہا: "اگر ہمیں کچھ بھی اختیار ہوتا تو ہم قتل نہ کئے جاتے" ایک دوسری آیت میں ہے "اگر یہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے".

Www.IslamicBooks.Website

(۳) اللہ کے رسول ﷺ کی دعوت کے اتمام اور اس کے تمام ادیان پر غالب ہونے کے منکر ہوئے۔ منافقین اور مشرکین کا یہی وہ سوء ظن ہے جس کی طرف سورۂ فتح میں اِشارہ کیا گیا ہے۔ اس کو سوئے ظن سے اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کہ یہ اللہ جل شانہ کی شان کے منافی ہے نیز اس کی حکمت و دانائی، بزرگی و برتری اور اس کے سچے وعدہ کے بھی خلاف ہے۔

اب اگر کوئی شخص یہ سمجھ لے کہ باطل ہمیشہ کے لئے حق پر غالب آگیا ہے، اب حق کا بول بالا ختم ہو جائے گا، یا جو کچھ ہوا اس میں قضاو قدر کے عمل دخل کا انکار کرے، یا اللہ کی تقدیر کے مبنی بر حکمت ہونے کا انکار کرے جس کی وجہ سے وہ مستحق حمد و ثنا ہے، اس کے برعکس یہ گمان کرے کہ یہ صرف ہونے والی بات تھی جو ہو گئی، تو یہ کفار و مشرکین کا گمان ہے، اور ان کے لئے آگ کا عذاب منتظر ہے۔

یہاں یہ بات مدنظر رہنی چاہئے کہ اکثر و بیشتر لوگ اللہ کے ساتھ بدگمانی میں مبتلا ہیں خواہ اس کا تعلق اپنے آپ سے ہو یا دوسروں سے، ہاں اس مرض خبیث سے وہی لوگ محفوظ رہتے ہیں جنہوں نے اللہ جل شانہ کو کما حقہ پہچانا، نیز اس کی حکمت اور تعریف کے اسباب کی جانکاری حاصل کی۔

بات واضح ہونے کے بعد ہر عقلمند اور اپنی خیر خواہی چاہنے والے ہر انسان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ مذکورہ بالا امور میں غور کرے، اور اگر اپنے پروردگار سے بدگمانی کیا ہے تو توبہ و استغفار کرے۔

اگر بنظر غائر لوگوں کا محاسبہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو کر سامنے آئے گی کہ اکثر و بیشتر لوگ تقدیر کے فیصلہ پر اعتراض کرتے ہیں، اسے کوستے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسا یا ویسا کیوں نہ ہوا۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ کسی کے اندر یہ صفت کم پائی جاتی ہے اور کسی

Www.IslamicBooks.Website

کے اندر زیادہ' ہر انسان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ وہ اس مرض میں مبتلا ہے یا اس سے محفوظ ہے.

ایک عربی شاعر کہتا ہے:

"اگر تو اس خصلت سے محفوظ رہا تو ایک بڑی مصیبت سے محفوظ رہا.
وگرنہ میں تجھے تقدیر کے فیصلہ پر اعتراض کرنے سے بچنے والا نہیں سمجھتا."

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) سورہ آل عمران کی آیت **یظنون باللہ غیر الحق**...... کی تفسیر بیان کی گئی ہے.
(۲) سورہ الفتح کی آیت **الظانین باللہ**...... کی توضیح کی گئی ہے.
(۳) اس امر کی طرف اِشارہ کیا گیا ہے کہ بدگمانی کی بے شمار قسمیں ہیں.
(۴) بدگمانی سے وہی شخص محفوظ رہے گا جس نے اللہ جل شانہ اور اپنی حقیقت کو اچھی طرح پہچانا.

☆☆☆☆

باب

تقدیر کا انکار کرنے والوں کا بیان

منکرین تقدیر کے بارے میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے: اُن میں سے کسی کے پاس اگر اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو جسے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دے تو اللہ اسے اس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ لے آئے. پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کا یہ قول دلیل کے طور پر پیش کیا. (**الإیمان أن تؤمن باللہ و**

Www.IslamicBooks.Website

ملائکته و کتبه ورسله والیوم الآخر و تؤمن بالقدر خیره وشره) "یعنی ایمان یہ ہے کہ انسان اللہ' اس کے فرشتے' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں' آخرت اور اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان رکھے". اس حدیث کو مسلم نے روایت کی ہے.

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا. بیٹے تمہیں ایمان کی چاشنی اس وقت تک نصیب نہیں ہو گی جب تک کہ تمہارا عقیدہ یہ نہ ہو کہ جو تکلیف تمہیں پہنچی ہے وہ ٹل نہیں سکتی تھی اور جو نہیں پہنچی اس میں تم گرفتار نہیں ہو سکتے تھے. مزید کہا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اسے لکھنے کا حکم دیا تو اس نے پوچھا' میں کیا لکھوں؟...... اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ قیامت تک ہونے والی ہر چیز کی تقدیر لکھو. پھر انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے گا وہ میری اُمت میں سے نہیں ہے.

مسند احمد کی ایک روایت ہے سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا کیا پھر اسے لکھنے کا حکم دیا تو اس نے قیامت تک ہونے والے تمام امور کو لکھ دیا.

اور ابن وہب کی ایک روایت ہے: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا اسے اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ میں جلائے گا".

مسند احمد اور سنن ابی داوٗد میں ابن دیلمی سے مروی ہے کہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ تقدیر کے متعلق میرے دل میں شکوک و شبہات پیدا ہو گئے ہیں' اس لئے آپ رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کیجئے جس سے میرے دل کی یہ کیفیت جاتی رہے' یہ سن کر انہوں نے کہا اگر تم تقدیر پر ایمان لائے بغیر احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو گے تو اللہ اسے قبول نہیں کرے گا' اور یہ بھی جان لو کہ

Www.IslamicBooks.Website

جو تکلیف تمہیں پہنچی ہے وہ ٹل نہیں سکتی تھی، اور جو نہیں آئی اس میں تم مبتلا نہیں ہو سکتے تھے. اگر اس کے خلاف عقیدہ پر انتقال ہو گا تو تمہارا ٹھکانا جہنم ہو گا.

ابن دیلمی کہتے ہیں کہ میں یہ حدیث سننے کے بعد عبداللہ بن مسعود، حذیفہ بن الیمان اور زید بن ثابت کے پاس آیا تو سب نے رسول اللہ ﷺ سے مذکور بالا حدیث روایت کی. یہ حدیث صحیح ہے اسے حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) تقدیر پر ایمان لانے کی کیفیت کا بیان.

(۲) ایمان کی کیفیت کا بیان.

(۳) جو شخص تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا، اس کے تمام اعمال بیکار ہیں.

(۴) تقدیر پر ایمان لائے بغیر انسان ایمان کی حلاوت سے محروم رہتا ہے.

(۵) سب سے پہلی چیز جسے اللہ نے پیدا کیا.

(۶) قلم نے حکم الٰہی سنتے ہی قیامت تک ہونے والے تمام امور کو لکھ ڈالا.

(۷) منکرین تقدیر سے رسول اللہ ﷺ نے براءت کا اعلان کیا.

(۸) سلف صالحین علمائے کرام سے پوچھ کر شبہات کا ازالہ کرتے تھے.

(۹) صحابہ کرام نے ان کو ایسا جواب دیا کہ ان کے شکوک و شبہات ختم ہو گئے، کیونکہ انہوں نے صرف رسول اللہ ﷺ کی احادیث سے استدلال کیا.

☆☆☆☆

Www.IslamicBooks.Website

باب

تصویر بنانے والوں کا بیان

ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ اللہ جل شأنہ کا فرمان ہے "اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو میرے جیسا پیدا کرنا چاہتا ہے' تو پھر ایک ذرہ' یا ایک دانہ' یا ایک جَو بنا کر دکھلائے". (بخاری و مسلم)

بخاری و مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن سخت ترین عذاب سے وہ لوگ دو چار ہوں گے جو اللہ کے جیسا پیدا کرنا چاہتے ہیں".

بخاری و مسلم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ "ہر تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا' اُسے ہر تصویر کے بدلے ایک جان دی جائے گی' جس کے ذریعہ اُسے جہنم میں عذاب دیا جائے گا".

اور بخاری و مسلم نے اُن ہی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص دنیا میں کسی جاندار کی تصویر بناتا ہے' قیامت کے دن اسے اس میں روح پھونکنے کو کہا جائے گا' جو اس کے بس کی بات نہیں ہوگی".

صحیح مسلم میں ابو الھیاج اُسدی سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: "کیا تجھے میں اس کام پر مامور نہ کروں جس کام پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے مامور کیا تھا؟

(۱) جہاں کہیں بھی ذی روح کی تصویر نظر آوے اُسے ہٹا دو.

(۲) زمین سے اُبھری ہوئی ہر قبر کو زمین کے برابر کر دو.

Www.IslamicBooks.Website

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) تصویر بنانے والوں کے لئے دھمکی آمیز وعید آئی ہے.

(۲) تصویر بنانا اللہ کی جناب میں بے ادبی اور گستاخی ہے' کیونکہ اللہ نے کہا ہے "اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو میرے جیسا پیدا کرنا چاہے".

(۳) اس امر کی طرف اِشارہ کہ اللہ قادر مطلق' اور بندے بالکل عاجز ہیں' کیونکہ اللہ نے کہا ہے "ایک ذرہ یا ایک دانہ' یا ایک جَو بنا کر دکھائیں".

(۴) مذکور بالا حدیث میں اس بات کی صراحت آگئی ہے کہ تصویر بنانے والوں کو بڑا سخت عذاب دیا جائے گا.

(۵) قیامت کے دن اللہ ہر تصویر کے بدلہ میں ایک جان پیدا کرے گا جس کے ذریعہ مصور کو دوزخ میں عذاب دیا جائے گا.

(۶) مصور سے ہر تصویر میں جان ڈالنے کو کہا جائے گا.

(۷) جہاں کہیں بھی تصویر پائی جائے اسے مٹا دینے کا حکم دیا گیا ہے.

☆☆☆☆

باب

کثرت سے قسمیں کھانے کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَاحْفَظُوٓا أَيْمَانَكُمْ﴾ "اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو". (المائدہ:۸۹)

ابو هریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: "قسم سامانِ تجارت کے بکنے کا ذریعہ تو بنتی ہے لیکن برکت مٹانے کا

Www.IslamicBooks.Website

باعث بھی ہوتی ہے"۔ (بخاری و مسلم)

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "تین قسم کے انسانوں سے اللہ قیامت کے دن نہ بات کرے گا' نہ ہی ان کو پاک کرے گا' اور ان کے واسطے دردناک عذاب ہوگا۔

(۱) بوڑھا زانی

(۲) متکبر فقیر

(۳) وہ شخص جو اللہ کو اپنی پونجی بنالیتا ہے۔ بغیر قسم کھائے نہ خریدتا ہے اور نہ بیچتا ہے"۔ اس حدیث کو طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

صحیح مسلم میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت کا بہترین دور وہ ہے جس میں میں خود موجود ہوں' پھر اس کے بعد کا دور' پھر وہ دور جو اس کے بعد ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے دور کے بعد دو دور کا ذکر فرمایا یا تین دور کا۔

پھر آپ ﷺ نے پیشین گوئی کرتے ہوئے' صحابہ کرام سے مزید فرمایا کہ: "تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی جس میں لوگ بغیر طلب کئے گواہی دیں گے' خیانت کریں گے' امانت دار نہیں ہوں گے۔ نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے' اور ناز و نعم کی وجہ سے موٹے ہوں گے"۔

صحیح مسلم میں ہی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "بہترین لوگ میرے دور کے لوگ ہیں' پھر اس کے بعد کے لوگ' پھر اس کے بعد آنے والے لوگ۔ پھر اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو قسم اور گواہی بکثرت استعمال کریں گے"۔

Www.IslamicBooks.Website

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے بچپن میں ہمارے آباواجداد گواہی اور عہد پر قائم رہنے کے لئے ہمیں مارا کرتے تھے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) قسموں کی حفاظت کرنے کی نصیحت کی گئی ہے.
(۲) قسم کھانے سے مال تو بِک جاتا ہے لیکن برکت اٹھ جاتی ہے.
(۳) خرید و فروخت کرتے وقت قسمیں کھانے والوں کے بارے میں سخت وعید آئی ہے.
(۴) گناہ میں ملوث ہونے کے امکانات کم ہونے کے باوجود اگر کوئی شخص گناہ کا مرتکب ہوتا ہے، تو وہ بڑا گناہ ہو جاتا ہے.
(۵) بغیر طلب کئے قسمیں کھانے والوں کی مذمت کی گئی ہے.
(۶) صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین کے زمانوں کی رسول اللہ ﷺ نے تعریف کی ہے، اور ان کے بعد جو بدعتیں ظہور پذیر ہونے والی تھیں اُن کی پیشین گوئی فرمادی ہے.
(۷) ان لوگوں کی مذمت کی گئی جو بغیر طلب کئے گواہی دینے کے لئے تیار رہتے ہیں.
(۸) سلف صالحین بچوں کی تربیت کا خاص اہتمام کرتے تھے اور بچپن سے ہی گواہی اور عہد و پیمان پر قائم رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے.

☆☆☆☆

باب

اللہ اور رسول سے کئے گئے عہد و پیمان پر قائم رہنا واجب ہے.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا

Www.IslamicBooks.Website

الأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلاً إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ (۹۱) ﴾ "اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو جبکہ تم نے اس سے کوئی عہد باندھا ہو. اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد توڑ نہ ڈالو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنا چکے ہو' اللہ تعالیٰ سب افعال سے باخبر ہے". (النحل: ۹۱)

بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی شخص کو کسی فوج' یا چھوٹے دستہ کا بڑا امیر مقرر کرتے وقت اسے تقوی اور ماتحت لشکر کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرماتے. پھر فرماتے کہ اللہ کی راہ میں اسی کا نام لے کر لڑائی شروع کرو اور ہر کافر سے جنگ کرو. نیز اللہ کی راہ میں لڑتے وقت ان باتوں کا ضرور خیال رکھو کہ کبھی تم سے خیانت نہ سرزد ہو' نہ ہی عہد و پیمان ٹوٹے' نہ کسی کی ناک کان کاٹو اور نہ ہی بچوں کو قتل کرو' اور جب تمہارا آمنا سامنا کسی مشرک دشمن سے ہو جائے تو اس کو تین باتوں کا اختیار دو' اسلام یا جزیہ یا قتال کا' اگر ان میں سے کسی ایک کو اختیار کرلے تو جنگ نہ کرو.

پھر انہیں اسلام کی طرف دعوت دو' اسلام کی حقانیت ان پر واضح ہونے کے بعد جب وہ اس میں داخل ہو جائیں اور کلمۂ شہادت لا اِلہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اِقرار کر لیں تو انہیں دار الکفر سے دار الاسلام (مدینہ منورہ) کی طرف ہجرت کرنے کو کہو. ان پر یہ واضح کرو کہ اگر تم مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرو گے تو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ تم کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو مہاجرین کو حاصل ہیں' نیز تمام لوگ ایک دوسرے کی خوشی و غم میں شریک رہیں گے.

اگر وہ لوگ اپنی جگہ سے مدینہ منورہ منتقل ہونے سے انکار کریں تو انہیں یہ بتادو کہ ان کے ساتھ بادیہ میں رہنے والے مسلمانوں جیسا سلوک کیا جائے گا یعنی اللہ کے احکام ان پر لاگو ہوں گے' لیکن مالِ غنیمت یا مالِ فئے میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوگا. ہاں وہاں

Www.IslamicBooks.Website

رہتے ہوئے اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک رہیں گے تو ان کو حصہ ملے گا.

اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ کا مطالبہ کیا جائے گا' اگر جزیہ دینے پر رضامند ہو جائیں تو پھر ان سے لڑائی نہیں کی جائے گی' اگر جزیہ دینے سے انکار کر دیں تو ان سے جنگ کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں. جنگ شروع کرنے سے قبل اللہ سے مدد طلب کرنا ضروری ہے.

رسول اللہ ﷺ بطور نصیحت مزید فرمایا کرتے کہ "اگر تم کبھی قلعہ بند دشمن کا محاصرہ کرو اور وہ عاجز ہو کر اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائیں' تو تم انہیں اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ نہ دو' بلکہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے کر انہیں قلعہ سے باہر آنے کو کہو' کیونکہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا عہد توڑنا اللہ اور اس کے رسول کے نام کا عہد توڑنے کے مقابلہ میں زیادہ آسان ہے.

اسی طرح جب تم کسی قلعہ بند دشمن کا محاصرہ کرو' اور وہ اس شرط پر قلعہ سے باہر آنے پر تیار ہوں کہ تم ان کے اوپر اللہ کا حکم نافذ کرو گے تو اس کو ہرگز قبول نہ کرنا' بلکہ اپنی ذمہ داری پر انہیں قلعہ سے باہر آنے کا حکم دینا' کیونکہ تمہیں یہ نہیں معلوم کہ ان کے بارے میں تمہارا فیصلہ اللہ کے حکم کے مطابق ہو گا کہ نہیں". (مسلم)

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) اللہ' اس کے رسول' اور عام مسلمانوں کے ذمہ میں فرق ہے.

(۲) دو مشکل اَمر میں سے آسان کو اختیار کرنا چاہئے.

(۳) نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ "اللہ کے راستہ میں اسی کا نام لے کر جہاد کرو".

(۴) آپ ﷺ کا فرمان کہ "کافروں سے جنگ کرو".

(۵) آپ ﷺ کا فرمان کہ "اللہ سے مدد مانگو اور کافروں سے قتال کرو".

Www.IslamicBooks.Website

(۶) اللہ تعالیٰ اور علماء کے فیصلہ میں فرق ہو سکتا ہے.

(۷) بوقتِ ضرورت صحابی کے لئے ایسا فیصلہ کرنا جائز ہے، جس کے بارے میں اسے معلوم نہ ہو کہ وہ اللہ کے حکم کے موافق ہے یا نہیں.

☆☆☆☆

باب

اللہ کی قسم کھانے کا بیان

جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم، اللہ فلاں شخص کی مغفرت نہیں کرے گا. اللہ عزوجل نے فرمایا: یہ کون ہے جو میرے متعلق قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں شخص کی مغفرت نہیں کروں گا، میں نے اس شخص کی مغفرت فرمادی، اور تیرا عمل ضائع کر دیا".

ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ قسم کھانے والا عبادت گذار شخص تھا. اس نے ایک ایسی بات کہی جس سے اس کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوگئی.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت.

(۲) عذابِ جہنم ہمارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے.

(۳) جنت بھی اسی طرح انسان سے بہت زیادہ قریب ہے.

(۴) ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کی تائید ہوتی ہے کہ اس نے ایک ایسی بات کہی جس سے اس کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوگئی.

Www.IslamicBooks.Website

(۵) بعض اوقات انسان کی مغفرت کسی ایسے سبب سے ہو جاتی ہے جو اس کے نزدیک نہایت مبغوض ہوتا ہے.

☆☆☆☆

باب

اللہ کو مخلوق کے نزدیک سفارشی بنانا جائز نہیں ہے.

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ "اے اللہ کے رسول جانیں ضائع ہوگئیں' بچے بھوکے مر گئے اور کھیتیاں تباہ و برباد ہوگئیں' اس لئے آپ پروردگار کی بارگاہ میں بارش کی دعا فرما دیجئے' ہم اللہ کو آپ کے پاس اور آپ کو اللہ کے ہاں سفارشی بناتے ہیں. رسول اللہ ﷺ بار بار سبحان اللہ کہتے رہے' یہاں تک کہ اس کا اثر صحابہ کرام کے چہروں پر ظاہر ہونے لگا. پھر آپ ﷺ نے اس سے کہا' تیرا بُرا ہو' کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ کون ہے؟ اللہ کا مقام اس بات سے بہت بلند و بالا ہے' اسے کسی کے حضور سفارشی نہیں بنایا جا سکتا". (ابوداؤد)

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) رسول اللہ ﷺ کا اس آدمی سے اظہارِ ناراضگی' جس نے کہا کہ ہم اللہ کو آپ کے پاس سفارشی بناتے ہیں.

(۲) اس جملہ کا رسول اللہ ﷺ پر اتنا اثر ہوا کہ وہ اثر صحابہ کرام کے چہروں پر بھی ظاہر ہونے لگا.

(۳) رسول اللہ ﷺ نے اس جملہ پر ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا کہ "ہم آپ کو اللہ کے حضور سفارشی بناتے ہیں".

Www.IslamicBooks.Website

(۴) سبحان اللہ کے معنٰی و مفہوم کی وضاحت.

(۵) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ سے بارش کی دعا کرواتے تھے.

☆☆☆☆

باب

رسول اللہ ﷺ نے توحید کی چہار دیواری کی حفاظت فرمائی ہے' اور شرک کے تمام راستوں کو بند کر دیا ہے

عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بنی عامر کے ایک وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا' ہم لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے سید و آقا ہیں تو آپ نے فرمایا کہ "سید و آقا' تو اللہ تبارک و تعالیٰ ہے".

ہم نے کہا کہ آپ عزت و شرف میں ہم سب سے بہتر' اور آپ کی بات سب سے بڑی بات ہے. تو آپ ﷺ نے کہا کہ "اس طرح کے مناسب الفاظ سے پکار سکتے ہو' پھر کہا کہ کہیں شیطان کے پھندے میں نہ آجانا". اس حدیث کو ابو داؤد نے عمدہ سند سے روایت کی ہے.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا' اے اللہ کے رسول' اے ہم میں سب سے بہتر' اور سب سے بہتر کے بیٹے' اے ہمارے آقا اور ہمارے آقا کے صاحبزادے' تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ ایسا کہہ سکتے ہو کہیں ایسا نہ کہ شیطان تمہیں خواہش نفس میں مبتلا کر

Www.IslamicBooks.Website

دے اور میرے بارے میں مبالغہ کرنے لگو. میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول محمد ہوں، مجھے یہ پسند نہیں کہ تم مجھے اس مقام سے اونچا اٹھا دو جو مقام مجھے میرے پروردگار نے دیا ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو غلو اور مبالغہ آرائی سے روکا ہے.

(۲) جس آدمی کو (آپ ہمارے آقا ہیں) کہا جائے اسے کیا کہنا چاہیے.

(۳) لوگوں نے صحیح بات کہی، اس کے باوجود آپ نے ان سے کہا کہ: "دیکھو شیطان تمہیں غلو میں نہ مبتلا کر دے".

(۴) آپ ﷺ کا فرمان کہ تم لوگ مجھے اس مقام سے اونچا نہ اٹھاؤ جو میرے رب نے مجھے عطا کیا ہے.

☆☆☆☆

باب

اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی قدرت کاملہ کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (٦٧)﴾: "ان لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے (اس کی قدرت کاملہ کا حال تو یہ ہے کہ) قیامت کے روز پوری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے. وہ پاک اور بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں". (الزمر: ٦٧)

Www.IslamicBooks.Website

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی عالم نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد (ﷺ) ہماری کتابوں میں یہ بات موجود ہے کہ قیامت کے دن اللہ جل شانہ آسمانوں کو ایک انگلی پر' زمینوں کو ایک انگلی پر' درخت کو ایک انگلی پر' پانی کو ایک انگلی پر' کیچڑ کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھ کر فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں. یہودی عالم کی یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ اس کی تصدیق میں اس طرح مسکرائے کہ آپ کے اگلے دانت نمایاں طور سے نظر آنے لگے. پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ کہ "ان لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے. (اس کی قدرت کاملہ کا حال تو یہ ہے کہ) قیامت کے روز پوری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی".
(الزمر: ٦٧)

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: "پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر رکھ کر انہیں ہلا ہلا کر یہ کہے گا "میں ہی بادشاہ ہوں' میں ہی اللہ ہوں".

اور صحیح بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں' آسمانوں کو ایک انگلی پر' پانی اور کیچڑ کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا. (بخاری و مسلم)

صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: " قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑے گا اور کہے گا میں بادشاہ ہوں' کہاں ہیں دنیا کے سرکش اور متکبر لوگ' پھر ساتوں زمینوں کو لپیٹ کر اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ لے گا' اور کہے گا' میں اللہ ہوں' کہاں ہیں سرکش اور متکبر لوگ"؟

Www.IslamicBooks.Website

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی حیثیت اللہ کی ہتھیلی میں ویسی ہی ہوگی جیسے تم میں سے کسی آدمی کے ہتھیلی میں رائی کا دانہ ہوتا ہے.

ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کرسی کے مقابلہ میں ساتوں آسمان کی مثال کسی ڈھال میں پڑے ہوئے سات درھم کی ہے.

اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ''عرش میں کرسی کی حیثیت لوہے کے ایک چھلے کی ہے جسے کسی چٹیل میدان میں ڈال دیا گیا ہو''.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پہلے اور دوسرے آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے' اسی طرح ہر دو آسمان کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال ہے' اور ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے' نیز کرسی اور پانی کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے' اور اللہ جل شانہ کا عرش پانی کے اوپر ہے' اور اللہ اس عرش پر ہے' تمہارا کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں ہے.

اسے ابن مہدی نے حماد بن سلمہ عن عاصم عن زر عن عبداللہ روایت کی ہے. مسعودی نے بھی تقریباً انہی الفاظ میں عن عاصم عن ابی وائل عن عبداللہ روایت کی ہے. اس سند کو حافظ ذھبی نے بیان کیا ہے' اور کہا ہے کہ یہ روایت متعدد سندوں سے آئی ہے.

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تم لوگوں کو آسمان اور زمین کی دوری معلوم ہے؟ ہم نے جواب دیا' اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں. تب آپ نے فرمایا: ''دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے'

Www.IslamicBooks.Website

اسی طرح ہر دو آسمان کی درمیانی مسافت پانچ سو سال ہے.

اور ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو سال کی مسافت ہے اور عرش اور ساتویں آسمان کے درمیان ایک سمندر حائل ہے جس کی گہرائی آسمان و زمین کی مسافت کے مماثل ہے. اور اللہ اس عرش پر مستوی ہے اور آدم کی اولاد کا کوئی عمل اُس سے مخفی نہیں ہے".

اس حدیث کو ابو داؤد وغیرہ نے روایت کی ہے.

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) آیت کریمہ " وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "کی تفسیر بیان کی گئی ہے.

(۲) جو باتیں اس باب میں بیان کی گئی ہیں ان سے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کے یہود باخبر تھے اسی وجہ سے انہوں نے ان کی نہ تاویل کی اور نہ ہی ان کا انکار کیا.

(۳) جب یہودی عالم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس باب میں مذکور باتوں کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اس کی تصدیق کی، اس کے بعد اس کی تائید میں قرآن بھی نازل ہوا.

(۴) یہودی عالم نے جب یہ باتیں بیان کیں تو رسول اللہ ﷺ بے ساختہ ہنس پڑے.

(۵) اس باب کی احادیث میں اللہ کے لئے دو ہاتھ ثابت کئے گئے ہیں، اور یہ کہ قیامت کے دن اس کے دائیں ہاتھ میں آسمان اور بائیں ہاتھ میں زمینیں ہوں گی.

(۶) اس کی صراحت کر دی گئی ہے کہ اس کا ایک ہاتھ بایاں ہے.

(۷) اُس وقت اللہ تعالیٰ کہے گا کہ سرکش و متکبر لوگ کہاں ہیں.

(۸) قیامت کے دن اللہ کے ہاتھ میں آسمانوں اور زمینوں کی حیثیت کسی انسان کے

Www.IslamicBooks.Website

ہاتھ میں رائی کے دانے کی ہوگی.

(۹) آسمان کے مقابلہ اللہ کی کرسی بہت بڑی ہے.

(۱۰) کرسی کے مقابلہ میں اللہ کا عرش بہت بڑا ہے.

(۱۱) عرش، کرسی اور پانی کے علاوہ شے ہے.

(۱۲) ہر دو آسمان کا درمیانی فاصلہ بیان کیا گیا ہے.

(۱۳) ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان کی مسافت بیان کی گئی ہے.

(۱۴) کرسی اور پانی کے درمیان کی مسافت بیان کی گئی ہے.

(۱۵) اللہ تعالیٰ کا عرش پانی کے اوپر ہے.

(۱۶) اللہ تعالیٰ عرش پر مُستوِی ہے.

(۱۷) زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ بیان کیا گیا ہے.

(۱۸) ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو سال کی مسافت ہے.

(۱۹) ساتویں آسمان اور عرش کے درمیان موجود سمندر کی گہرائی پانچ سو سال کی مسافت ہے. واللہ اعلم.

و الحمد لله رب العالمين، و صلى الله وسلم على سيدنا محمد، و على آله و صحبه أجمعين.

☆

Www.IslamicBooks.Website

فہرست مضامین

پیش لفظ ۵

کتاب التوحید ۹

توحید کی فضیلت اور ان گناہوں کا بیان جنہیں توحید مٹا دیتی ہے۔ ۱۴

جو شخص توحید کے تقاضوں کو پورا کرے گا'

وہ بے حساب جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ۱۷

شرک سے ڈرنے کا بیان ۲۱

لوگوں کو (لا إلہ إلا اللہ) کی شہادت کی دعوت کا بیان ۲۲

توحید اور لا إلہ إلا اللہ کی شہادت کا مفہوم ۲۶

چند واضح اور صریح امور کے ذریعہ توحید اور کلمۂ طیبہ کی تشریح ۲۸

تکلیف اور مصیبت دور کرنے کے لئے کڑا' چھلا اور دھاگہ وغیرہ پہننا' شرک ہے .. ۳۰

جھاڑ پھونک اور گنڈوں اور تعویذوں کا بیان ۳۲

درخت یا پتھر وغیرہ سے تبرک حاصل کرنے کا بیان ۳۵

غیر اللہ کے نام پر ذبح کئے گئے جانوروں کا حکم کیا ہے؟ ۳۸

جس جگہ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کئے جاتے ہیں وہاں

اللہ کے نام پر جانور ذبح نہ کئے جائیں۔ ۴۱

غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دینا شرک ہے۔ ۴۳

غیر اللہ کی پناہ طلب کرنا شرک ہے ۴۴

غیر اللہ کو پکارنا یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے فریاد کرنا شرک ہے ۴۵

Www.IslamicBooks.Website

باب ۴۸
باب ۵۲
شفاعت کا بیان ۵۵
باب ۵۹
اس بات کا بیان کہ بنی آدم کے کفر کرنے اور دین صحیح کے
چھوڑنے کا حقیقی سبب نیک لوگوں کے بارے میں غلو ہے ۶۱
اس شخص کے بارے میں وعید شدید کا بیان جو کسی مرد صالح
کی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ کی عبادت کرے، پھر اس پر کیا حکم
لگایا جائے گا اگر اس مرد صالح کی ہی عبادت کرنے لگے؟ ۶۵
نیک لوگوں کی قبروں کی تعظیم میں غلو انہیں ایسے بُت
بنا دیتا ہے جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے ۶۸
نبی کریم ﷺ نے توحید کی چہار دیواری کی حفاظت فرمائی
اور شرک تک پہنچانے والے ہر راستے کو بند کر دیا ۷۰
اس امت کے بعض افراد بتوں کی پرستش کریں گے ۷۲
جادو سے متعلق احکام کا بیان ۷۷
جادو کی بعض قسموں کا بیان ۷۹
کاہنوں اور انہی جیسے لوگوں سے متعلق احکام کا بیان ۸۰
جادو اتارنے سے متعلق احکام کا بیان ۸۳
بدشگونی سے متعلق احکام کا بیان ۸۴

Www.IslamicBooks.Website

علم نجوم سے متعلق احکام کا بیان ۸۶
پچھتروں سے بارش طلب کرنے کا حکم ۸۸
اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر بنانا ۹۰
ایمان کا مطالبہ ہے کہ صرف اللہ سے ڈرا جائے ۹۳
اللہ پر توکل کا بیان ۹۵
اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہو جانے' اور
اس کی رحمت سے ناامید ہونے کا بیان ۹۶
اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر صبر کرنا ایمان کا جزو ہے ۹۷
ریاکاری چھپا ہوا شرک ہے ۹۹
نیک عمل کے ذریعہ پناہ حاصل کرنے کی نیت شرک ہے ۱۰۱
جس نے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال بنانے اور اس کی حلال کردہ چیزوں
کو حرام بنانے میں علماء اور حکام کی بات مانی' اس نے انہیں رب بنالیا ۱۰۲
اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے بجائے کسی اور کا فیصلہ ماننا ۱۰۴
اس آدمی کا حکم جو اللہ تعالیٰ کے بعض ناموں یا صفتوں کا انکار کردے ۱۰۸
اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار ۱۰۹
جان بوجھ کر، نعمتوں میں اللہ کا شریک بنانا ۱۱۰
اس شخص کا حکم جو اللہ کی قسم سے مطمئن نہیں ہو جاتا ۱۱۲
جو اللہ چاہے اور تو چاہے ۱۱۳
جس نے زمانہ کو گالی دی' اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی ۱۱۵

Www.IslamicBooks.Website

قاضی القضاۃ یا اس جیسا لقب اختیار کرنے کا حکم ۱۱۶
اللہ کے ناموں کا احترام اور اس کی وجہ سے کسی کا نام بدل دینے کا حکم ۱۱۷
اس آدمی کا حکم جس نے قرآن یا رسول اللہ (ﷺ) یا کسی
ایسی چیز کا مذاق اڑایا جس میں اللہ کا ذکر ہو ۱۱۸
نعمتوں کی فراوانی کافر انسان کو اللہ کی ناشکری پر ابھارتی ہے ۱۲۰
بندے کی نسبت غیر اللہ کی طرف کرنا حرام ہے ۱۲۳
اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماء حسنیٰ کے ساتھ پکارنا چاہیئے ۱۲۵
السلام علی اللہ کہنا منع ہے ۱۲۶
یہ کہنا صحیح نہیں کہ "اے اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرمادے" ۱۲۷
جن الفاظ کے استعمال میں شرک کا شائبہ ہو اس سے اجتناب کرنا چاہیئے ۱۲۸
اللہ کے نام پر مانگنے والے کو محروم نہیں کرنا چاہیئے ۱۲۹
اللہ کے مقام کا واسطہ دے کر جنت کے علاوہ
دوسری چیز کا سوال کرنا درست نہیں ۱۳۰
قضا و قدر پر ایمان رکھتے ہوئے لفظ "لو" (اگر)
کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیئے ۱۳۱
آندھی کو گالی دینے کی ممانعت ۱۳۲
اللہ تعالیٰ سے بدظنی کفار و منافقین کا شیوہ ہے ۱۳۳
تقدیر کا انکار کرنے والوں کا بیان ۱۳۶
تصویر بنانے والوں کا بیان ۱۳۹

Www.IslamicBooks.Website

کثرت سے قسمیں کھانے کا بیان ۱۴۰
اللہ اور رسول سے کئے گئے عہد و پیمان پر قائم رہنا واجب ہے ۱۴۲
اللہ پر قسم کھانے کا بیان ۱۴۵
اللہ کو مخلوق کے نزدیک سفارشی بنانا جائز نہیں ہے ۱۴۶
رسول اللہ (ﷺ) نے توحید کی چہار دیواری کی حفاظت
فرمائی ہے 'اور شرک کے تمام راستوں کو بند کر دیا ہے ۱۴۷
اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی قدرت کاملہ کا بیان ۱۴۸
فہرست مضامین ۱۵۳

Www.IslamicBooks.Website

ہماری مطبوعات

۱. فتاویٰ	شیخ الاسلام امام عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ	مطبوع
۲. مسلمان کا عقیدہ	....	" "
۳. صلوٰۃ الرسول	....	" "
۴. مسائلِ زکاۃ	....	" "
۵. مسائلِ صیام	....	" "
۶. مسائلِ حج	....	" "
۷. کتاب التوحید	شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ	" "
۸. تقویۃ الایمان	علامہ اسماعیل بن عبدالغنی بن ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ	زیر طباعت
۹. اسلامی عقیدہ	علامہ حافظ بن احمد حکمی رحمہ اللہ	" "
۱۰. میں قبر پرست تھا	عبدالمنعم جداوی	" "

(زیر طباعت کتابیں ان شاء اللہ ایک ماہ کے اندر منظر عام پر آجائیں گی)

مرکز علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

جامعہ ابن تیمیہ . مدینۃ السلام-۸۴۵۳۱۲ . چندن بارہ . بہار . ہند

ٹیلیفون ر فیکس ۸۲۲۴۹ - ۰۰۹۱۶۲۵۰

Www.IslamicBooks.Website

یہ کتاب

۱. مجدد الف ثانی شیخ الاِسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی توحید کے موضوع پر مشہورِ عالم کتاب (کتاب التوحید) کا صحیح اور سلیس اردو ترجمہ ہے.

۲. ''کتاب التوحید'' دنیا کی ان عظیم کتابوں میں سے ہے، جس نے ماضی میں کروڑوں مسلمانوں کے دل کی دنیا بدل دی.

۳. یہی وہ کتاب ہے جسے پڑھ کر لاکھوں مشرکوں اور اہل بدعت نے شرک وبدعت سے توبہ کرلی، اور توحید باری تعالیٰ کی دولتِ بے بہا سے مالامال ہوئے.

۴. شیخ الاِسلام رحمہ اللہ بارہویں صدی کے اوائل میں دعوتِ توحید لے کر اُٹھے، جس کی بدولت اللہ نے نجد اور اہل نجد ہی نہیں، بلکہ دیگر اقوام عالم کی حالت بھی بدل ڈالی.

۵. ادارہ ''ابن بازؒ'' اُردو خواں حضرات کی خدمت میں یہ کتاب پیش کرتے ہوئے بے حد خوشی محسوس کررہا ہے، اور باری تعالیٰ کی جناب میں شکر گذار ہے کہ اُس نے اس عظیم کتاب کی نشر واشاعت کی توفیق بخشی.

ناشر

Www.IslamicBooks.Website